ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

اگست 2024ء جلدنمبر 25 شمارہ نمبر 08

جلسہ سالانہ کا ایک مقصد ”زہد“ اختیار کرنا ہے

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ 2024ء کے افتتاحی خطاب میں جلسہ سالانہ کے مقاصد بیان کرتے ہوئے فرمایا:

حضرت مسیح موعودؑ نے جلسے کے جو مقاصد بیان فرمائے ہیں ان میں زُہد ہے، تقویٰ ہے، اسی طرح خدا ترسی، نرم دلی، محبّت و مؤاخات، عاجزی، سچائی اور راست بازی اور دینی مہمات کے لیے سرگرمی دکھانا شامل ہیں۔

ان مقاصد میں پہلی چیز زہد ہے یعنی ہر قسم کے جذبات کو قربان کرنا، اپنی دلی خواہش اور دعویٰ سے دست بردار ہونا، مستقل مزاجی سے کسی بھی بری چیز سے بچتے چلے جانا اور اسے سختی سے ردّ کرنا، دنیا کی خواہش نہ کرنا۔ دنیا کمانے سے اللہ تعالیٰ نے منع نہیں فرمایا لیکن دنیا کو دین پر مقدم کرنے سے خدا منع فرماتا ہے اور اس چیز کا ہم عہد بھی کرتے ہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ زہد کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر بعض باتوں سے بچنا اور اپنے معاملے اللہ تعالیٰ پر چھوڑنا، خدا کی رضا کو اپنا مقصود بنانا اور نفسانی خواہشات سے مکمل طور پر بچنے کی کوشش کرنا۔ پس ہمیں اپنا جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم یہ حالت پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس ایک لفظ میں حضرت مسیح موعودؑ نے ہمارے لیے اصلاح کے تمام پہلو بیان کر دیے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے زہد کی وضاحت یوں فرمائی ہے کہ اسلام میں رہبانیت کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ حلال کو اپنے اوپر حرام کر لینا اور اپنے مال کو ضائع کر دینے کا کوئی تعلق زہد سے نہیں ہے۔ اگر کوئی دنیاوی جھمیلوں سے فرار حاصل کر کے جنگل میں چلا جاتا ہے اور رشتوں کے حقوق سے بچتا ہے تو یہ زہد کے خلاف ہے۔ فرمایا دنیا میں رہتے ہوئے خدا تعالیٰ کی خاطر جذبات کی قربانی کی جائے تو یہ زہد ہے۔ اگر کوئی حق چھوڑنا ہے تو خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر چھوڑا جائے۔ دنیاوی خواہشات کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہ میں روک نہ بننے دیا جائے۔ دولت کو دین کی سربلندی کے لئے خرچ کرنا اور حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے خرچ کرنا زہد ہے۔ پس دولت کمانے سے منع نہیں کیا گیا لیکن اس میں ہر ایک کا حق رکھنا اور اسے ادا کرنا مومن کے لئے شرط رکھی گئی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ دین اور دنیا ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے سوائے اس حالت میں کہ جب خدا چاہے تو کسی شخص کی فطرت کو ایسا سعید بنائے کہ وہ دنیا کے کاروبار میں پڑ کر بھی اپنے دین کو مقدم رکھے۔ ایسے شخص بھی دنیا میں ہوتے ہیں۔ تذکرۃ الاولیاء میں ایک شخص کا ذکر ملتا ہے جو ہزار ہا روپیہ کا لین دین کرنے میں مصروف تھا، ایک ولی اللہ نے اس کو دیکھا اور کشفی نگاہ اس پر ڈالی تو اسے معلوم ہوا کہ باوجود ہزار ہا روپیہ کے لین دین کے اس شخص کا دل خدا سے ہرگز غافل نہ تھا۔ ایسے ہی لوگوں کی نسبت خدا تعالیٰ فرماتا ہے رِجَالٌ لَّا تُلۡهِيۡهِمۡ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيۡعٌ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ یعنی کوئی تجارت یا خرید و فروخت انہیں خدا سے غافل نہیں کرتی۔ اور انسان کا بھی یہی کمال ہے کہ دنیاوی کاروبار میں بھی مصروفیت رکھے اور خدا سے بھی غافل نہ ہو۔ پس زُہد کے حصول کے لیے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنا ضروری ہے۔ لغویات کو ردّ کرنا ضروری ہے۔ بداخلاقی سے رکنا اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنا یہ زہد ہے۔ رنجشوں کو دُور کر کے صلح کی بنیاد ڈالنا یہ زہد ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر محبّت اور بھائی چارے کو فروغ دینا یہ زہد ہے۔

(ماخوذ ضمیمہ الفضل انٹرنیشنل لندن 26 جولائی 2024ء صفحہ 4)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

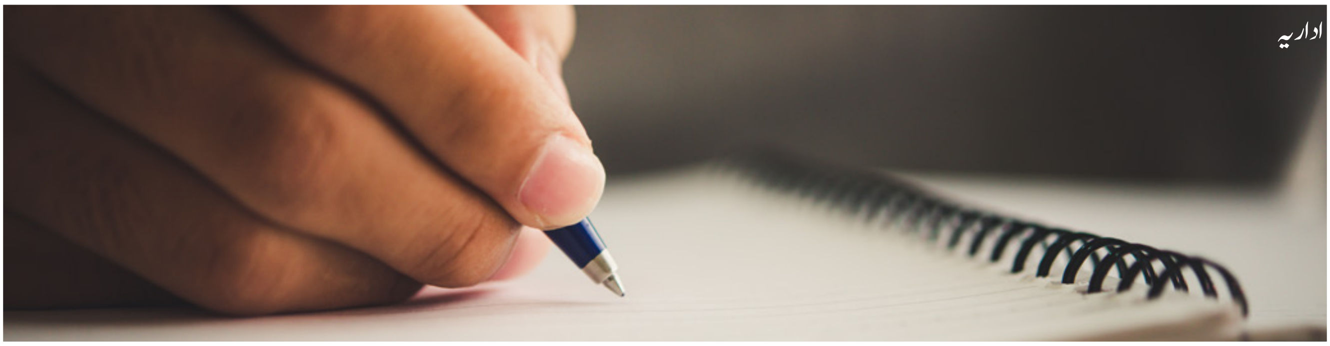

جلسہ سالانہ کے میز بانوں اور مہمانوں کے لیے زرّیں نصائح

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 26 ؍جولائی 2024ء کو خطبہ جمعہ میں جلسہ سالانہ کے میز بانوں اور مہمانوں کو زرّیں نصائح فرمائیں جن کا خلاصہ ہدیہ قارئین ہے:

جلسہ سالانہ برطانیہ کے انعقاد کے لئے حدیقۃ المہدی میں ایک عارضی شہر بنایا گیا ہے تا کہ اس ماحول میں رہ کر ہم اپنی دینی، روحانی اور اخلاقی حالتوں کو بہتر کرنے کی کوشش کریں۔ پس ایسے حالات میں آنے والوں کو کسی بھی قسم کی سہولت میسر آنے سے زیادہ اس ماحول سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی فکر ہونی چاہیے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کارکنان جلسہ کو نصیحت فرمائی: جلسے کے مہمانوں کو حضرت مسیح موعودؑ کے مہمان سمجھ کر خدمت کریں۔ مہمان کی طرف سے اگر کوئی زیادتی بھی ہو جاتی ہے تو اس سے صرفِ نظر کریں۔ حضرت مسیح موعودؑ فرمایا کرتے تھے کہ مہمان کا دل تو آئینے کی طرح ہوتا ہے، جذباتی ہوتے ہیں ان کا خیال رکھنا چاہیے۔ یہاں آنے والے اکثر احمدی تو یہ بات اچھی طرح سمجھ کر آتے ہیں کہ تکالیف اور بے آرامی برداشت کرنی پڑے گی۔ بعض مہمان جو ابھی جماعت میں شامل نہیں ہوئے ان کا بہر حال خاص خیال رکھنا پڑتا ہے۔ سب شعبہ جات کوشش کریں حتی الوسع مہمان کی سہولت کا انتظام ہو اور اس کو کسی بھی طرح تکلیف نہ پہنچے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہمانوں سے فرمایا:

آپ لوگ ایک نیک مقصد کے لیے، حضرت مسیح موعودؑ کے مہمان بن کر یہاں آئے ہیں۔ دنیاوی اعزاز اور خدمت کی بجائے اُن اعلیٰ اخلاق میں مزید ترقی کرنے کو اپنے پیشِ نظر رکھیں جو ایک حقیقی مسلمان کا طرہ امتیاز ہے۔ بعض دفعہ انتظام میں کمزوریاں نظر آتی ہیں لیکن ان سے صرفِ نظر کرنا چاہیے۔ اگر ہر آنے والے احمدی مسلمان کے دل میں یہ خیال ہو کہ ہمارا مقصد روحانی مائدہ حاصل کرنا ہے تو میز بان اور مہمان دونوں محبت اور پیار سے یہ دن گزاریں گے۔ انتظامیہ کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ آنے والے تمام مہمانوں کے ساتھ یکساں سلوک کیا جائے لیکن پھر بھی بعض دفعہ کمی بیشی ہو جاتی ہے تو اس سے مہمانوں کو صرفِ نظر کرنا چاہیے۔ حضرت مسیح موعودؑ مہمانوں کے دل میں یہ بات راسخ فرماتے تھے کہ تمہارے یہاں آنے کی اصل غرض دین سیکھنا، اپنے دل و دماغ کو پاک کرنا اور اللہ تعالیٰ کے قرب کی منازل کو طے کرنے کی کوشش کرنا ہے۔ پس! یہی غرض ہے جس کے لیے آپ سب ہر سال یہاں جمع ہوتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ کا ایک مقصد یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ جماعت کے تعلقاتِ اخوت استحکام پذیر ہوں۔ اس کے لیے ظاہر ہے ایک دوسرے سے میل ملاقات بھی ہوتی ہے مگر مومن کے لیے اپنے وقت کا صحیح استعمال انتہائی ضروری ہے اس لیے جلسے کے پروگرام کے بعد جو موقع میسر آئے اس میں پھر آپس میں مل بیٹھیں مگر اس میں اتنے مصروف نہ ہوں کہ وقت ضائع ہو۔ جب اتنی بڑی تعداد میں لوگ اکٹھے ہوں تو بدمزگیاں بھی ہو جاتی ہیں، لیکن یاد رکھیں کہ حقیقی مومن غصّے کو دبانے والے ہوتے ہیں، پس جلسے کے ماحول کے تقدس کو سامنے رکھیں اور ایک دوسرے کی غلطیوں پر صرفِ نظر سے کام لیں۔ اگر اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کر رہے ہوں گے تو یہ خاموش تبلیغ ہوگی۔

ایک ضروری چیز سلام کو رواج دینا ہے۔ جب میز بان اور مہمان ایک دوسرے کو سلام کرتے ہیں تو جہاں وہ ہر ایک قسم کے خوف اور فکر سے آزاد ہوتے ہیں وہاں یہ دعا ایک دوسرے کو فیض یاب کرنے والی ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلام کو رواج دیں اور اس کے لیے تم چاہے کسی کو جانتے ہو یا نہیں اُسے سلام کرو۔

جلسہ کے ایام میں مختلف قسم کی نمائشیں لگی ہوتی ہیں۔ فارغ اوقات میں وقت ضائع کرنے کے بجائے ان نمائشوں کو دیکھنے کی کوشش کریں۔

(ماخوذ ضمیمہ الفضل انٹرنیشنل لندن 26 جولائی 2024ء صفحہ 2،3)

اخبار احمدیہ

ماہنامہ جرمنی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

محرّم/صفر 1446 ہجری قمری | اگست 2024ء | جلد نمبر 25 | شمارہ نمبر 08 | ظہور 1403 ہجری شمسی

فہرست مضامین

قال اللہ جل جلالہ، قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم، قال المسیح الموعود علیہ السلام	04
تبرّکات: کُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْنَ	05
منظوم کلام: تیرے کرم نے پیارے یہ مہرباں بُلائے	06
خطبہ جمعہ: جلسہ روحانی پیاس بجھانے کا موقع	07
پروگرام 48 واں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ جرمنی	12
جلسہ سالانہ کی اہمیت	13
ہدایات برائے جلسہ سالانہ جرمنی 2024ء	16
پرواز بلند ہے جس کے تخیل کی	19
جلسے جو مَیں نے دیکھے	23
ایک احمدی خاتون صحافی کی عدالتی کامیابی	26
پہلا جلسہ سالانہ جرمنی	27
جماعتِ احمدیہ جرمنی کے ایک جفاکش دیرینہ خادم	31
58 واں جلسہ سالانہ برطانیہ 2024ء	35
مجلس انصاراللہ جرمنی کا 43واں سالانہ اجتماع	39
جرمنی میں رہتے ہوئے سوئٹزرلینڈ میں کام کے مواقع	41
حالات حاضرہ: ملکی و عالمی خبریں	43
دلچسپ سائنسی خبریں: محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی	44
یادِ رفتگاں: مکرم صلاح الدین قمر صاحب کا ذکرِ خیر	45
اعلانات وفات: بلانے والا ہے سب سے پیارا	47
تاریخ جرمنی	48

اخبار احمدیہ جرمنی کے تازہ و گزشتہ شمارے اخبار احمدیہ جرمنی کی ویب سائٹ
www.akhbareahmadiyya.de
پر بھی پڑھے جاسکتے ہیں

مجلس ادارت

سرپرست

محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب
امیر جماعت احمدیہ جرمنی

مدیر اعلیٰ

محمد الیاس منیر

مدیران

اویس احمد نوید، مدبّر احمد خان

معاونین

سلطان احمد قمر، سیّد سعادت احمد

پروف ریڈنگ

عبدالرحمٰن مبشر، سیّد افتخار احمد

ڈیزائننگ و کمپوزنگ

آفاق احمد زاہد، طارق محمود

سرِ ورق

احسان اللہ ظفر

کیلیگرافی

سعید اللہ خان

مینیجر

سیّد افتخار احمد

اعزازی اراکین

محمد انیس دیالگڑھی، منور علی شاہد، صادق محمد طاہر

پتہ

شعبہ اشاعت جماعت احمدیہ جرمنی
Genfer Str.11,
60437 Frankfurt am Main, Germany
Email: akhbareahmadiyya@ahmadiyya.de
Tel & Fax: +49-69 50688722

PRINTER: RANA PRINT
HERKULESSTRASSE 45 50823 KÖLN

04

23

07

39

35

19

13

27

16

44

قال اللہ جلّ جلالہٗ

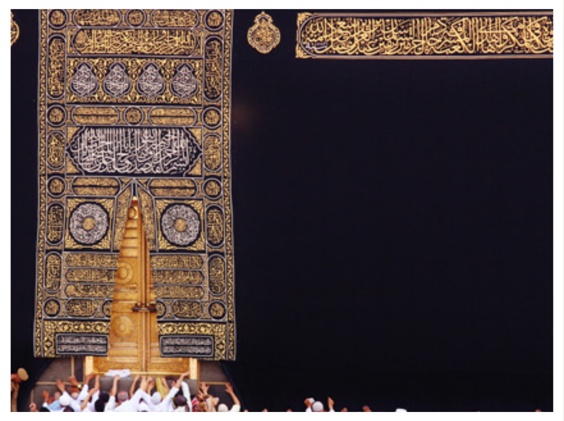

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ

(التوبہ:119)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَن ابی ھریرۃ قال، قَالَ رسول اللّٰہ: إنَّ اللّٰہَ تَعالیٰ یقولُ یَومَ القِیامَۃِ:
أینَ المُتَحابُّونَ بجَلالِی؟ الیومَ أُظِلُّھُمْ فی ظِلِّی، یَومَ لا ظِلَّ إلَّا ظِلِّی

(صحیح مسلم کتاب البر و الصلۃ و الآداب)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میری عظمت و جلال کی خاطر باہم محبّت کرنے والے کہاں ہیں؟ وہ آئیں آج جبکہ میرے سایہ کے سوا کہیں سایہ میسر نہیں میں ان کو اپنے سایہ رحمت میں جگہ دوں گا۔

قال المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

’’زیارت صالحین کے لئے سفر کرنا قدیم سے سنت سلف صالح چلی آئی ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ جب قیامت کے دن ایک شخص اپنی بد اعمالی کی وجہ سے سخت مؤاخذہ میں ہو گا تو اللہ جل شانہٗ اس سے پوچھے گا کہ فلاں صالح آدمی کی ملاقات کے لئے کبھی تو گیا تھا تو وہ کہے گا بالارادہ تو کبھی نہیں گیا مگر ایک دفعہ ایک راہ میں اس کی ملاقات ہو گئی تھی۔ تب خدا تعالیٰ کہے گا کہ جا بہشت میں داخل ہو۔ میں نے اسی ملاقات کی وجہ سے تجھے بخش دیا‘‘۔

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 608)

کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

’’جب انسان ایک راستباز اور صادق کے پاس بیٹھتا ہے تو صدق اس میں کام کرتا ہے لیکن جو راستبازوں کی صحبت کو چھوڑ کر بدوں اور شریروں کی صحبت اختیار کرتا ہے تو ان میں بدی اثر کرتی جاتی ہے۔ اسی لئے احادیث اور قرآن شریف میں صحبتِ بد سے پرہیز کرنے کی تاکید اور تہدید پائی جاتی ہے اور لکھا ہے کہ جہاں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اہانت ہوتی ہو اس مجلس سے فی الفور اُٹھ جاؤ ورنہ جو اہانت سُن کر نہیں اٹھتا اس کا شمار بھی ان میں ہی ہوگا۔ صادقوں اور راستبازوں کے پاس رہنے والا بھی ان میں ہی شریک ہوتا ہے۔ اس لئے کس قدر ضرورت ہے اس امر کی کہ انسان کُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْنَ کے پاک ارشاد پر عمل کرے‘‘۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 507)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

’’اب مَیں تم سے پوچھتا ہوں کہ تم نے مرزا صاحب کو امام مانا، صادق سمجھا، بہت اچھا کیا لیکن کیا اس غرض و غایت کو سمجھا کہ امام کیوں آیا ہے؟ وہ دنیا میں کیا کرنا چاہتا ہے؟ اس کی غرض یا اس کا مقصد میری تقریروں سے یا مولوی عبدالکریم کے خطبوں سے یا کسی اور مضمون نویسوں سے معلوم نہیں ہوسکتی۔ اور نہ ہم اس غرض اور مقصد کو پورے طور پر بیان کرنے کی قدرت رکھتے ہیں اور نہ ہمارے بیان میں وہ زور اور اثر ہوسکتا ہے جو خُود اس رسالت کے لانے والے کے بیان میں ہے۔ پھر اس کے معلوم کرنے کو تو خود اس کے منہ سے کچھ سننا چاہیئے اور یہ اس کی صحبت سے معلوم ہوگا‘‘۔

(حقائق الفرقان جلد دوم صفحہ 314)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

’’انسان ہمیشہ اپنے گندے جلیسوں کی وجہ سے تباہی کے گڑھے میں گرا کرتا ہے۔ وہ پہلے تو اپنے دوستوں کی مصاحبت پر فخر کرتا ہے۔ مگر جب اسے کسی مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو وہ بے اختیار کہہ اٹھتا ہے کہ لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا کہ اے کاش میں فلاں کو اپنا دوست نہ بناتا اس نے تو مجھے گمراہ کردیا۔ اسی وجہ سے قرآن کریم نے مومنوں کو خاص طور پر نصیحت فرمائی ہے کہ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ۔ (التوبہ:119) یعنی اے مومنو! تم ہمیشہ صادقوں کی معیت اختیار کیا کرو۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ 481)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ ایک تو اللہ کی پناہ میں آ جاؤ اور دوسرے لَا یَضُرُّکُمْ مَّنْ ضَلَّ جو گمراہ ہیں ان کی صحبتوں سے پرہیز کرو اور اس کے مقابلہ میں جو خدا تعالیٰ کی راہ میں صدق و صفا دکھانے والے ہیں ان کی صحبت میں رہ کر ان جیسا بننے کی کوشش کرو تم بھی صادق بن جاؤ۔ وفا کا تعلق، صدق کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ قائم کرو اور چونکہ وہ ایسے لوگوں سے پیار کرتا ہے تمہیں ہدایت نصیب ہو جائے گی۔ تمہارے لئے رحمت مقدر ہو جائے گی۔ تو جہاں اس شخص کو چھوڑنا ضروری ہے جو غلاظت کی راہوں کو اختیار کرتا ہے وہاں اس سے تعلق اخوت اور تعلق محبّت استوار کرنا بھی ضروری ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدق و صفا کا نمونہ دکھاتا ہے اور اس طرح ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہوئے جماعت مومنین روحانی مقامات بلند سے بلند حاصل کرتی چلی جاتی ہے۔

(خطبات ناصر جلد 2 صفحہ 281)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

نیک کی صحبت اپنے اندر ایک غلبہ رکھتی ہے، ایک طاقت رکھتی ہے۔ نیکی میں جو غلبہ کی طاقت ہے اگر تم نیک نیتی سے اس نیک کے پاس بیٹھو گے تو خواہ تمہارا باقی سارا وجود نیکی سے بے تعلق ہی کیوں نہ ہو یقین رکھو کہ اگر پیار اور محبّت کے نتیجہ میں کسی نیک کے پاس بیٹھے رہو گے تو اس کا خمیر تمہارے سارے وجود پر غالب آ جائے گا۔

(خطبات طاہر جلد 17 صفحہ 302)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

ہمیشہ ایسی مجالس میں بیٹھنا اور اٹھنا چاہیئے جہاں سے نیکی کی باتیں پتہ لگیں۔ تقویٰ کی باتیں پتہ لگیں، اللہ اور رسولؐ کے احکامات کا علم ہو۔ اگر اپنی اصلاح کرنی ہے اور اپنی زندگی سنوارنا چاہتے ہیں اور دینی علم حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیشہ جیسا کہ حدیث میں آیا اپنی صحبت نیک لوگوں میں رکھنی چاہیئے اور ایسی مجالس کی تلاش میں رہنا چاہیئے۔

اس بات کو ایک حدیث میں یوں بھی بیان فرمایا ہے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ تم مومن کے سوا کسی اور کے ساتھ نہ بیٹھو۔ اور متقی آدمی کے سوا اور کوئی تمہارا کھانا نہ کھائے۔ (ترغیب والترھیب بحوالہ صحیح ابن حبان)۔ بعض کمزور طبیعتیں بعض کا اثر جلدی لے لیتی ہیں۔ بجائے اثر انداز ہونے کے۔ اس لئے ایسے لوگوں کو بہرحال ایسی دوستیوں اور ایسی مجلسوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ (خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 491)

تیرے کرم نے پیارے یہ مہرباں بُلائے

جو کچھ ہمیں ہے راحت سب اس کی جُودومنّت
اُس سے ہے دل کو بیعت دل میں ہے اس کی عظمت
بہتر ہے اُس کی طاعت، طاعت میں ہے سعادت
یہ روز کر مبارک سُبۡحَانَ مَنۡ یَّرَانِیۡ

احباب سارے آئے تُو نے یہ دن دکھائے
تیرے کرم نے پیارے یہ مہرباں بُلائے
یہ دِن چڑھا مبارک مقصود جس میں پائے
یہ روز کر مبارک سُبۡحَانَ مَنۡ یَّرَانِیۡ

مہماں جو کر کے اُلفت آئے بصد محبت
دِل کو ہوئی ہے فرحت اور جاں کو میری راحت
پر دل کو پہنچے غم جب یاد آئے وقتِ رخصت
یہ روز کر مبارک سُبۡحَانَ مَنۡ یَّرَانِیۡ

اے دوستو پیارو! عقبیٰ کو مت بِسارو
کچھ زادِ راہ لے لو، کچھ کام میں گذارو
دُنیا ہے جائے فانی دِل سے اِسے اُتارو
یہ روز کر مبارک سُبۡحَانَ مَنۡ یَّرَانِیۡ

(انتخاب از درثمین، 'محمود کی آمین')

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک سے

جلسہ روحانی پیاس بجھانے کا موقع

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 5/ اگست 2022ء کا متن

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سال جلسہ سالانہ برطانیہ 2019ء کے بعد دوبارہ وسیع پیمانے پر منعقد ہو رہا ہے۔ گذشتہ سال بھی جلسہ ہوا تھا لیکن محدود تعداد کے ساتھ۔ گو اس سال بھی یہ جلسہ سالانہ صرف برطانیہ جماعت کا ہے اور باہر کے مہمان بہت محدود تعداد میں شامل ہو رہے ہیں لیکن تینوں دن ان شاء اللہ تعالیٰ برطانیہ کی سب جماعتوں کو شامل ہونے کی اجازت ہے اور ان شاء اللہ ہوں گی۔ امید ہے ان شاء اللہ تعالیٰ اچھی حاضری ہو جائے گی۔

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کووِڈ وبا کی وجہ سے باقاعدہ جلسہ سالانہ کا تسلسل ایک سال تو بالکل ہی توڑنا پڑا اور جلسہ کی برکات سے ہم باقاعدہ فیضیاب نہیں ہو سکے۔ اس سال بھی اس وبا کا زور کم زیادہ ہوتا رہا ہے اور آجکل بھی یہ پوری طرح ختم نہیں ہوئی بلکہ بعض جگہوں پر، یہاں بھی اور دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی، گذشتہ دنوں میں یہ بڑھی ہے لیکن حکومت کی طرف سے جو اکٹھے ہونے پر پابندیاں تھیں وہ اب اتنی نہیں رہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم سب احتیاطی تدبیروں کو ختم کر دیں۔ سب احتیاطی پہلوؤں کو سب شاملین کو بہرحال سامنے رکھنا چاہیے اور ان کی پابندی کرنی چاہیے۔

احتیاطی تدبیروں میں سے ایک تو یہ ہے کہ سب شاملین بھی جب جلسہ گاہ میں بیٹھے ہوں اس وقت اور ڈیوٹی والے بھی جب ڈیوٹیاں دے رہے ہوں اس وقت یا پھر باہر پھر رہے ہوں تب بھی ماسک پہن کر رکھنے کی پابندی کریں۔ اسی طرح انتظامیہ نے بھی اس سال یہ انتظام کیا ہوا ہے کہ صبح آتے ہوئے اور واپس جاتے ہوئے ہومیو پیتھی دوائی جو اُن کے خیال میں اس بیماری کے لیے بہتر ہے، دینے کا انتظام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں شفا بھی رکھے۔ دوائی میں شفا رکھنا تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے لیکن ہمیں ظاہری کوشش کرنی چاہیے۔ اس سلسلہ میں مَیں تمام شاملین سے کہوں گا کہ انتظامیہ سے تعاون کریں۔

جلسہ کے حوالے سے کارکنان، وہ رضا کار جو اپنا وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کے لیے قربان کرتے ہیں انہیں مَیں جلسہ سے عموماً ایک ہفتہ پہلے خطبہ میں بعض باتوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ گزشتہ خطبہ میں مَیں اس طرف توجہ نہیں دلا سکا اس لیے آج اس بارے میں کچھ باتیں کروں گا۔ بعض بچے، نوجوان اور ڈیوٹی میں نئے شامل ہونے والے بھی ہیں ان کو توجہ پیدا ہو جاتی ہے۔ گذشتہ تین سالوں میں پاکستان سے بھی یہاں بہت سے لوگ آئے ہیں جنہیں جلسہ کی ڈیوٹیوں کا تجربہ نہیں ہے۔ ایک لمبا عرصہ ہو گیا وہاں جلسے نہیں ہوئے۔ اس طرف توجہ دلانے سے ان کو ان کے جو اپنے فرائض ہیں ان کی ادائیگی کا بھی پتا چل جاتا ہے یا پتا چل جائے گا۔ اسی طرح پرانے کارکنان کو بھی یاد دہانی ہو جاتی ہے۔ بہرحال

مختصراً اس بارے میں کچھ کہوں گا اور اس کے علاوہ آنے والے مہمانوں سے بھی بعض باتیں یاددہانی کے طور پر کہوں گا۔ اگر ہم ان باتوں کو مدنظر رکھیں تو جلسہ کے حقیقی ماحول سے ان شاء اللہ تعالیٰ ہم فائدہ اٹھاتے رہیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ یہ جلسہ کوئی دنیوی میلہ نہیں ہے۔

(ماخوذ از شہادۃ القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 395)

بلکہ اللہ اور رسولؐ کی باتوں کو سننے اور ان کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے کے لیے ہم یہاں جمع ہوتے ہیں اور ہوئے ہیں۔ جب ہم ان باتوں پر عمل کرتے ہیں جو اللہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ یہ جلسہ کوئی دنیوی میلہ نہیں ہے

اور رسولؐ نے کہیں تو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی احسن رنگ میں ہم کرنے والے بن سکتے ہیں۔ بہرحال جیسا کہ میں نے کہا پہلے کارکنان سے چند باتیں کہنی چاہوں گا۔ ماسک کے بارے میں اور دوائی کے بارے میں تو میں نے پہلے ہی بتا دیا، اس کی پابندی کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے نوجوانوں کو بھی، بچوں کو بھی، بوڑھوں کو بھی، عورتوں کو بھی اس بات کا شوق بھی ہے اور ادراک بھی ہے کہ ہم نے جلسہ پر آنے والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لیے اپنے آپ کو پیش کرنا ہے اور احسن رنگ میں خدمت بھی کرنی

ضیافت کے شعبہ کا یہ بھی کام ہے کہ جلسہ کے دنوں میں بھی عموماً وافر مقدار میں کھانا تیار کریں

ہے۔ چاہے وہ لوگ جو خدمت کرنے والے ہیں کسی بھی پیشے سے تعلق رکھنے والے ہیں یا کسی بھی خاندان سے تعلق رکھنے والے ہیں، امیر ہیں یا غریب ہیں، سب اس جذبہ سے آتے ہیں۔ جلسہ کا کام صرف جلسہ کے ان تین دنوں میں نہیں ہو رہا ہوتا بلکہ کئی ہفتے پہلے شروع ہو جاتا ہے اور اب تو ایم ٹی اے اپنی خبروں میں اور چھوٹے چھوٹے کلپس (Clips) کی صورت میں یہ دکھاتا رہتا ہے کہ کس طرح کام ہو رہا ہے۔

کچھ کام بیشک باہر کی کمپنیوں اور ٹھیکیداروں سے کروایا جاتا ہے لیکن اس کے علاوہ بھی بہت سا کام ہے جس کے لیے افرادی قوت کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ قوت رضاکار اپنا وقت قربان کر کے، اپنی خدمات پیش کر کے مہیا کرتے ہیں اور جیسا کہ میں نے کہا ہر طبقہ کے لوگ اس میں شامل ہیں۔

دنیا یہ کوشش کرتی ہے کہ ہمیں رضاکارانہ کام کرنے کے لیے لوگ ملیں لیکن جماعت احمدیہ کی تاریخ اس کے بالکل برعکس مثال پیش کرتی ہے کہ اتنے کام کرنے والے آجاتے ہیں کہ انتظامیہ کو مشکل پیش آتی ہے کہ انہیں سنبھالیں کس طرح۔

جو جلسہ کی باقاعدہ ڈیوٹیاں ہیں ان میں تو پہلے چارٹ بن جاتے ہیں، پروگرام بن جاتے ہیں، ہر شعبہ کو اس کی ضرورت کے مطابق کارکن مہیا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور کر دیے جاتے ہیں لیکن جلسہ سے پہلے کا جو وقارِ عمل ہے یا بعد کا جو وقارِ عمل کا کام ہے اس میں بسا اوقات توقع سے زیادہ افراد آ جاتے ہیں کیونکہ عمومی تحریک کی جاتی ہے۔ ابھی گذشتہ اتوار کو ہی اتنے کارکن حدیقۃ المہدی میں جمع ہو گئے جس کی انتظامیہ کو امید بھی نہیں تھی اور ان کے لیے مجھے پتا لگا ہے کھانے کا بھی صحیح انتظام نہیں ہو سکا حالانکہ انتظامیہ کو چاہیے تھا کہ دیکھ لیتے کہ اتنے لوگ ہیں تو پہلے ہی انتظام کرتے۔ یہ ضیافت والوں کا کام ہے۔ یہ رضاکار کوئی کھانے کے موقع پر تو جمع نہیں ہو گئے تھے۔ آخر صبح سے کام کر رہے ہیں یا وہاں موجود تھے۔ میرے خیال میں جب گذشتہ جمعہ کو میں نے آخر میں جلسہ کے حوالے سے دعا کے لیے کہا اور جو کام کرنے والے ہیں ان کے لیے بھی دعا کے لیے کہا تو فوراً ایک جذبہ کے ساتھ اَور لوگوں نے بھی اپنی خدمات پیش کیں لیکن بہرحال انتظامیہ کو چاہیے کہ خاص طور پر جو Weekends ہیں ان پہ خاص انتظام رکھا کرے۔ ضیافت کے شعبہ کو آئندہ کے لیے یہ بات نوٹ کرنی چاہیے۔

اسی طرح ضیافت کے شعبہ کا یہ بھی کام ہے کہ جلسہ کے دنوں میں بھی عموماً وافر مقدار میں کھانا تیار کریں۔ اس سال جو جلسہ ہو رہا ہے کیونکہ اندازہ صحیح نہیں ہے، کچھ لوگوں کے تحفظات ہیں کہ پتا نہیں بیماری کی وجہ سے لوگ آئیں کہ نہ آئیں، کچھ خوف کی وجہ سے آئیں کہ نہ آئیں۔ کچھ کا خیال ہے کہ ایک عرصہ کے بعد جلسہ ہو رہا ہے اس لیے ضرور آئیں گے لیکن عموماً ہماری انتظامیہ کا، خاص طور پر کھانے والوں کا، ضیافت کا جہاں خرچ کرنے کا سوال آتا ہے وہ منفی طرف جاتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ وافر مقدار میں کھانا تیار کریں اس امید پہ ہوتے ہیں کہ کم کھانا تیار کرو لوگ کم آئیں گے۔ یہ بالکل غلط چیز ہے۔ ضیافت کی ذمہ داری ہے کہ جو مہمان آرہا ہے اس کی پوری طرح مہمان داری کریں۔

اسی طرح کھانے کے بارے میں اسی ضمن میں مَیں ہدایت دے دوں کہ آجکل گرمیوں کے دن ہیں تو ضیافت کے شعبہ کو چاہیے کہ جب گوشت کٹواتے ہیں تو جس طرح کٹتا جاتا ہے تھوڑا تھوڑا گوشت فوری طور پر چلر (Chiller) میں چلا جانا چاہیے نہ یہ کہ سارا دن پڑا رہے اور خراب ہو اور پھر لوگوں کو بیمار کرے۔ اسی طرح باقی کھانے کی بھی تسلی کرنی چاہیے۔ بہرحال جو لوگ، خدمت کے لیے رضاکار آئے تھے جن کا مَیں پہلے ذکر کر رہا تھا، وہ تو خدمت کے لیے آئے تھے۔ انہیں کھانا ملا یا نہیں ملا وہ تو خاموشی سے چلے گئے لیکن انتظامیہ کی ایک کمی سامنے آگئی۔

کارکنوں کو بھی میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جلسہ کے ان تین دنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی اس جذبہ سے خدمت کریں کہ انہیں ہمیشہ یہ احساس رہے اور دل میں یہ رہے کہ ہم نے اپنے افسروں سے یا کسی مہمان کی طرف سے اس خدمت کا کوئی صلہ نہیں لینا اور نہ ہمیں صلہ ملنا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ان مہمانوں کی خدمت کرنی ہے اور اس صحابی کے اسوہ کو

اوراس کی بیوی کے اسوہ کو سامنے رکھنا ہے جس نے بچوں کو بھی بھوکا سلا دیا تھا اور خود بھی بھوکے رہے اور مہمان کی مہمان نوازی کا حق ادا کر دیا۔ مہمان پر یہی ظاہر کیا روشنی بجھا کر کہ جس طرح وہ بھی اس کے ساتھ کھانے میں شریک ہیں اور پھر خدا تعالیٰ نے ان کے اس فعل کو اتنا سراہا کہ آنحضرت ﷺ کو بھی اس کی خبر دی اور اگلے دن آنحضرت ﷺ نے اس صحابی سے فرمایا کہ تمہاری رات کی تدبیر سے یعنی اس مہمان کو کھانا کھلانے کے لیے جو مسلمان کی تدبیر تھی اس پر اللہ تعالیٰ بھی ہنسا۔ اللہ تعالیٰ اس بات پر بڑا خوش ہوا اور ہنسا اور قرآن کریم میں بھی

کا سختی سے جواب نہیں دینا بلکہ مسکراتے ہوئے جواب دینا ہے۔ اگر ضرورت پوری کر سکتے ہیں تو ضرورت پوری کریں ورنہ نرمی سے، پیار سے معذرت کر دیں یا اپنے بالا افسر کے پاس لے جائیں جو مہمان کا مسئلہ حل کر دے۔ بعض دفعہ یہ کام بہت مشکل ہو جاتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے یہ کام کرنا چاہیے۔ اپنے جذبات کو، اپنی زبان کو قابو میں رکھنا چاہیے۔ اسی طرح آپس میں بھی کارکنان جو ہیں اپنی زبان کو ایک دوسرے کے لیے نرم رکھیں۔ افسران اور نگران بھی اپنے معاونین کے ساتھ نرم زبان میں گفتگو کریں۔ اگر کسی سے کوئی غلطی

کہتے ہیں کہ باوجود ہمارے کہنے کے کہ آپ کیوں تکلیف کرتے ہیں ہم خادم حاضر ہیں ہمیں دھونے دیں، آپ نے فرمایا وہ میرا مہمان تھا۔ پس خود ہی یہ کام کروں گا۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 5 صفحہ 295۔ ایڈیشن 1984ء)

(ماخوذ از مثنوی مولوی معنوی دفتر پنجم صفحہ 20 تا 25)

آپ ﷺ نے فرمایا جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے مہمان کا احترام کرتا ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الأدب باب من کان یؤمن باللہ ... الخ)

پس ہمارے سب رضا کاروں، کارکنان، کارکنات، افسر یا معاون سب کا فرض ہے کہ جو مہمان دین کی غرض

افسران اور نگران بھی اپنے معاونین کے ساتھ نرم زبان میں گفتگو کریں۔ اگر کسی سے کوئی غلطی ہو جائے تو پیار سے سمجھائیں

اللہ تعالیٰ نے ایسی قربانی کرنے والوں کا ذکر فرمایا ہے۔ یہ قربانی کرنے والے ہیں جو بے نفس ہو کر قربانی کرتے ہیں اور یہی لوگ ہیں جو فلاح پانے والے ہیں۔

(صحیح البخاری کتاب مناقب الانصار باب قول اللہ ویؤثرون علی انفسھم)

پس یہ تھے صحابہؓ کے طریق مہمان نوازی کرنے کے، مہمان کی خدمت کرنے کے۔ کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر مہمانوں کی خدمت کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور پھر مہمان بھی وہ جو زمانے کے امام کے بلانے پر آئے ہیں، جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی باتیں سننے کے لیے آئے ہیں،

ہو جائے تو پیار سے سمجھائیں۔ افسران کو بھی یہ احساس ہونا چاہیے کہ یہ رضا کار اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لیے آئے ہیں اور باوجود اس کے کہ کسی خاص شعبہ کے لیے تربیت یافتہ نہیں ہیں خدمت کے جذبہ سے بے نفس ہو کر خدمت کر رہے ہیں تو ان کی عزت افزائی ہونی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ آپس میں بھی سب کو مل جل کر کام کرنے کی توفیق دے اور یہ جذبہ اس وقت پیدا ہو گا جب افسروں کو بھی اور معاونین کو بھی اس بات کا ادراک ہو گا کہ ہم نے یہ خدمت قربانی کے جذبہ سے کرنی ہے۔

سے آئے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آئے ہیں، ان کی خدمت ہم قربانی کر کے بھی کریں گے۔ بلند حوصلگی کا مظاہرہ بھی ہر وقت کریں۔ خوش دلی سے چہرے پر بغیر کسی قسم کی ناپسندیدگی کے آثار ظاہر کیے خدمت کریں۔ یہ جذبہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے کارکنان میں بہت سوں میں ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس جذبے سے سب کارکنان کام کریں گے۔ مختلف شعبوں کے جو افسران مقرر کیے گئے ہیں وہ بھی ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہیں خدمت کا موقع مل رہا ہے وہ

کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر مہمانوں کی خدمت کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں

جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی خواہش لے کر آئے ہیں۔ پس بہت خوش قسمت ہیں وہ سب رضا کار جو دین کی خاطر آنے والے مہمانوں کی خدمت اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے کر رہے ہیں۔

جب بڑی تعداد میں لوگ ہوں تو مختلف مزاج کے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ بعض زیادہ گرم طبیعت کے بھی ہوتے ہیں اور بعض دفعہ سختی سے کارکن سے مخاطب ہو جاتے ہیں یا سختی سے کسی چیز کا مطالبہ کرتے ہیں لیکن کارکن کا کام ہے، مرد کارکنان کا بھی، لجنہ کی کارکنات کا بھی کہ کسی سے سختی نہیں کرنی۔ کسی سختی سے بولنے والے

آنحضرت ﷺ نے مہمان کے غلط رویے پر بھی خدمت اور قربانی کا کیا معیار قائم فرمایا اس بارے میں ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک مہمان جو غیر مسلم تھا وہ آتا ہے تو اس کی کھانے سے خاطر تواضع کی جاتی ہے۔ اسے بستر رات کو سونے کے لیے مہیا کیا جاتا ہے۔ رات کو زیادہ کھانے کی وجہ سے یا کسی وجہ سے اس کا پیٹ خراب ہو گیا یا جان بوجھ کر تنگ کرنے کی وجہ سے اس نے یہ حرکت کی کہ وہ اپنا بستر گندا کر کے صبح صبح چلا گیا۔ آنحضرت ﷺ نے اس کی اس حرکت کا برا نہیں منایا بلکہ پانی منگوایا اور خود ہی اسے دھونے لگ گئے۔ صحابہ

افسر بن کر نہیں بلکہ خادم بن کر اپنے فرائض ادا کریں۔ اپنے اعلیٰ اخلاق کے نمونے قائم کریں تو ماتحت اور معاونین بھی جو ہیں وہ بھی اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مہمانوں سے حسن سلوک کے بارے میں بہت سے مواقع پر نصائح فرمائی ہیں۔ ایک موقع پر فرمایا دیکھو! بہت سے مہمان آئے ہوئے ہیں ان میں سے بعض کو تم جانتے ہو۔ بعض کو تم شناخت کرتے ہو بعض کو نہیں۔ اس لیے مناسب ہے کہ سب کو واجب الاکرام جان کر تواضع کرو۔ (ماخوذ از

ملفوظات جلد 6 صفحہ 226) پس یہ اصول ہمیشہ ہر کارکن کو اور خصوصاً ان کارکنان کو جن کا براہ راست لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے سامنے رکھنا چاہیے۔ خاص طور پر شعبہ مہمان نوازی اور طعام وغیرہ کی جو خدمت ہے وہ اس پر بہت پابندی سے عمل کریں۔

اس سال کیونکہ Covid کی وجہ سے احتیاط بھی بہت کرنی پڑے گی اس لیے ایسا انتظام ہونا چاہیے اور میرے خیال میں شعبہ نے یہ انتظام کرنے کی کوشش کی ہے کہ کھانے کے وقت زیادہ لوگ زیادہ دیر تک بیٹھے نہ رہیں اور کھانا کھا کر جلد مارکی سے نکل جائیں۔ مہمانوں کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہیے اور انتظامیہ سے تعاون کرنا چاہیے۔ کھانا کھاتے ہوئے تو مجبوری ہے۔ ویسے عام طور پر جیسا کہ میں نے کہا ماسک پہنے رکھنے کی پابندی کریں اور کھانا کھاتے ہوئے کم سے کم بولیں اور باتیں کریں۔ خاموشی سے کھانا کھانے کی کوشش کریں اور جلد فارغ ہو کر چلے جائیں۔ نہ اپنے آپ کو مشکل میں ڈالیں نہ انتظامیہ کو۔

کارکنان کو تو میں نے چند بنیادی باتیں کہہ دیں اور انہیں مہمانوں کی خدمت کی طرف توجہ بھی دلا دی۔

اب مہمان بھی چند باتیں سن لیں۔ اگر مہمان اس بات کو سمجھ جائیں اور اس کی پابندی کر لیں جو اسلام کی تعلیم ہے کہ مہمان اپنے میزبان پر غیر معمولی، غیر ضروری بوجھ نہ ڈالے تو پھر محبت اور پیار والی فضا قائم رہتی ہے۔ مہمان اگر میزبان سے غلط توقعات یا ضرورت سے زیادہ توقعات وابستہ کریں تو مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ پس مہمانوں کو بھی چاہیے کہ ضرورت سے زیادہ توقعات وابستہ نہ کریں۔ اگر یہ صورت ہوگی تو پھر گھر والے بھی سہولت میں رہیں گے اور جن کے سپرد مہمانوں کا انتظام ہے وہ بھی اور مہمان بھی سہولت میں رہیں گے۔ پس اس بات کو ہمیشہ ذہن میں رکھیں۔ جماعتی نظام کے تحت بھی جو ٹھہرے ہوئے ہیں وہ ان کارکنان کے شکر گزار ہوں کہ ان کے احمدی بھائی بہنوں نے باوجود اپنی اچھی پوزیشنوں کے اپنے آپ کو مہمانوں کی خدمت کے لیے پیش کیا ہوا ہے۔ بعض دفعہ کھانا مہمان کے مزاج کے مطابق نہیں بنتا حالانکہ اس جماعتی روایت کا ہر احمدی کو پتا ہے کہ جلسہ کے دنوں میں ہمارے ہاں عموماً آلو گوشت اور دال پکتی ہے تو مہمانوں کو ان کے مزاج کے مطابق کھانا نہ بھی ملے تو خوشی سے کھا لینا چاہیے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مہمان کو میزبان کی طرف سے جو بھی کھانا پیش کیا جائے اسے خوشی سے کھا لینا چاہیے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 204 حدیث 15048 مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

گزشتہ سالوں میں تو یہ ہوتا تھا کہ اگر کسی نے لنگر کا کھانا نہیں کھانا یا اس کا دل نہ چاہے تو عارضی طور پر یہاں جلسہ کے اس علاقے میں جو بازار لگایا جاتا ہے وہاں سے جا کر کچھ نہ کچھ کھا لیتے ہیں۔ اس دفعہ تو بازار کی سہولت اس طرح میسر نہیں ہے اس لیے ایسے لوگوں کو جن کے کھانے کے مزاج مختلف ہیں اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر خوشدلی سے جو میسر ہو کھا لینا چاہیے لیکن ضیافت والوں کو میں پھر کہوں گا کہ وہ اپنی بھرپور کوشش کریں کہ اچھا کھانا پکائیں۔ گو چند لوگ ہوتے ہیں اس مزاج کے لیکن وہ چند لوگ بھی بعض دفعہ پریشانی کا باعث بن جاتے ہیں۔ اچھے اخلاق کا مظاہرہ صرف کارکنوں کا ہی کام نہیں ہے بلکہ ہر شامل ہونے والے کا کام ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شاملین جلسہ سے بھی فرمایا کہ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرو اور ایک دوسرے کا خیال رکھو۔ (ماخوذ از شہادۃ القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 394)

ہمیشہ ہر شامل ہونے والا یہ بات پیش نظر رکھے کہ اس نے اس جلسہ میں شمولیت اپنی دینی اور علمی اور روحانی پیاس بجھانے کے لیے کی ہے اور اس بات کے حصول کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس بات کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہیے کہ یہ جلسہ خالصۃً للّٰہی جلسہ ہے۔ اس لیے کبھی بھی چھوٹی چھوٹی باتوں پر کسی قسم کی بے چینی اور رنجش کا اظہار نہیں کرنا چاہیے۔ کارکن بھی انسان ہیں۔ اگر ان سے کوئی زیادتی ہو جاتی ہے تو صَرفِ نظر کرنا چاہیے اور اپنے اخلاق کی درستگی کا یہ بہت بڑا ذریعہ ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ بعض دفعہ ایسا ماحول بن جاتا ہے جہاں آپس میں کسی طرف سے، مہمانوں کی طرف سے بھی، کارکنوں کی طرف سے بھی، کوئی بات دوسرے کا غصہ بھڑکانے کا باعث بن جاتی ہے۔ لیکن اعلیٰ اخلاق تو یہی ہیں کہ صَرفِ نظر کرتے ہوئے انسان اس جگہ سے چلا جائے اور جھگڑے کو نہ بڑھائے۔ نوجوانوں میں بعض دفعہ ایسی صورتحال پیدا ہو جاتی ہے تو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہم جس مقصد کے لیے یہاں جمع ہوئے ہیں وہ بہت بڑا مقصد ہے۔ اپنی روحانی پیاس بجھانے کا مقصد ہے، اپنے دینی علم میں اضافے کا مقصد ہے، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے طریق سیکھنا مقصد ہے تو پھر اس کے لیے کم از کم اپنے جذبات کی قربانی بھی دینی ہوگی اور اللہ تعالیٰ سے دعا کے ذریعہ بھی مدد مانگنی ہوگی۔ جب یہ جذبہ ابھرے گا، جب زبانیں ذکر الٰہی کی طرف متوجہ ہوں گی، جب توبہ اور استغفار کی طرف توجہ ہوگی تو پھر اگر کسی سے کوئی تکلیف پہنچ بھی جائے گی تو عفو اور درگذر سے کام لیا جائے گا۔ پس ہمیشہ ان دنوں میں یہ بات بھی یاد رکھیں کہ یہاں ہم اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے گھر چھوڑ کر سفر کر کے آئے ہیں۔ سفر کی دعا سکھاتے ہوئے ایک موقع پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ دعا کیا کرو کہ اے اللہ! ہم تجھ سے اس سفر میں بھلائی اور تقویٰ چاہتے ہیں۔

تُو ہمیں ایسے نیک عمل کرنے کی توفیق دے جو تجھے پسند ہیں۔ (صحیح مسلم، کتاب الحج باب استحباب الذکر اذا رکب ... الخ حدیث 3275) پس جب ہم اس طرح دعا کر رہے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ہمارے یہاں قیام کو بھی اور سفر کو بھی برکتوں سے بھر دے گا۔ پس ان دنوں کو دعاؤں اور ذکرِ الٰہی سے بھرنے کی کوشش کریں۔

آنحضرت ﷺ نے تو ہمیں ہر موقع کی دعا سکھائی ہے۔ بعض لوگ اپنے گھروں کو چھوڑ کر جلسہ کی برکات سے مستفیض ہونے کے لیے آئے ہیں۔ انہیں پیچھے اپنے گھر والوں کی فکر بھی ہوگی تو آپؐ نے فرمایا یہ دعا کیا کرو اے ہمارے خدا! میں پناہ مانگتا ہوں سفر کی سختیوں سے، ناپسندیدہ اور بے چین کرنے والے مناظر سے، مال اور اہل و عیال میں بُرے نتیجہ سے اور غیر پسندیدہ تبدیلی

سے۔ (صحیح مسلم، کتاب الحج باب استحباب الذکر اذا رکب ... الخ حدیث 3275) بڑی جامع دعا ہے۔سفر میں اپنے آپ کو بھی ہرطرح سے محفوظ رکھنے کے لیے دعا ہے اور گھر والوں کے اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہنے کی بھی دعا ہے۔ ایسی سوچ اور ایسی دعاؤں سے زبانوں کو تَر کرتے ہوئے جب یہاں ہر مرد، عورت پھر رہا ہوگا تو پھر جہاں ماحول پُرسکون ہوگا، دلوں کی تسکین کے سامان ہو رہے ہوں گے وہاں اللہ تعالیٰ ہر برے منظر سے بھی بچا کے رکھے گا۔

آجکل Covid کی وجہ سے فکرمندی بھی ہے۔ دعاؤں کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ یہاں شاملین کو بھی محفوظ رکھے اور جو گھروں میں بیٹھے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بھی محفوظ رکھے۔ پس عمومی دعاؤں کے ساتھ ان دنوں میں درود بھی خاص طور پر پڑھیں۔ اسی طرح نمازوں کے اوقات میں نمازوں کے لیے آئیں۔ باہر باتوں میں وقت ضائع نہ کریں۔ اسی طرح کارکنان بھی نمازوں کے اوقات میں جن کی ڈیوٹی نہیں ہے، باجماعت نماز ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اسی طرح سب شاملین یہ کوشش کریں کہ جلسہ کے پروگراموں کے دوران جلسہ گاہ میں بیٹھ کر تقریریں سنیں۔

مقررین نے بڑی محنت سے تقریریں تیار کی ہوتی ہیں۔ ان سے علمی اور روحانی فائدہ ہوتا ہے۔ اس لیے صرف یہ نہ دیکھیں کہ کون اچھی تقریر کر رہا ہے، کون اچھا مقرر ہے۔ یہ دیکھیں کہ نفسِ مضمون کیا ہے اور اس کا کتنا فائدہ ہے۔ عموماً تقریریں ایسے موضوعات پر ہوتی ہیں جن کی اس وقت ضرورت ہے اور اگر غور سے سنی جائیں تو بہت سے سوالات کے جوابات مل جاتے ہیں جو دلوں میں پیدا ہو رہے ہوتے ہیں۔

پس تقریروں کو بہت غور سے بیٹھ کر سنیں۔ اس مرتبہ تو بازار نہیں ہے جیسا کہ میں نے کہا ہے لیکن جلسہ کے پروگراموں میں وقفہ کے دوران جو مختلف نمائشیں لگائی گئی ہیں، گو چھوٹے پیمانے پر ہیں اس دفعہ، وہاں جائیں اور ان کو دیکھیں۔ ان سے فائدہ اٹھائیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ حالات ٹھیک ہوں گے تو نمائشیں بھی وسیع ہو جائیں گی اور باقی نظام بھی اسی طرح چلنا شروع ہو جائے گا۔ یہ بھی خیال رکھنا چاہیے کہ اس دفعہ خشک موسم بھی ہے۔ بارشیں نہیں ہوئیں۔ اس لیے مجھے امید ہے گذشتہ سال کی طرح کار پارکنگ میں اتنی دِقّت کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا ان شاء اللہ۔ گذشتہ سال تو بارشوں کی وجہ سے بہت زیادہ دقت ہوئی تھی۔ ویسے بھی اس سال بہتر انتظام ہے۔ ٹریک وغیرہ کا انتظام بہتر کیا گیا ہے نیز مستقل بنیادوں پر پانی کے نکاس کے لیے ماہرین کی مدد سے پانی کے نکاس کا وسیع کام ہوا ہے۔ گذشتہ مہینے جو بارشیں ہوئی تھیں ان میں جس طرح پانی کی نکاسی ہو رہی تھی اس ذریعہ سے لگتا ہے ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی یہ بڑا فائدہ مند ثابت ہوگا۔ بہرحال اس سال تو ان دنوں میں خشک موسم کی پیشگوئی ہے لیکن کار پارکنگ میں بعض دفعہ زیادہ کاروں کے آنے کی وجہ سے انتظامیہ کو بھی بعض دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن اگر کاروں پر آنے والوں کا تعاون ہو تو آرام سے یہ سب کچھ کنٹرول ہو جاتا ہے۔ اس لیے صبر اور حوصلے سے کاروں پر آنے والے ٹریفک کے نظام کے ساتھ تعاون کریں تاکہ کسی بھی قسم کی دقت نہ ہو۔

اسی طرح جیسا کہ میں ہر سال کہتا ہوں ٹائلٹس استعمال کرنے والے، غسل خانے استعمال کرنے والے جو ہیں وہ صفائی کا بھی خیال رکھیں اور اس سال خاص طور پہ پانی کو بھی ضائع نہ کریں۔ کم بارشوں کی وجہ سے حکومت نے بھی کم پانی استعمال کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ احتیاط سے پانی استعمال کریں۔ اسی طرح خشک گھاس کو بڑی آسانی سے یہاں آگ لگ جاتی ہے۔ اس بارے میں بھی خاص احتیاط کریں۔ کسی بھی قسم کی بے احتیاطی مشکل پیدا کرسکتی ہے۔ اپنوں کو یا ہمسایوں کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔ حفاظتی نقطۂ نظر سے بھی ہر ایک کو محتاط ہونا چاہیے۔ ماحول پر گہری نظر رکھیں۔ کوئی بیگ یا کوئی ایسی چیز پڑی نظر آئے جس پہ شک ہو تو فوراً انتظامیہ کو اطلاع کریں۔ انتظامیہ بھی اور سکینگ والے بھی کارڈ چیک کرتے ہوئے ماسک اتار کر ہر ایک کا چہرہ دیکھیں کہ کارڈ کی تصویر کے مطابق ہے کہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر شر سے ہر ایک کو محفوظ رکھے اور اپنی خاص برکات نازل فرماتا رہے۔

پھر دوبارہ مَیں کہتا ہوں کہ ان دنوں میں ذکرِ الٰہی اور عبادتوں کی طرف خاص توجہ رکھیں۔ جماعت کی ترقی اور دشمنوں سے محفوظ رہنے کے لیے بہت دعائیں کریں۔ اسیران جو قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں ان کے لیے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔ جمعہ کی نماز میں بھی اور جمعہ کے بعد بھی، باقی دنوں میں بھی خاص دعائیں کرتے رہیں۔

آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلسہ کے حوالے سے دعائیہ کلمات پیش کرتا ہوں۔ آپؑ فرماتے ہیں: ''ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لیے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجرِ عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرماوے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا! یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین''

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 342)

اللہ تعالیٰ جلسہ میں شامل ہونے والے سب مرد و زن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ بعض لوگ جلسہ میں شامل ہونے کی نیت سے باہر کے ممالک سے بھی آئے ہیں لیکن یہاں آ کر بیمار ہو گئے یا بعض بڑی خواہش سے شامل ہونا چاہتے تھے لیکن شامل نہیں ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی ان کی نیتوں کا اجر دے اور ان دعاؤں کا انہیں بھی وارث بنائے۔

الفضل انٹرنیشنل 26 اگست 2022ء صفحہ 5 تا 8

پروگرام 48واں جلسہ سالانہ
جماعت احمدیہ جرمنی 2024ء

پہلا روز جمعۃ المبارک 23/اگست 2024ء		
13:45		پرچم کشائی
14:00	خطبہ جمعہ و نماز	حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
اجلاس اوّل		
17:00		تلاوت قرآن کریم مع اردو و جرمن ترجمہ و نظم
17:35	تقریر (اردو)	آنحضور ﷺ۔ روحانی ارتقاء کا معراج مکرم صداقت احمد صاحب مبلغ انچارج جرمنی
18:30	تقریر (جرمن)	انصاف سے عاری دنیا میں انصاف کا قیام مکرم شرجیل احمد خالد صاحب۔ مربیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ جرمنی
دوسرا روز ہفتہ 24 اگست 2024ء		
اجلاس دوم		
10:00		تلاوت قرآن کریم مع اردو و جرمن ترجمہ و نظم
10:35	تقریر (جرمن)	میرا ایمان، میری پہچان مکرم عدیل احمد خالد صاحب۔ مربیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ جرمنی
11:20	تقریر (اردو)	قرآن کو مہجور کی طرح مت چھوڑو مکرم حفیظ اللہ بھروانہ صاحب۔ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ جرمنی
12:00		خطاب حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہ خطاب جلسہ گاہ مستورات سے براہِ راست نشر کیا جائے گا۔
14:00		نماز ظہر و عصر
16:30		غیر از جماعت مہمانوں کے لیے جماعت احمدیہ کا تعارف
17:00		حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا غیر از جماعت مہمانوں سے خطاب
اجلاس سوم		
18:00		تلاوت قرآن کریم مع اردو و جرمن ترجمہ و نظم
18:20	تقریر (اردو)	مومنین کے درمیان محبّت و بھائی چارہ مکرم طاہر احمد صاحب، مربی سلسلہ و نیشنل سیکرٹری تربیت
19:00	تقریر (جرمن)	ہم آہنگ عائلی زندگی کے لیے سنہری اصول مکرم سعید احمد عارف صاحب، مربی سلسلہ شعبہ تربیت جرمنی

تیسرا روز اتوار 25 اگست 2024ء		
اجلاس چہارم		
10:30		تلاوت قرآن کریم مع اردو و جرمن ترجمہ و نظم
11:00	تقریر (اردو)	مَیں خدا کو کیسے پا سکتا ہوں؟ مکرم مولانا صمد احمد غوری صاحب، مربی سلسلہ، البانیا
11:40	تقریر (اردو)	خلافت کی خدائی تائید مکرم منیر احمد جاوید صاحب، پرائیویٹ سیکرٹری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
12:20	تقریر (جرمن)	مادیت کے اس دَور میں تقویٰ کی اہمیت مکرم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ جرمنی
اختتامی اجلاس		
15:45		تقریب بیعت، نمازِ ظہر و عصر تعلیمی اعزازات کا اعلان
	اختتامی خطاب	سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

پروگرام جلسہ سالانہ مستورات بتاریخ 24 اگست 2024ء بروز ہفتہ		
10:00		تلاوت قرآن کریم مع اردو و جرمن ترجمہ و نظم
10:20	تقریر (جرمن)	دین کو دنیا پر کیسے مقدم رکھا جاسکتا ہے؟ محترمہ فارعہ محی الدین صاحبہ
10:50	تقریر (اردو)	روحانی اور اخلاقی انقلاب کے لئے پیار، ہمدردی اور بھائی چارے کی ضرورت مکرمہ نازیہ احمد صاحبہ سیکرٹری تحریک جدید/وقف جدید لجنہ اماء اللہ جرمنی
11:20	تقریر (جرمن)	بے شک دلوں کا اطمینان اللہ کے ذکر میں ہے۔ مکرمہ نفیسہ ملہی صاحبہ معاونہ صدر واقفات نو لجنہ اماء اللہ جرمنی
		تشریف آوری و خطاب حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جلسہ کے ایام کا آغاز روزانہ 4:30 پر نماز تہجّد اور 5:30 بجے نماز فجر و درس سے ہوا کرے گا، ان شاءاللہ۔

جلسہ سالانہ کی اہمیت

مکرم حافظ فرید احمد خالد صاحب، افسر جلسہ گاہ جرمنی

ہمارے محبوب آقا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کسی جگہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت تذکرہ کے لئے کوئی مجلس منعقد ہوتی ہے تو فرشتے اس مجلس کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور اس بابرکت مجلس کا تذکرہ کرتے ہیں۔ ایسی مجلس میں شامل ہونے والے سب لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہونے والی برکتوں سے بھرپور حصہ پاتے ہیں حتیٰ کہ اتفاقاً اس مجلس میں آکر بیٹھ جانے والا بھی اس نیک مجلس کی برکتوں سے محروم نہیں رہتا۔

اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے کہ جماعت احمدیہ جرمنی کو جلسہ سالانہ کی صورت میں ایسی پاکیزہ مجالس منعقد کرنے کی توفیق ملتی ہے اور ان بابرکت جلسہ ہائے سالانہ میں ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رونق افروز ہوتے ہیں۔

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کے پروگراموں کا ایک اہم حصہ ہے جس کی بنیاد سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے خالصۃً تائیدِ الٰہی سے رکھی اور اس کی غیرمعمولی اہمیت اور اغراض و مقاصد بیان کئے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

''اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خداتعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 341)

نیز فرماتے ہیں: ''اس جلسہ سے مدّعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کرلیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں اور ان کے اندر خداتعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زُہد اور تقویٰ اور خداترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبّت اور مؤاخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راست بازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمّات کے لئے سرگرمی اختیار کریں''۔

(شہادت القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 394)

حضرت مصلح موعودؓ نے جلسہ سالانہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''جلسہ شعائراللہ میں سے ہے اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے اس میں صحیح طور

پر شمولیت برکات اور انوارِ الٰہی کا موجب ہے اور اس میں نقص اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور روحانی زنگ کا موجب ہے۔ اس لئے میں تمام دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ جلسہ کے ایام میں جہاں تک ہو سکے اپنے اوقات کو صحیح طور پر استعمال کریں اور جو دوست ان کے ساتھ آئے ہیں انہیں بھی تحریک کریں اور توجہ دلاتے رہیں کہ وہ صحیح طور پر اپنے اوقات صرف کریں۔ (انوار العلوم جلد 2 صفحہ 389)

جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے مقصد کے حصول کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''یہاں جو لوگ آئے ہیں وہ خالصۃً للہ آئے ہیں اور اسی سوچ کے ساتھ آنا چاہیے۔ ان کے آنے کا ایک للّٰہی مقصد ہے۔ دینی اور علمی اور روحانی پیاس کو بجھانے کے لیے آئے ہیں یا اس کے حصول کے لیے آئے ہیں اور یہ مقصد جیسا کہ مَیں نے کہا یہی ہونا چاہیے۔ تو پھر آپس کے تعلقات کو بھی ہر ایک کو بہتر کرنا چاہیے اور رنجشوں اور نفرتوں کو دور کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جلسے میں آکر اس مقصد کو پورا کرنے کی بھی کوشش ہونی چاہیے کہ 'دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسولِ مقبول ﷺ کی محبت دل پر غالب آجائے''۔
(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 351)

پس اس محبت کے حصول کے لیے جلسے کے پروگرام میں خاص طور پر شامل ہوں اسے سنیں، غور کریں۔ جلسے کے دوران بھی اور چلتے پھرتے بھی ذکرِ الٰہی کرتے رہیں اور نماز باجماعت خاص فکر اور توجہ سے ادا کریں اور نوافل اور تہجد پڑھنے کی طرف بھی توجہ دیں۔ خاص طور پر جن کا یہاں قیام ہے وہ اس ماحول کو پاکیزہ تر کرنے کی کوشش کرتے چلے جائیں۔ اپنی حالتوں میں بہتری پیدا کرنے کی کوشش کریں اور جو صبح سے لے کر شام تک آتے ہیں ان کا بھی فرض ہے کہ اس مقصد کو پورا کرنے والے بنیں جو جلسے کا مقصد ہے اور وہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس کے رسول ﷺ کی محبت دل میں بڑھائی جائے۔ اور یہ بہت بڑا کام ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے سپرد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی محبت ہمارے دلوں پر غالب آجائے۔ اگر جلسے میں شامل ہونے والے اس مقصد کو سامنے رکھ کر اس کے حصول کی بھرپور کوشش کریں گے تو سمجھیں آپ نے اپنے مقصد کو پالیا، جلسے میں آنے کا مقصد پورا ہوگیا اور پھر رہائش اور کھانا تو ضمنی چیزیں بن جائیں گی۔ اصل مقصد یہ ہوگا کہ ہم نے اپنی روحانی حالت کو بہتر سے بہتر کرنا ہے، اس کو ترقی دینی ہے۔ اگر یہ حاصل ہوگیا تو جیسا کہ مَیں نے کہا جلسے پر آنے کے مقصد کو پالیا۔
(الفضل انٹرنیشنل 23؍اگست 2019ء صفحہ 5 تا 8)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس بابرکت جلسہ میں شامل ہونے کی خاص تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''لازم ہے کہ اس جلسے پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پروانہ کریں''۔
(اشتہار 7؍دسمبر 1892ء، مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 341)

جلسہ سالانہ میں شرکت بہت سی برکات اور روحانی فوائد لئے ہوئے ہے۔ اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربّانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے۔ اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا۔ جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ اَرحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان کو بخشے اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے۔ وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوکر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے۔ اور روشناسی ہوکر آپس میں رشتہ تودّد وتعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔ اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا۔ اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی...... اور روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو ان شاءاللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔
(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 352-351)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

''آپ لوگوں میں سے کوئی فرد یہ خیال نہ کرے کہ یہاں آنا معمولی بات ہے اور یہ مجلس دنیا کی مجالس کی طرح معمولی مجلس ہے، کیونکہ یہ خیال کرنے والا شخص خدا تعالیٰ کے وعدوں پر ایمان نہیں رکھتا اور وہ مومن نہیں ہو سکتا جو یہ یقین نہ رکھے کہ ہم یہاں نئی زمین اور نیا آسمان بنانے کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ یاد رکھو تم وہ بیج ہو جس سے ایسا عظیم الشان درخت اُگنے والا ہے جس کے سایہ میں تمام دُنیا آرام پائے گی۔ تمہارے قلوب وہ زمین ہے جس سے خدا تعالیٰ کی مغفرت کا پودا پھوٹنے والا ہے۔ اگر دنیا یہ بات نہیں دیکھ سکتی تو وہ اندھی ہے اور اگر خدا کے وعدوں کو نہیں سنتی تو بہری ہے۔ مگر تم نے خدا تعالیٰ کے وعدوں کو سنا اور ان کو پورے ہوتے دیکھا تم میں سے ہر فرد جس نے خدا کے مسیح کے ہاتھ پر بیعت کی خواہ براہ راست کی، خواہ خلفاء کے ذریعہ، وہ آدم ہے۔ جس سے آئندہ نئی نسلیں چلیں گی۔ تم خدا کی وہ خاص زمین ہو جس پر اُس کی رحمت کی بارش برسے گی تمہیں خدا تعالیٰ وہ درخت بنائے گا جس کے ساتھ ہر سعید بیٹھے گا اور جو تم کو چھوڑے گا وہ نہ دنیا میں آرام پائے گا نہ آخرت میں''۔ (انوار العلوم جلد 12 صفحہ 548)

ان ایام میں جلسہ کی کارروائی کی طرف توجہ رکھنے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''سب کو متوجہ ہو کر سننا چاہیئے اور پورے غور اور فکر کے ساتھ سنو کیونکہ یہ معاملہ ایمان کا معاملہ ہے۔ اس میں غفلت، سستی اور عدم توجہ بہت بُرے نتیجے پیدا کرتی ہے جو لوگ ایمان میں غفلت سے کام لیتے ہیں اور جب ان کو مخاطب کر کے کچھ بیان کیا جاوے تو غور سے اس کو نہیں سنتے ہیں ان کو بولنے والے کے بیان سے خواہ وہ کیسا ہی اعلیٰ درجہ کا مفید اور مؤثر کیوں نہ ہو کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جن

کی بابت کہا جاتا ہے کہ وہ کان رکھتے ہیں مگر سنتے نہیں۔ دل رکھتے ہیں پر سمجھتے نہیں۔ پس یاد رکھو کہ جو کچھ بیان کیا جاوے اسے توجہ اور بڑے غور سے سنو کیونکہ جو توجہ سے نہیں سنتا ہے وہ خواہ عرصہ دراز تک فائدہ رساں وجود کی صحبت میں رہے اسے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا''۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 142-143۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''کوشش کرنی چاہیے کہ جلسے کی کارروائی خاموشی اور توجہ سے سنیں اور یہ نہیں کہ بعض تقریریں سنیں اور بعض نہ سنیں۔اس کے بارے میں پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں کہ جلسے میں آ کے بیٹھیں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کو سختی سے ناپسند فرمایا کہ بعض مقررین کی تقریریں سن لی جاتی ہیں اور ان کی شعلہ بیانیوں کو پسند کیا جاتا ہے اور بعض کو نہیں سنا جاتا۔مقررین بڑی محنت سے تقاریر تیار کر رہے ہوتے ہیں۔تمام شاملین کو جلسے کی تمام کارروائی میں شامل ہو کر روحانی اور علمی فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیے''۔(الفضل انٹرنیشنل 18 اگست 2023ء)

جلسہ سالانہ کے اصل مقصد کو حاصل کرنے کی غرض سے جلسہ سالانہ کے آداب کو ملحوظ خاطر رکھنا بھی ضروری ہے۔اس سلسلہ میں چند امور مندرجہ ذیل ہیں:

☆ جلسہ سالانہ کے آغاز سے پہلے یہ ذہن نشین کریں کہ آپ ایک روحانی اجتماع میں شرکت کر رہے ہیں۔

☆ خاص طور پر اجتماع کے آداب کا خیال رکھیں اور جلسہ کی کارروائی کو خاموشی سے سننے کی کوشش کریں۔

☆ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: "نمازوں کے اوقات میں اور جلسہ کے اوقات میں اپنے فون بند کر لیا کریں''۔

☆ جلسہ سالانہ کے دوران جلسہ گاہ مسجد کی حیثیت اختیار کر لیتی ہے۔لہٰذا مسجد کے آداب اور بالخصوص صفائی کا خیال رکھیں۔

اسی طرح آدابِ خلافت کو مدّ نظر رکھنا بے حد ضروری ہے۔

☆ کسی بھی تقریر کے دوران آپس میں گفتگو نہ کریں اور اپنے موبائل فون کا استعمال بھی نہ کریں۔

☆ نماز کے بعد تسبیح میں مشغول رہیں۔حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تشریف لے جانے کے بعد پنڈال سے باہر جائیں۔

☆ سٹیج کی طرف رُخ کر کے بیٹھیں اور پاؤں پھیلا کر نہ بیٹھیں۔

اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ سے وابستہ تمام برکات سے ہمیں وافر حصہ عطا فرمائے۔ہم سب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہشات کو پورا کرنے والے ہوں اور پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تمام نصائح پر عمل کرنے والے ہوں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاء کی دعاؤں کے وارث بنیں، آمین۔

آئے وہ دن کہ ہم جن کی چاہت میں

آئے وہ دن کہ ہم جن کی چاہت میں گنتے تھے دن اپنی تسکینِ جاں کے لئے
پھر وہ چہرے ہویدا ہوئے جن کی یادیں قیامت تھیں قلبِ تپاں کے لئے

پیار کے پھول دل میں سجائے ہوئے، نورِ ایماں کی شمعیں اٹھائے ہوئے
قافلے دُور دیسوں سے آئے ہوئے، غمزدہ اک بدیس آشیاں کے لئے

دیر کے بعد اے دُور کی راہ سے آنے والو! تمہارے قدم کیوں نہ لیں
میری ترسی نگاہیں کہ تھیں منتظر، اِک زمانے سے اِس کارواں کے لئے

پھول تم پر فرشتے نچھاور کریں، اور کشادہ ترقی کی راہیں کریں
آرزوئیں مری جو دُعائیں کریں، رنگ لائیں مِرے میہماں کے لئے

میرے آنسوتمہیں دیں رَمِ زندگی، دور تم سے کریں ہر غمِ زندگی
میہماں کو ملے جو دمِ زندگی، وہی اُمرت بنے میزباں کے لئے

نور کی شاہراہوں پہ آگے بڑھو، سال کے فاصلے لمحوں میں طے کرو
خوں بڑھے میرا تم جو ترقی کرو، قرۃالعین ہو ساربان کے لئے

تم چلے آئے میں نے جو آواز دی، تم کو مولیٰ نے توفیق پرواز دی
پر کریں، پرشکستہ وہ کیا جو پڑے رہ گئے چشمک دشمناں کے لئے

اُن کی چاہت میرا مدعا بن گیا، میرا پیار اُن کی خاطر دُعا بن گیا
بالیقیں اُن کا ساتھی خدا بن گیا، وہ بنائے گئے آسماں کے لئے

حبس کیسا ہے میرے وطن میں جہاں، پا بہ زنجیر ہیں ساری آزادیاں
ہے فقط ایک رستہ جو آزاد ہے، یورشِ سیلِ اشکِ رواں کے لئے

بن کے تسکین خود اُن کے پہلو میں آ، لاڈ کر، دے اُنہیں لوریاں، دل بڑھا
دُور کر بد بلا یا بتا کتنے دن اور ہیں صبر کے امتحاں کے لئے؟

(کلامِ طاہر)

www.jalsasalana.de

ہدایات برائے جلسہ سالانہ جرمنی 2024ء

(مکرم منصور احمد صاحب، ناظم معلومات، جلسہ سالانہ جرمنی)

اس سال جلسہ سالانہ جرمنی بفضلہ تعالیٰ 23 تا 25 اگست 2024ء بمقام Flugplatz Mendig منعقد ہو رہا ہے۔ یہ جگہ سابقہ مقامات سے زیادہ وسیع وعریض ہے۔ یہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی کھلی کھلی تائید ونصرت کا اظہار ہے کہ ہر جلسہ سالانہ پر ہمیں جگہ کی تنگی اور اگلی مرتبہ اس سے بھی زیادہ بڑی اور کھلی جگہ کی ضرورت کا احساس ہوتا ہے۔

Flugplatz Mendig

1914ء میں اس جگہ کی بنیاد بطور ہوائی اڈہ اس وقت رکھی گئی جب جنگ عظیم اوّل شروع ہو چکی تھی اور Mendig میں فوجی نقل وحمل کے لئے ایک اڈے کی ضرورت تھی۔ 1972ء سے یہ جگہ مختلف نوعیت کے کاموں کے لئے استعمال ہو رہی ہے جس میں موٹر گاڑیوں اور لاریوں کی رفتار اور دیگر معاملات کی افادیت پرکھی جاتی ہے۔ اسی طرح بعض شائقین اپنے دو تین سواریوں والے ہوائی جہاز بھی اُڑانے کا شغل کرتے ہیں۔

جلسہ گاہ: اس مرتبہ جلسہ سالانہ کے لئے بڑے شامیانے نصب کئے جائیں گے جس کے نتیجہ میں آواز کے مسائل نہ ہوں گے اور تقاریر بآسانی سنی جاسکیں گی جو جلسہ کا اصل مقصد ہے۔

عمومی معلومات: جلسہ سالانہ کے متعلق معلومات ویب سائٹ www.jalsasalana.de اور ہاٹ لائین 06950688673 پر حاصل کرسکتے ہیں۔

جلسہ سالانہ پر پہنچنے کا ایڈریس درج ذیل ہے:

Flugplatz 56743 Mendig

رجسٹریشن: احباب جماعت کا داخلہ AIMS ID کارڈ کے ذریعہ ہوگا جسے ہمراہ لانا نہ بھولیں۔

غیر از جماعت مہمانان کی شمولیت: ہر سال کی طرح زیر تبلیغ مہمانوں کو جلسہ پر مدعو کرنے کے لئے آپ مندرجہ ذیل ویب سائٹ پر آن لائن اندراج کر سکتے ہیں:

www.jalsasalana.de/anmeldung/

سیکیورٹی: براہِ کرم قیمتی اشیاء ہمراہ نہ لائیں۔ ایسی اشیاء کی حفاظت کے آپ خود ذمہ دار ہوں گے۔ سیکیورٹی نقطہ نظر سے تیز اور نوکیلی اشیاء قینچی، چھری نیز لائٹر وغیرہ اپنی گاڑی ہی میں رکھیں۔ ایسی اشیاء جلسہ گاہ کے اندر لے جانے کی اجازت نہ ہوگی۔

رہائش: جلسہ سالانہ پر سونے کا انتظام نصب کیے گئے بڑے خیموں میں ہوگا۔ رہائش پر محدود تعداد میں گدے (4000 خواتین اور 3000 مردوں کے لئے)

دستیاب ہوں گے جو 10 یورو رہن کے عوض حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ جن کے لئے ممکن ہو اپنا گدا اور موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔ جلسہ پر محدود تعداد میں بستر (رضائی تکیہ چادر) قیمتاً 10 یورو میں دستیاب ہوں گے۔ جو پہلے آیئے پہلے پایئے کے مطابق مہیا کئے جائیں گے۔

پرائیویٹ خیمہ جات اور Caravans: جو احباب جلسہ سالانہ پر اپنے ذاتی خیمہ جات لگانا چاہتے ہیں یا اپنی Wohnwagen لانا چاہتے ہیں ان سے درخواست ہے کہ جلسہ سالانہ کی ویب سائٹ پر موجود فارم پُر کر کے اجازت نامہ حاصل کرلیں۔ خیمہ جات بدھ 21 اگست 2024ء سے پہلے لگانے کی اجازت نہیں ہوگی۔

معذور افراد کے لئے انتظامات: ایسے افراد جو وہیل چیئر استعمال کرتے ہیں ان کے لئے خصوصی انتظامات کئے گئے ہیں۔ مردوں اور خواتین کی جلسہ گاہوں میں داخلہ کے لئے Ramp بنائے گئے ہیں۔ ہر بیت الخلاء کی جگہ پر معذور افراد کے لئے بیت الخلاء مختص کئے گئے ہیں۔

مقام جلسہ پر پہنچنے کا طریق: بذریعہ گاڑی مندرجہ ذیل طریق سے مقام جلسہ پر پہنچا جاسکتا ہے۔ اس سلسلہ میں اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ شہر کی انتظامیہ اور پولیس کی طرف سے ہدایت ہے کہ صرف Kruft کا Ausfahrt/Exit ہی لیں۔ آپ کو Autobahn سے ہی مقام جلسہ کا سائن بورڈ مل جائے گا۔

فرانکفرٹ سے آتے ہوئے: A3 پر Köln کی طرف سفر کریں۔ Ausfahrt 42-Dreieck Dernbach سے A48 پر Koblenz کی طرف جائیں۔ جنکشن 9 پر Köln–Ludwigshafen کی طرف جانے والی سڑک A61 کی طرف مڑیں۔ Ausfahrt 35 Kruft پر اتر کر جلسہ گاہ کے سائن بورڈ کو فالو کریں۔

ہمبرگ سے آتے ہوئے: آٹو بان A1 پر جنوبی سمت میں سفر کریں۔ Köln کے قریب Autobahn A61 جو Koblenz کی طرف لے جاتی ہے مڑیں۔ Ausfahrt 35 Kruft پر اتر کر جلسہ گاہ کے سائن بورڈ کو فالو کریں۔

جنوب سے آتے ہوئے: Autobahn A61 پر Koblenz/Bonn کی طرف سفر کریں۔ Ausfahrt 35 Kruft پر اتر کر جلسہ سالانہ کے سائن بورڈ کے مطابق سفر کریں۔

کولون سے آتے ہوئے: آٹو بان A61 پر جنوبی سمت میں سفر کریں۔ Ausfahrt 35 Kruft پر اتر کر جلسہ گاہ کے سائن بورڈ کے مطابق سفر کریں۔

بذریعہ ٹرین آنے والے Koblenz کے ریلوے اسٹیشن سے 23 نمبر ٹرین لیں جو Mendig اسٹیشن تک پہنچائے گی۔ Mendig اسٹیشن سے مقام جلسہ تک پہنچانے کا انتظام شعبہ ٹرانسپورٹ کی طرف سے ہوگا۔

پارکنگ: پارکنگ کا انتظام مقام جلسہ پر ہی ہوگا جو زنانہ و مردانہ جلسہ گاہ کے بہت نزدیک ہے۔ تاہم معذور، بیمار یا عمر رسیدہ احباب وخواتین کے لئے پارکنگ سے جلسہ گاہ میں داخلہ کی جگہ تک لے جانے کے لئے چھوٹی گاڑیوں کا انتظام بھی ہوگا۔ نیز شعبہ استقبال کے خدام احباب کی مدد کے لئے موجود ہوں گے۔

جلسہ گاہ مستورات

مستورات کے لیے جلسہ کے بڑے پنڈال میں 6 سال اور اس سے زائد عمر کے بچوں کے ساتھ داخلہ ممکن ہوگا۔ کم عمر بچوں والی خواتین کے لئے علیحدہ خیمے نصب کئے گئے ہیں۔ جلسہ سالانہ میں کھانا لے کر جانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ جلسہ سالانہ مستورات کے احاطہ میں پردہ کے پیش نظر تصاویر اتارنا ممنوع ہے۔ جلسہ کی کارروائی اور نمازوں کے دوران ڈیوٹی پر موجود کارکنات کے ساتھ تعاون کی درخواست ہے۔

بچوں والے خیمے: کم عمر یعنی 6 سال تک کے بچوں اور ان کی ماؤں کے لیے دو مخصوص خیمے لگائے گئے ہیں تاکہ مائیں بچوں کے ساتھ سہولت سے جلسہ کی کارروائی سن سکیں۔ Push Chair/Kinderwagen ہال کے باہر مقررہ جگہ پر کھڑا کرنے کی درخواست ہے۔

اعلانات: گم شدہ بچوں کے لئے مرکزی جلسہ سالانہ مستورات میں سے ہی اعلانات کیے جائیں گے۔ تاہم بچوں کو "بچوں والے خیمہ" سے ہی سے وصول کرسکیں گی۔

کنڈر واگن: موسم کی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے بارش اور دھوپ سے بچنے کے لئے کنڈر واگن کا Cover ضرور ہمراہ لائیں۔

چھوٹے بچوں کی نگہداشت: بچوں کے ڈایپر بدلنے کی سہولت کا انتظام بچوں کے خیمہ سے باہر 6 چھوٹے خیموں میں کیا گیا ہے جن میں سے ایک خیمہ معذور بچوں کے لیے بھی مختص کیا گیا ہے۔ جلسہ گاہ کے اندر ڈایپر بدلنے کی سخت ممانعت ہے۔

خصوصی بچوں کے لیے جگہ: مستورات کے احاطہ میں امسال بھی ایک وسیع خیمہ ایسے بچوں کے لئے مختص کیا گیا ہے، جو کسی معذوری کے باعث خصوصی توجہ کے محتاج ہیں۔

شعبہ امانات: شعبہ امانات میں جو سامان آپ جمع کروائیں وہ تھیلوں کی بجائے کسی سوٹ کیس یا بیگ میں ہو۔ سارا سامان ایک بار اچھی طرح پیک کر کے جمع کروائیں اور جو نمبر آپ کو جاری کیا جائے اس کی تصویر بنا کر محفوظ کرلیں۔ بروز اتوار اختتامی اجلاس کے 3 گھنٹے بعد شعبہ امانات بند کر دیا جائے گا اس لیے سامان رکھوانے والی بہنوں سے درخواست ہوگی کہ بروقت سامان لے جائیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس دینی جلسہ پر اپنی شمولیت کو یقینی بنانے اور زیادہ سے زیادہ روحانی ثمرات سمیٹنے کے لئے ابھی سے ذہنی اور عملی طور پر تیاری شروع کر دیں۔ سب احباب سے جلسہ سالانہ جرمنی کی ہر لحاظ سے کامیابی کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔ اور ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جلسہ میں شمولیت اختیار کرنے والوں کے لئے کی گئی دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین۔

Im Namen Allahs, des Gnädigen, des Barmherzigen

Organisationskomitee der 48. Jalsa Salana in Deutschland

Afsar Rabta | Abdullah Wagishauser
0171-5117770

Naib Afsar Rabta | Imran Zaka | 0177-7050884
Nazim Mo'aina | Usman Ahmed | 0152-28451389

Afsar Jalsa Gah | Hafiz Fareed A. Khalid
0171-5318983

- Nazim Büro Jalsa Gah – Talha Tahir – 0151-42424208
- Nazim Presse & Betreuung externe VIP – Dr. M. Dawood Majoka – 0163-3027473
- Nazim Programm – Wasim Ghaffar – 0176-8102461
- Moawin Khasoosi – Muzzaffar Ahmad – 0177-6491580

Naib Afsar Jalsa Gah – Munawar Ahmed – 0177-8594320
- Nazim Auf-/Abbau Jalsa Gah – Masood Awan – 0171-9073453
- Nazim Bühne – Shamshad A. Qamar – 0176-84656680
- Nazim Dekoration Jalsa Gah – Nasir Mahmood Mubashar – 0159-04407988

Naib Afsar Jalsa Gah – Zafar Ahmad Nagi – 0176-83278119
- Nazim Sami Basri – Ahsan Faheem Bhatti – 0174-2150305
- Nazim Nazm-o-Zabt – Said Arif – 0160-1854900
- Nazim Kartenausgabe – Mubarik Mahmood Ch. – 0174-3480424
- Nazim Übersetzung – Toqeer Sohail – 0176-34082100

Afsar Jalsa Salana | Mohammad Ilyas Majoka
0176-10436165

- Nazim Büro Jalsa Salana – Farooq Ahmed Cheema – 0176-56880865
- Nazim Berichtserstattung – Nooruddin Ashraf – 0160-5164450
- Nazim Einkauf – Mohammad Atta-ul-Quddus – 0176-10177945
- Moawin Khasoosi – Usman Ahmed Cheema – 0151-68459323

Naib Afsar Jalsa Salana – Atta-ul-Haleem Ahmad – 0160-5162245
- Nazim Tabligh Gäste – Muhammad Luqman Majoka – 0175-8911255
- Nazim Transport – Sarwar Cheema – 0173-2702519
- Nazim Empfang – Nasir Wagishauser – 0152-33783285
- Nazim Information – Mansoor Ahsan Saeed – 0172-6795260
- Nazim Unterkunft – Naseer Ahmad – 0151-22232319
- Nazim Amanaat – Hafiz Usama Ahmad – 0176-21064189
- Nazim Umumi – Mirza Noman Ahmad – 0162-7972238

Naib Afsar Jalsa Salana – Rashid Arshad Khan – 0159-04259091
- Nazim Aufbau – Nadeem Ahmad – 0173-2032901
- Nazim Abbau – Dr. Rashid Nawaz – 0162-6308687
- Nazim Hazri Nigrani – Hafiz Qudratullah – 0151-68165124
- Nazim Zelte – Taseer Ahmad – 0160-1808225
- Nazim Rhaish Khas – Naeem Ahmad – 0172-9766232
- Nazim Dekoration Jalsa Salana – Usman Ahmad Ghulam – 0177-4425496
- Nazim Rabita Mastoorat – Basheer Ahmad Rehan – 0163-7810709
- Nazim Sanitäranlagen – Nayer Afzaal Ahmad – 0151-66238877

Naib Afsar Jalsa Salana – Ehsan-ul-Haque – 0176-30555451
- Nazim Office Langar – Sheikh Muhammad Imran – 0163-2569837
- Nazim Langar 1 – Mubashir Ahmad Bajwa – 0176-64275003
- Nazim Langar 2 – Mubashir Ahmad – 0178-4049443
- Nazim Auf- u. Abbau Langar – Mohammad Saleem Tahir – 0162-3374416
- Nazim Lager Langar – Ghulam Raza – 0177-4227752
- Nazim Kontrolle Essensqualität – Amir Shahzad Kausar – 0176-87850347
- Nazim Gas-Installation – Rana Attaullah Khan – 0178-5216906
- Nazim Deg Safai – Mubarak Ahmad Chattha – 0176-55869947

Naib Afsar Jalsa Salana – Adeel Abbasi – 0178-9216862
- Nazim Planung & PMO – Adeel Abbasi – 0178-9216862
- Nazim Health & Safety – Dr. Tahir Inam – 0176-76622458
- Nazim IT – Mohammad Ahmad Khan – 0179-4507894
- Nazim AIMS Service – Qasid Ahmad – 0173-5309920
- Nazim Social Media – Ataul Waheed Khan – 0162-6988799
- Nazim Anmeldung – Atif Aleem Idrees – 0176-83050333
- Nazim Strom – Nadeem Rana – 0176-61765221
- Nazim Statistik – Danial-ul-Haque – 0152-52728731

Naib Afsar Jalsa Salana – Malik Sikander Hayat – 0176-21704014
- Nazim Mehman Nawazi – Muhammad Ahsan Saeed – 0152-33582800
- Nazim Bazar – Mubarik Ahmad Shahid – 0176-10008890
- Nazim Reserve 1 – Tariq Mahmood – 0163-8595848
- Nazim Reserve 2 – Afaq Ahmad – 0172-1431447
- Nazim Tarbiyyat – Mahmood Ahmad Malhi – 0172-8948900

Naib Afsar Jalsa Salana – Malik Ibrar ul Haq – 0173-4193153
- Nazim Kommunikation – Mohammad Ahmad – 0177-7485151
- Nazim Medizinische Versorgung – Dr. Wajahat Ahmad Waraich – 0160-8546574
- Nazim Logistik – Fraz Ahmed Kang – 0159-04191005
- Nazim Lager – Iftikhar-ud-Din Saeed – 0151-68414949
- Nazim Mietgeräte – Rashid Mehmood – 0176-61516590
- Nazim Nizafat – Mohammad Shahzad Sidhu – 0176-22300186

Naib Afsar Jalsa Salana – Shahid Imran Ahmed – 0171-7686721
- Nazim Maal – Naveed A. Khalid – 0151-58119576
- Internal Auditor – Misbahuddin Ahmad – 0157-57766529

Afsar Khidmat-e-Khalq | Imtiaz A. Shaheen
0162-3326450

- Nazim Büro Khidmat-e-Khalq – Basalat Ahmad – 0173-8379358
- Nazim Notfall – M. Atif Badar Tschohan – 0173-7921885
- Nazim Hifazat-e-Khas – Faraz Ahmad Khokhar – 0152-29396251

Naib Afsar Khidmat-e-Khalq – Khalil Ahmed – 0176-70661444
- Nazim Sicherheit Bühne (SST) – Abdul Sami Mian – 0160-99672425
- Nazim Sichheit Jalsa Gah (JST) – Hannan Ahmad – 0176-60892389
- Nazim Sicherheit Fahne – Manzoor Ahmad – 0170-1817690

Naib Afsar Khidmat-e-Khalq – Munib Shahid – 0176-10008889
- Nazim Parkbereich 1 – Ansir Aslam – 0173-6701569
- Nazim Parkbereich 2 – Ansar Ahmed – 0172-6299324
- Nazim Verkehr – Hassan Rasheed – 0157-35707542

Naib Afsar Khidmat-e-Khalq – Mashood Ahmad – 0177-8794415
- Nazim Sicherheit Allgemein – Jary Ullah – 0177-3506183
- Nazim Sicherheit Parameter (PST) – Saud Ahmad – 0173-2134928
- Nazim Sicherheit Eingang (EST) – Anees Ahmad – 0177-2497281
- Nazim Khidmat-e-Khalq außerhalb – Ali Imran Zafar – 0177-2911521

Naib Afsar Khidmat-e-Khalq – Sajad Haider Atique – 0178-8284521
- Nazim Sicherheit Bait-us-Sabuh – Umar Aslam – 0160-3239480
- Nazim Parkbereich Bait-us-Sabuh – Nabil Khalid – 0176-7667853
- Nazim Khidmat-e-Khalq Team – Safeer Najam – 0176-84892984

48. Jalsa Salana (Jährliche Versammlung)
Ahmadiyya Muslim Jamaat Deutschland KdöR
23.-25. August 2024
Am Flugplatz 48 - 56743 Mendig

مرتبہ: محمد انیس دیالگڑھی

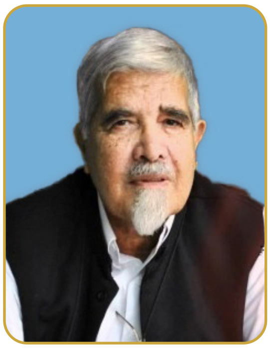

مکرم پرویز پروازی صاحب

پرواز بلند ہے جس کے تخیل کی

احمدیہ جلسوں کی رُوداد مکرم پرویز پروازی صاحب کے قلم سے

مغربی ممالک میں موسمِ گرما جلسوں کا موسم ہوتا ہے جبکہ بھارت، پاکستان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقرر کردہ تاریخوں پر دسمبر کے آخر میں جلسہ منعقد ہوتا ہے۔ اس درمیانی عرصہ میں بھی دنیا کے مختلف ممالک میں جلسے ہوتے رہتے ہیں۔ سال کے آغاز میں جماعت احمدیہ گھانا کا بڑا جلسہ منعقد ہوتا ہے اور پھر پورا سال یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔

کس دن کھلا ہوا درِ پیرِ مغاں نہیں

پاکستان میں 1984ء میں یہ جلسہ بند کر دیا گیا مگر ’’اک دَر بند سو دَر کھلا‘‘ کے مطابق یہ جلسہ ملکوں ملکوں پھیل گیا۔ اب کہاں کہاں بند کریں گے۔

وہ جلسہ جو قادیان یا ربوہ میں منعقد ہوتا تھا۔ سادگی اور فقر کا رنگ لیے ہوئے تھا۔ ہمیں یاد ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرمایا کرتے تھے کہ ربوہ کو غریب دلہن کی طرح سجا دو۔ اور پھر اُسی مسیح الزماںؑ کی پیش گوئی کے مطابق یہ جلسے ماڈرن ائیر کنڈیشنڈ ہالز میں منعقد ہونے لگے۔ اب کی بار جرمنی میں پھر ایک کھلی اور ’’بے ہال‘‘ زمین پر جلسہ منعقد ہوگا جہاں کھلی فضا اور کھلا آسمان میّسر ہوگا جس کا لطف ہی کچھ اَور ہے۔ ابتدائی اور حالیہ جلسوں میں جو فرق ہے وہ بہت سے قلمکاروں نے بیان کیا ہے مگر ڈاکٹر پرویز پروازی مرحوم و مغفور کا رنگ و اندازِ بیاں ایک انفرادیت رکھتا ہے۔ اپنے مضمون جلسہ سالانہ اور آب خورے میں تحریر کرتے ہیں:

’’پاکستان بننے کے بعد سالانہ جلسے میں حاضر ہونے والوں کی تعداد لاکھوں تک پہنچ گئی تھی۔ لاکھوں لوگوں کے قیام و طعام کا بندوبست کرنا کوئی آسان کام نہیں مگر ہوتا تھا، مشکلیں ہوتی تھیں مگر آسان ہوتی چلی جاتی تھیں۔ ایک بار کی بات ہمیں یاد ہے۔ جلسہ پر لاکھوں مہمان حاضر تھے۔ ان کا کھانا تیار کرنے کے لیے ہزاروں کی تعداد میں نانبائی درکار ہوتے ہیں۔ کسی دشمن نے خدا جانے ان نانبائیوں کے کان میں کیا پھونک دیا کہ ان میں سے آدھے لوگ ہڑتال کر کے بیٹھ گئے کہ ہم روٹیاں نہیں پکائیں گے۔ منتظمین کے ہاتھ پاؤں پھول گئے کہ اب کیا ہوگا؟ نانبائی روٹی پکانے سے انکاری ہیں ادھر صبح کاذب کا وقت ہوا چاہتا ہے۔ اب تک نصف سے زیادہ چولہے اور تنور روشن نہیں ہوئے صبح ہاہا کار مچ جائے گی۔ مہمان کیا کریں گے؟ ہزاروں پر نہیں لاکھوں پر نوبت ہے۔ کیا بنے گا؟ ڈرتے ڈرتے مرشد کو خبر کی کہ یہ مسئلہ دَر پیش ہے۔ لاکھوں مہمانوں کے لیے صبح دَم ایک روٹی تو مہیا کرنا ممکن

ہی نہیں۔ مرشد نے پوچھا ایک ایک روٹی مہیا کر سکتے ہو؟ منتظمین نے کہا جی ایک ایک روٹی تو مہیا کی جاسکتی ہے۔ مرشد کی جانب سے اعلان ہوا کہ آج کوئی مہمان ایک سے زیادہ روٹی طلب نہ کرے۔ مہمانوں نے ایک ایک روٹی کھائی اور جلسہ سننے کے لیے چل پڑے۔ کچھ بھی نہیں ہوا۔ شام کے کھانے سے پہلے پہلے نانبائیوں کا مسئلہ حل ہوگیا۔ سب کام اپنے معمول کے مطابق ہونے لگے۔ یہ ابتلا آیا اور گزر گیا۔ ہم ایک قیام گاہ میں مہمانوں کی مہمان نوازی پر متعین تھے۔ اس فرودگاہ میں پنجاب کے اس علاقہ کے مہمان ٹھہرے ہوئے تھے جو دس دس بیس بیس روٹیاں تو بغیر ڈکار لیے کھا جاتے ہیں۔ اس روز صبح ہم نے دیکھا کہ ایک مہمان مہمان نوازی پر مستعد بچوں پر ناراض ہو رہے ہیں۔ ہم نے پوچھا کیا ہوا؟ فرمانے لگے امام کا حکم ہے کہ ایک روٹی کھاؤ اور یہ بچہ مجھے دو روٹیاں دے کر میرے ایمان کو آزما رہا ہے! جہاں مہمان نواز ایسے تھے وہاں مہمان بھی ان سے کم نہیں تھے۔

مہمان نوازی کا ذکر ہوا تو ایک بزرگ یاد آئے جو فیصل آباد کے کسی دور دراز کے علاقہ سے سائیکل پر آیا کرتے تھے۔ بوڑھے آدمی تھے۔ اپنی سائیکل پر بیٹھ جاتے اور چل میرے سائیکل بسم اللہ کہہ کر روانہ ہوجاتے۔ بستی میں وارد ہوتے تو سیدھے وہاں تشریف لاتے جہاں ان کے علاقہ کے لوگ قیام کرتے تھے۔ اتفاق سے کئی برس ہمیں اس علاقہ کے مہمانوں کی مہمان داری کا شرف ملا۔ ہم نے کہا آپ اس سردی میں اتنی دور سے سائیکل پر آتے ہیں! فرمانے لگے دور سے؟ تمہارا کیا مطلب ہے۔ تقسیم ملک سے پہلے مجھے دور جانا پڑتا تھا۔ اب تو اللہ میاں مرکز اور مرشد کے ڈیرہ کو کھینچ کر میرے پاس لے آیا ہے۔ فیصل آباد کون سا دور ہے یہی تین چار دن کا سفر بیس دنوں کا سفر تو نہیں! یہ لوگ اپنے مرشد کی باتیں سننے کو آتے تھے۔ سارا وقت جلسہ میں بیٹھے رہتے۔ اس بستی میں لہو و لعب تو ویسے بھی نہیں ہوتا تھا مگر جلسہ کے دنوں میں تو اس بستی میں روحانی رونقیں بہت ہوتی تھیں۔ درس ہے، تہجد ہے، نمازیں ہیں، جدھر نکل جاؤ اللہ رسول کا ذکر اذکار ہے۔ مگر مولویوں کو یہ سب کچھ ایک آنکھ نہیں بھایا۔ جب تک اس جلسہ پر پابندی نہیں لگوالی، انہیں چین نہیں آیا۔ اب کے برس اس تسبیح کے بکھرے ہوئے دانے جرمنی میں جمع ہوئے۔ پچاس ہزار لوگ تھے۔ یورپ والوں کے لیے یہ عجوبہ تھا کہ لوگ دور دراز سے محض اپنے مرشد کو سننے کے لیے کھچے آرہے ہیں اور جرمنی کے مقامی لوگ عجیب محبّت کے ساتھ ان کی خدمت پر مستعد ہیں۔ مہمانوں کو اپنے گھروں میں ٹھہرا رہے ہیں۔ ان کے کھانے پینے کے سفر حضر کے ذمہ دار ہیں۔ ان لوگوں کا آپس میں کیا رشتہ ہے؟ جرمنی میں تو باپ بھی اپنے بیٹے کو اپنے گھر میں بصد استکراہ ٹھہرنے کی اجازت دیتا ہے یہ کون لوگ ہیں جن کی روایتیں ایسی مہمان نوازی کی اجازت دیتی ہیں؟ جرمنی کے ایک سفیر ہمارے دوست ہیں انہیں باور ہی نہیں آتا کہ پچاس ہزار مہمانوں کو مفت قیام وطعام کی سہولت مہیا کی گئی۔ ہم نے کہا میاں ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے؟ جاؤ اور جاکر کسی مہمان سے پوچھ لو اس نے اپنے قیام وطعام کے لیے اپنے میزبان کو کیا ادائیگی کی ہے؟ وہ بھی پکے اور کھرّے جرمن ہیں۔ ہم سے چھپ کر ایک دو لوگوں سے پوچھ بیٹھے جب لوگوں نے ان کو بتایا کہ لاکھوں مہمانوں کی مہمان داری کرنا ہماری روایت ہے تب انہیں یقین آیا۔ ورنہ ہماری باتوں کو باور کرنے پر وہ تیار نہیں تھے۔

جلسہ کی ڈیوٹیوں کا ذکر کرتے ہوئے مکرم پروازی صاحب مرحوم لکھتے ہیں:

ہمیں بچپن ہی سے جلسہ سالانہ کے موقع پر مہمانوں کی خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ چھوٹے تھے تو صرف پانی پلانے کی خدمت ملتی اس لیے جلسہ سالانہ کے ساتھ ہمارا تعلق آبخوروں کی وجہ سے قائم تھا۔ ذرا بڑے ہوئے تو کھانا پیش کرنے کی خدمت ملنے لگی۔ پیش کرنا کیا؟ ہوتا یہ تھا کہ بالٹی میں سالن اٹھا کر زمین پر بیٹھے ہوئے مہمانوں کی قطار تک پہنچتے اور باری باری ہر ایک کے مٹی کے پیالے میں سالن یا دال جو کچھ بھی ہوتا وہ حصہ رَسدی ڈالتے جاتے۔ ختم ہوجاتا اور مزید کی ضرورت ہوتی تو مہمان پیار سے آواز دیتے کہ بیٹا سالن چاہیے۔ اس خدمت میں اتنا لطف آتا کہ اب تک اس خدمت کو ترستے ہیں۔ روٹیاں تنوروں میں پکتیں اور مہمانوں تک گرما گرم پہنچائی جاتیں۔ لنگر خانہ سے مہمانوں کی فرودگاہوں تک انہیں کیسے لایا جاتا تھا ہمیں اس کے بارہ میں اتنا ہی پتہ ہے ٹوکروں کے ٹوکرے خدام سروں پر اٹھا کر لاتے اور فرودگاہوں کے پاس لاکر رکھ دیتے وہاں سے ہم لوگ جو خورد سال تھے روٹیاں اٹھا اٹھا کر اندر تہ دَر تہ لگا دیتے اور کھانے کے وقت مہمانوں میں تقسیم کرتے۔ کچھ بچے روٹی تقسیم کرتے کچھ سالن۔ جو بہت چھوٹے ہوتے انہیں پانی پلانے کی ڈیوٹی سونپی جاتی۔

جلسہ سالانہ سے بہت پہلے محلوں میں انتظامات شروع ہوجاتے کہ کون کتنے مہمان اپنے گھر ٹھہرا سکتا ہے؟ لوگ باگ بڑے اخلاص کے ساتھ مہمانوں کے لیے اپنے گھروں کو پیش کرتے اور مرکزی تنظیم والوں کو مطلع کر دیتے کہ ہمارے ہاں اتنے کمرے ہیں اور ہم ان کمروں میں سے اتنے کمرے مہمانوں کی خدمت کے لیے پیش کر سکتے ہیں۔ ہمارے اپنے گھر کا عالم یہ تھا کہ ایک بڑا کمرہ تھا اور ایک چھوٹا سا کوٹھڑی نما کمرہ۔ ساتھ میں ایک چھپر سا تھا جسے باورچی خانہ کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ بعد میں سڑک کے رخ ایک کمرہ اور بن گیا جسے ہم لوگ بیٹھک کہا کرتے تھے۔ اس ڈھائی کمرہ والے مکان میں اللہ کے فضل سے ہم، ہمارے امی ابا، ہمارے پھوپھا پھوپھی جی، بھائی جان محمد احمد ہمارے دادا اور دادی سب کی سمائی رہتی تھی۔ جلسہ کے لیے سب لوگ ایک بڑے کمرہ میں سمٹ جاتے۔ بیٹھک ان مہمانوں کے لیے وقف کر دی جاتی جو جماعت کے انتظام کے تحت ہمارے ہاں قیام کے لیے آتے تھے۔ ہمیں یاد ہے مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب کا خاندان ہمارا مہمان ہوتا تھا۔ پھر بابا برکت علی صاحب برما والے بھی آتے رہے۔ یہ مہمان ان مہمانوں کے علاوہ ہوتے تھے جو جلسہ کے موقع پر چنگا بنگیال اور راولپنڈی کے اور علاقوں سے ہمارے ہاں تشریف لاتے۔ بھائی فیض عالم خان چنگوی بھائی ہدایت اللہ بنگوی یہ سب لوگ

اپنے اپنے خاندانوں سمیت آتے اور جلسہ کے دنوں میں خوب رونق رہتی۔ جلسہ گاہ ہمارے گھر سے بالکل قریب پڑتی تھی۔ تعلیم الاسلام کالج کے میدان میں۔ اینٹوں سے عارضی سٹیڈیم سا بنایا جاتا اور تھوڑے تھوڑے فاصلے پر دو دو تین سیڑھیوں والے پشتے بنائے جاتے اور ان پر لکڑی کے بڑے بڑے شہتیر رکھ کر بیٹھنے کی جگہ بنا دی جاتی وہ زمانہ تھا کہ لاؤڈ سپیکر نئے نئے آئے تھے اس لیے ان کا انتظام بھی ہوتا تھا مگر جلسہ گاہ اس طرح بنائی جاتی تھی کہ لاؤڈ سپیکر کے بغیر بھی آواز سب لوگوں تک پہنچ جائے۔ اس زمانہ میں پچاس ساٹھ ہزار آدمیوں تک آواز پہنچانا بڑا کارنامہ سمجھا جاتا تھا اب وہ دن آ گئے ہیں کہ پانچوں براعظموں میں بیک وقت امام کی آواز نشر ہوتی اور پہنچتی ہے۔

اوپر جن باباجی برکت علی برمی کا ذکر ہوا یہ برما کے رہنے والے تھے اور ہمارے اباجب برما میں مبلغ تھے تو ان کی تبلیغ سے احمدی ہوئے تھے۔ اباجی بتایا کرتے تھے کہ مَیں ان سے بہتیرا کہتا کہ امام مہدی کے آنے کے تمام نشان ظاہر ہو چکے مگر ان کی تسلی نہیں ہوتی تھی۔ وہ ہر نشان کو ظاہر میں پورا ہوتا دیکھنا چاہتے تھے کہ ہاتھ اور کان گز گز بھر کے ہو جائیں گے جو کچھ انہوں نے اپنے علماء سے سنا ہوا تھا انہیں بہ صورتِ ظاہر نظر نہیں آتا تھا۔ ابا کہتے ہیں ایک بار وہ رنگون سے کوئی دو تین سو میل کے فاصلہ پر واقع کسی شہر غالباً مانڈلے گئے۔ اباجی کو اللہ تعالیٰ نے تدبیر سجھائی۔ آپ نے انہیں فون کیا اور کہا باباجی میں رنگون سے بات کر رہا ہوں اور صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ کے کان اتنے لمبے ہو گئے ہیں کہ آپ تین سو میل سے میری بات سن رہے ہیں۔ اتنا کہہ کر فون بند کر دیا۔ باباجی نے واپس آتے ہی اباجی کو بلا بھیجا اور بیعت کر لی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد بیان فرماتے ہوئے یہ بھی تحریر فرمایا تھا کہ رُوشناسی ہو کر آپس میں رشتۂ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔ اس رشتۂ تودد کی استواری اور بڑھوتی کا ذکر کرتے ہوئے پروازی صاحب لکھتے ہیں:

’’ہمیں اپنے قیام جاپان کی بات یاد آئی۔ ٹوکیو سے ہمارے جاپان کے امام نے ہمیں بتایا کہ جاپان کی کسی کمپنی نے ڈنمارک کی کسی کمپنی سے مشینری منگوائی ہے اس مشینری کو لگانے کے لیے ایک ہمارے ہم مسلک مسلمان انجینئر آئے ہوئے ہیں وہ اوساکا کی سیر کے لیے آنا چاہتے ہیں کیا آپ انہیں وقت دے سکیں گے؟ ہم نے کہا چشمِ ما روشن دلِ ماشاد! بسم اللہ تشریف لائیں۔ قدم نما وفرود آ کہ خانہ خانۂ تست۔ وہ یورپ کے رہنے والے ہم جنوبی ایشیا کے باشندے! ایک دوسرے کو دیکھا ہے نہ جانتے ہیں۔ وہ تشریف لائے ہم ریلوے سٹیشن پر انہیں لینے کو حاضر تھے۔ ایک ’’السلام علیکم‘‘ کی آواز ابھری اور ساری اجنبیت ختم ہو گئی۔ عشق کی اک جست نے طے کر دیا قصہ تمام! ہم لوگ ایسے ٹوٹ کر ملے جیسے برسوں سے آشنا ہیں۔ اگلے روز ہم نے اپنے جاپانی رفقاء کو اپنے مہمان سے ملانے کے لیے اپنے گھر مدعو کر رکھا تھا۔ ساتھ میں ہماری یونیورسٹی کے ڈینش زبان کے اساتذہ بھی مدعو تھے۔ سب لوگ اس بات پر حیرت کا اظہار کرتے رہے کہ آپ کس رشتۂ اُخوت میں منسلک ہیں؟ ہم نے انہیں سمجھایا کہ یہ رشتہ دنیا کے باقی رشتوں سے زیادہ پائیدار ہے۔

اسی طرح ایک بار پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام جاپان میں کیوتو کے مقام پر ایک کانفرنس میں شرکت کے لیے تشریف لائے۔ ہم نے انہیں اپنی یونیورسٹی میں آنے کی دعوت دی وہ تشریف لائے۔ اب پھر ہمارے رفقاء کو حیران ہونے کا موقع ملا کہ کہاں فزکس کا ایک نابغہ اور کہاں ادب کا ایک ادنیٰ استاد! دونوں میں کیا قدرِ مشترک ہے کہ ایک دوسرے کو یوں جانتے پہچانتے ہیں اور وہ نابغۂ روزگار شخص جس سے ملاقات کا موقع حاصل کرنے کے لیے لوگ سالوں انتظار کھینچتے ہیں۔ اس شخص کی دعوت پر بلا تکلف کھنچا چلا آیا ہے۔ وہ موقع ہماری یونیورسٹی کے لیے واقعی یادگار موقع تھا۔ جب پروفیسر سلام کو نوبل پرائز ملا تو ہمیں مبارکباد کا جو پہلا خط جاپان سے آیا وہ ہمارے انہی وائس چانسلر صاحب کا تھا۔ یہ محبّت کے رشتے یونہی قائم نہیں ہو جاتے ان کے پس پردہ کسی مرشد کی قوتِ قدسی کارفرما ہوتی ہے اور سارے رشتے سارے تعلق اس تعلق کے آگے ہیچ ہو جاتے ہیں۔

مودت کا وہ رشتہ جو مرشد نے اپنے نمونہ سے اپنی جماعت کے اندر قائم کیا تھا اب بھی اسی طرح استوار ہے اور مختلف صورتوں میں ظہور پذیر ہوتا رہتا ہے۔ اچھی روایتیں قائم و دائم رہتی ہیں۔

جلسہ سالانہ

یہ تیری دلکشی اے جلوہ گاہِ حُسن کیا کہنا
جو آتا ہے بصد اخلاص مشتاقانہ آتا ہے

چلے آتے ہیں آنے والے یوں قربان ہونے کو
کہ جیسے شمع پر پروانہ بے تابانہ آتا ہے

تعلق کیا، غرض کیا، واسطہ کیا، ہوشیاروں کو
یہ دیوانوں کی مجلس ہے یہاں دیوانہ آتا ہے

لگا ہے کوچہ دلبر میں دیوانوں کا تانتا سا
کوئی دیوانہ آ پہنچا کوئی دیوانہ آتا ہے

اسیرِعشق ہر کر سب تعلق ٹوٹ جاتے ہیں
جو اس مجلس میں آتا ہے آزادانہ آتا ہے

یہ مجلس ہے کہ ہے دیوانگانِ عشق کا مجمع
جدھر دیکھو نظر دیوانہ ہی دیوانہ آتا ہے

(حضرت مختار احمد شاہجہانپوری صاحبؓ)

(بشکریہ ماہنامہ اخبار احمدیہ جرمنی سالنامہ 1991ء)

جلسہ گاہ میں ایک تعارفی پروگرام

جماعت احمدیہ جرمنی کو 23 تا 25 اگست 2024ء جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ الحمد للہ۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کی روشنی میں کہ کوشش کریں کہ آئندہ جلسہ سالانہ ہال کی بجائے پنڈالوں میں کیا جائے، مناسب جگہ کی تلاش شروع کر دی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے Mendig میں موجود ایک پرانے ائیر پورٹ (فی الوقت ائیر سکول) کی جگہ کرائے پر دستیاب ہو گئی جہاں امسال جلسہ سالانہ منعقد ہو گا۔

مسلمانوں کے اس قدر بڑے اجتماع کے متعلق سن کر نیز عالمی حالات اور بعض شدّت پسند مسلمانوں کی حرکات کی وجہ سے مقامی باشندوں نے شہری انتظامیہ سے اپنے تحفّظات کا اظہار کیا۔ لوگوں کی بے چینی اور پریشانی کو رفع کرنے کے لئے مقامی میئر نے جماعت جرمنی سے درخواست کی کہ جلسہ سالانہ سے قبل مقامی افراد کو جماعت احمدیہ اور جلسہ سالانہ کا تعارف کروایا جائے۔ اس تناظر میں 16 جولائی 2024ء کو شام چھ بجے مقامِ جلسہ گاہ پر ایک معلوماتی پروگرام کا اہتمام کیا گیا۔ نیز اسی ہال میں 17 جولائی کو اسلام و قرآن نمائش لگائی گئی۔

پروگرام کے روز ائیر پورٹ کے ہینگر کو وقارِ عمل کے ذریعہ اسلام و قرآن نمائش کے لئے تیار کیا گیا۔ جس میں جماعت کو بلنس اور Neuwied کے احباب کا خصوصی تعاون حاصل رہا۔ شام 6 بجے جماعت احمدیہ کے تعارف پر مبنی ایک فیچر فلم دکھائی گئی۔ پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم و جرمن ترجمہ سے ہوا جس کی سعادت مکرم حبیب الرحمٰن ناصر صاحب مربی سلسلہ شعبہ تبلیغ کے حصہ آئی۔ مکرم عطاء الوحید خان صاحب اسسٹنٹ نیشنل سیکرٹری تبلیغ نے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور اس پروگرام کی مختصر غرض و غایت بیان کرنے کے بعد مکرم نیشنل امیر صاحب کا تعارف کرواتے ہوئے اسٹیج پر آنے کی دعوت دی۔ مکرم امیر صاحب نے جلسہ سالانہ کی مختصر تاریخ اور جماعت احمدیہ میں اس کی اہمیت اجاگر کی۔

اس کے بعد مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب افسر جلسہ سالانہ نے جلسہ سالانہ کا مجموعی ڈھانچہ ڈیجیٹل نقشے کی مدد سے دکھایا نیز بتایا کہ اس جگہ کو جلسہ کے لئے مارکیز لگا کر تیار کرنے کے لئے تقریباً ایک ماہ کا وقت لگے گا اور ان سب کاموں کی تکمیل کے لئے تقریباً 8 ہزار افراد حصہ لیں گے جو اپنے کاموں سے رُخصت لے کر جلسہ پر طوعی خدمت کرنے آتے ہیں۔ اسی طرح آپ نے بتایا کہ یہ علاقہ قدرتی خوبصورتی اور حسن رکھتا ہے لہٰذا امسال علیحدہ ٹیمیں مقرر کی گئی ہیں تا یہاں موجود چرند پرند ہر لحاظ سے محفوظ رہیں۔

اس کے بعد سوالات کا سلسلہ شروع ہوا۔ مکرم عطاء الوحید خان صاحب نے سوالوں کے جوابات کے لئے مکرم امیر صاحب، مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ اور مکرم عدیل احمد خالد صاحب مربی سلسلہ شعبہ تبلیغ کو اسٹیج پر آنے کی دعوت دی۔ ایک سوال کے جواب میں افسر صاحب جلسہ سالانہ نے بتایا کہ ہماری اپنی سیکیورٹی ہے جو جلسہ گاہ کے اندر اور باہر ڈیوٹی دیتی ہے۔ اگر رَش کی وجہ سے باہر سڑکوں پر ٹریفک کے مسائل سامنے آئے تو ہماری ٹیمیں ضروری اشیاء یعنی پانی وغیرہ اور بچوں کو جوس پیش کریں گی اور ٹریفک کنٹرول کرنے میں مقامی پولیس کی مدد کریں گی۔ اس موقع پر ضلعی پولیس چیف اجازت لے کر کھڑے ہوئے اور کہا کہ میں لمبے عرصہ سے جماعت احمدیہ کو جانتا ہوں اور مختلف مساجد میں پروگراموں میں شامل ہوتا رہا ہوں۔ آج تک جرمنی میں جہاں بھی جماعت احمدیہ نے اپنے جلسہ ہائے سالانہ منعقد کئے ہیں۔ ان علاقوں کی پولیس سے رپورٹ لی گئی ہے اور ہر جگہ سے مثبت رپورٹ ملی ہے۔ اور کوئی بھی ناخوشگوار واقع رپورٹ نہیں ہوا۔

اس پروگرام میں تین میئرز صاحبان، 4 اخباری نمائندوں کے علاوہ تقریباً 35 افراد نے شرکت کی۔ پروگرام کے اختتام پر مہمانوں کے لئے ریفریشمنٹ کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔ اس دوران بھی مقامی احباب گفتگو کرتے رہے اور بہت مثبت الفاظ میں اظہار خیال کیا اور اپنے خدشات دور ہونے کا اعتراف کیا۔ جرمن اخبارات Rhein Zeitung اور Blick Aktuell نے بہت مثبت انداز میں 19 جولائی کی اشاعت میں اس تقریب کے حوالہ سے خبر شائع کی۔

(مکرم صفوان احمد ملک صاحب، شعبہ تبلیغ جرمنی)

Rhein Zeitung

Blick Aktuell

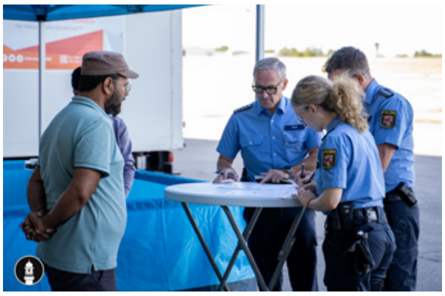

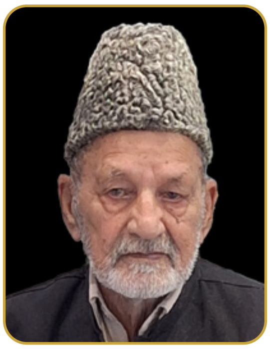

جلسے جو مَیں نے دیکھے

مکرم حکیم نذیر احمد رہان صاحب، ریٹائرڈ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ

میرے والدین تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے اور وہیں 25 مارچ 1930ء کو میری پیدائش ہوئی۔ میرے دادا جان دیندار تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے حسنِ ظن رکھتے تھے۔ قادیان جا کر ملاقات بھی کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دستر خوان پر مسجد مبارک میں آپ کی معیت میں کھانا بھی کھایا۔ آپ روایت کرتے تھے کہ جب دستر خوان پر کھانا کھانے کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معیت میں بیٹھے تو ڈاکیا ایک بیرنگ خط لے کر آ گیا۔ اسے پیسے دے کر خط لیا گیا۔ کھول کر پڑھا گیا تو سارا خط گالیوں سے پُر تھا۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ نبی لادو ہوتا ہے جتنا چاہیں دنیا والے بوجھ ڈال دیں، ایک تو پیسے دیے دوسرے گالیاں ملیں۔ ایک بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام بٹالہ تشریف لائے ہوئے تھے۔ آپ گاؤں کے ایک اہل حدیث بزرگ جنہیں میاں موحد کہا جاتا تھا، کے ہمراہ بٹالہ گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے شرف ملاقات بھی پایا اور ہاتھ بھی دھلوائے لیکن بیعت کرنے کی سعادت آپ نے خلافت اولیٰ میں پائی۔

جلسہ سالانہ میں پہلی بار

ہمارا گاؤں قادیان سے 22 میل کے فاصلہ پر تھا۔ ابا جان مکرم احمد علی صاحب مرحوم مجھے بچپن سے ہی جلسوں پر ساتھ لے کر جاتے تھے۔ ایک مرتبہ مجھے یاد ہے کہ میری عمر شاید 10 سال ہوگی۔ مَیں اپنے ابا جان کے ساتھ قادیان جلسہ سالانہ میں بیٹھا تھا اور غالباً حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تقریر جاری تھی۔ اسی دوران مَیں نے ابّا جان سے کہا کہ مجھے بھوک لگی ہے تو انہوں نے اپنی جیب میں سے ایک اُبلا انڈا نکال کر دیا اور ساتھ کہا کہ ایسی تقاریر چھوڑ کر بھلا کہیں جایا جاتا ہے؟ ابا جان کی دنیاوی تعلیم تو زیادہ نہیں تھی لیکن علمی ذوق تھا۔ اس وجہ سے بھی وہ ان تقاریر کو بڑے انہماک سے سنتے تھے۔ اپنے اسی علمی ذوق کو اپنی نسل میں منتقل کرنے کے لیے مجھے جلسوں میں بہت بچپن سے ساتھ لے جایا کرتے تھے۔ ان کی ہی شدید خواہش کے نتیجہ میں میرے دل میں بھی وقف کرنے کا جذبہ پیدا ہوا۔ جلسہ سالانہ کی برکات میں سے ایک برکت یہ بھی ہے جو مجھے ملی، الحمدللہ۔

پاکستان میں جلسے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کو پاکستان میں ہونے والے اوّلین جلسوں 1948ء میں بمقام لاہور اور 1949ء میں بمقام ربوہ میں شرکت کی توفیق ملی، الحمدللہ۔ ربوہ کے پہلے جلسہ میں تو نہ صرف شمولیت کی سعادت حاصل پائی بلکہ مہمان نوازی کے شعبہ میں ڈیوٹی بھی دی۔ اس سال انتظامات کے لحاظ سے شدید مشکلات کا سامنا تھا۔ عقب ہسپتال والی پہاڑی کے پاس لنگر خانہ تھا اور مہمانوں کی قیام گاہیں جلسہ گاہ کے قریب تھیں جو اس وقت آج کے گرلز ہائی سکول کی جگہ تھی۔ ٹرک پر کھانا آتا تھا جس پر مٹی پڑ جاتی تھی۔ ایک دن رات گئے تک مہمانوں کو کھانا نہ مل سکا اور نہ مَیں نے خود کھایا کہ جب تک مہمانوں کو نہیں ملے گا میں بھی نہیں کھاؤں گا حالانکہ مَیں اپنے کھانے کا انتظام کرسکتا تھا۔ اس سال پینے کے پانی کی بھی بڑی دِقّت تھی کیونکہ ربوہ کا پانی پینے کے قابل نہ تھا۔ حضورؓ نے جلسہ سالانہ کے آغاز میں ایک بار پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر کعبہ کے وقت کی جانے والی پُرسوز دعائیں نہایت رِقّت آمیز رنگ میں پڑھیں۔ یہ جلسہ 15 تا 17 اپریل 1949ء ہوا تھا۔ گرمی کی شدّت میں اضافہ ہو رہا تھا لیکن عشاق ایسی مشکلات کو کب خاطر میں لاتے ہیں۔ کسی بھی فرد کی زبان سے کوئی شکوہ نہیں سنا۔ بلکہ سب شاداں و فرحان نئے مرکز میں ہونے والے پہلے جلسہ میں شمولیت کی سعادت ملنے پر بے حد مسرور تھے۔ مَیں خود بھی ایسے احباب میں شامل تھا۔ کھانے پینے اور آرام کی پروا کیے بغیر عشاق احمدیت جلسے کی برکات سے مستفیض ہوئے اور اپنی جھولیاں ان روحانی زروجواہر سے بھرتے رہے۔

اس کے بعد جلسہ سالانہ میں ہمیشہ ڈیوٹی کی سعادت ملتی رہی۔ ایک دفعہ جبکہ کچا لنگر خانہ تھا اور ریلوے سٹیشن کے بالکل سامنے تھا اس میں ہم تین طلباء جامعہ احمدیہ کی ڈیوٹی تقسیم سالن پر تھی۔ مزدور دیگ لاکر کھڑکی کے سامنے کمرے کے اندر رکھ دیتے اور تقسیم سالن کا منتظم باہر کھڑے کھانا لینے والے احباب سے پرچی لے کر مطلوبہ تعداد کے مطابق سالن ڈال دیتا۔ میرے ساتھ مولانا نورالحق صاحب تنویر اور محترم مولانا منیر احمد عارف صاحب کی بھی تقسیم پر ڈیوٹی تھی۔ اچانک مزدوروں نے دیگیں اٹھانے سے انکار کر دیا کہ مزدوری بڑھاؤ تو اٹھائیں گے۔ چند لمحوں کی پریشانی کے بعد میں نے اور محترم نورالحق تنویر صاحب مرحوم نے معروف طریق کے مطابق ڈبل دیگ کندھوں پر اٹھاکر لاکر کھڑکی کے سامنے رکھ لی۔ اسی طرح تین کھڑکیوں کے سامنے دو دو دیگیں رکھ لیں تو مزدوروں نے سابقہ مزدوری پر دیگیں اٹھانی شروع کر دیں۔

ابتداءً ربوہ میں جلسہ سالانہ کے وقت عارضی انتظام کیے جاتے تھے۔ کچی اینٹوں سے بنائی گئی بیرکوں کی چھت پر سرکنڈا وغیرہ ڈال کر ڈھانک دیا جاتا تھا۔ مہمان ان بیرکوں میں قیام کرتے۔ ایک دفعہ زنانہ بیرکوں میں کسی وجہ سے آگ بھڑک اُٹھی جس سے جانی نقصان تو نہ ہوا لیکن عورتوں کے کپڑے اور جوتے وغیرہ جل گئے۔ عورتیں تو بیرکوں سے نکل کر ادھر ادھر ہوگئیں۔ سامان کچھ جل گیا اور کچھ بیرکوں میں رہ گیا۔ بیرکوں میں رہا ہوا سامان دفتر معلومات میں جمع ہونا شروع ہو گیا۔ میری ڈیوٹی بھی اس وقت دفتر معلومات میں تھی۔ ساری رات ہم سامان جمع کر کے مالکان تک پہنچاتے رہے۔ اسی طرح گمشدہ اشیاء ملنے پر اسی دفتر میں جمع ہوتی تھیں جو لاؤڈ سپیکر پر اعلان کر کے مالکوں کو واپس کی جاتی تھیں۔ جن اشیاء کے مالک نہیں ملتے تھے وہ دفتر جلسہ سالانہ میں جمع رکھی جاتی تھیں اور دورانِ سال اخبار الفضل میں ان کا اعلان کیا جاتا۔

جلسہ سالانہ 1953ء کے موقع پر حفاظت کی ڈیوٹی کے لیے منتخب ہوا۔ یہ مخالفت اور شورش کا سال تھا۔ حفاظتی طور پر بڑی احتیاط کی ضرورت تھی۔ چنانچہ جامعہ کے نوجوان اور دوسرے خدام باحسن طریق اس فرض سے سبکدوش ہوئے۔ مجھے رات اور دن میں تین تین گھنٹہ کے لیے قصر خلافت کے گرد حفاظت کی ڈیوٹی دینے کا بھی شرف حاصل ہوا اور حضور کے آمد و رفت کے راستہ پر بھی پہرہ کی سعادت حاصل ہوئی۔ حفاظت کے انچارج اس وقت غالباً جمعدار شیر احمد خان صاحب تھے۔ اسی جلسہ سالانہ میں حضرت مصلح موعودؓ نے وہ معرکہ آرا خطاب فرمایا جو نوبت خانہ کے عنوان سے معروف ہے۔ خطاب کے آخر پر حضورؓ نے پُرشوکت الفاظ میں فرمایا:

’’اب خدا کی نوبت جوش میں آئی ہے اور تم کو، ہاں تم کو، ہاں تم کو، خداتعالیٰ نے پھر اس نوبت خانہ کی ضرب سپرد کی ہے۔ اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو!!! ایک دفعہ پھر اس نوبت کو اس زور سے بجاؤ کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں‘‘۔

اس جلسہ میں حاضری کی سعادت ملی تھی اور مجھے حضورؒ کی یہ تقریر اور یہ پُرجلال الفاظ اپنے کانوں سے سننے اچھی طرح سے یاد ہیں۔حضورؒ کا یہ جلسہ سالانہ کے آخری دن کا خطاب تھا۔اس وقت ربوہ میں بے حساب گرد وغبار ہوتا تھا۔ کچھ لوگ جو اپنی گاڑیوں پر آئے تھے ان کی گاڑیوں سے بہت گرد اڑتی تھی جس سے عام لوگ متاثر ہوتے تھے۔ چنانچہ ایسے لوگوں کو بھی حضورؒ نے آہستہ گاڑیاں چلانے کی طرف توجہ دلائی جس کا خاطرخواہ نتیجہ نکلا اور کچھ منتظمین نے بھی چھڑکاؤ کا انتظام کیا جس سے لوگوں کو اس مشکل سے آرام مل سکا۔

جلسہ سالانہ جرمنی 2001ء

2001ء میں جلسہ انگلستان کی بجائے جرمنی میں ہوا کیونکہ انگلستان میں Foot&Mouth بیماری کی وبا پھیلی ہوئی تھی۔ اب گویا مرکزی وفد نے بھی انگلستان کی بجائے جرمنی جانا تھا۔ چنانچہ امیر صاحب مقامی کی اجازت سے مَیں بھی مرکزی وفد کے ساتھ لاہور پہنچ گیا اور رات کو دارالذکر لاہور قیام کیا۔علی الصبح ساتھیوں سمیت ناشتہ کرکے ایئرپورٹ کے لیے روانگی ہوئی۔ دس گھنٹے کی پرواز کے بعد فرانکفرٹ پہنچ گئے۔ اس سفر کی سب سے اہم چیز جلسہ سالانہ میں شمولیت اور بعدازاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے ملاقات کی سعادت تھی اور مَیں شکر کے جذبات سے لبریز تھا کہ وہ غریب وبے کس جس کے پاس والد صاحب کی وفات کے بعد گاؤں سے ربوہ پہنچنے کے لیے پانچ روپے کرایہ نہیں تھا آج اللہ کے فضل ہی نہیں بلکہ افضال سے ہوا کے دوش پر سوار ہوکر جرمنی پہنچ گیا تھا اور امام وقت سے ملاقات کی سعادت پا رہا تھا۔

جلسہ سالانہ من ہائیم کے ایک بہت بڑے ہال میں منعقد ہوا۔ رضاکاران نے نہایت عمدگی سے تمام انتظامات مکمل کیے اور جلسہ سالانہ پر آنے والوں کو راحت وآرام پہنچانے کی کوشش کی۔ جلسہ پر پاکستان کے مختلف علاقوں سے گئے ہوئے بہت سے احباب سے ملاقات کا موقع ملا۔ برادرم مولانا عبدالباسط صاحب اور مولانا منیرالدین احمد صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔ عزیزم رشید احمد ابن مولانا عبدالباسط صاحب سے بھی ملنے کا موقع مل گیا۔جلسہ کے بعد حضورؒ سے عزیزم رفیق احمد اور میری ملاقات ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

جلسہ سالانہ 2001ء میں میری بھانجی عزیزہ اختر درانی نیشنل صدر لجنہ جرمنی تھی اور بہو اور بھانجی عزیزہ بشریٰ ریحانہ بھی نیشنل عاملہ لجنہ کی ممبر تھی۔ جلسہ میں نائب منتظمہ زنانہ جلسہ گاہ کے طور پر خدمت بجالارہی تھی۔ جلسہ سالانہ میں حضورؒ کی تقریر سے قبل قرآن مجید کی تلاوت میری نواسی عزیزہ شاہدہ نسیم صبا بنت خالدحسین خادم صاحب نے کی تھی۔ میرے بیٹے عزیزم رفیق احمد، بشیر احمد اور داماد خالدحسین خادم تینوں ہی مختلف اہم ڈیوٹیوں پر متعین تھے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

جلسہ سالانہ ہالینڈ میں شرکت

2007ء میں جلسہ سالانہ ہالینڈ میں شمولیت اختیار کی اور حضور انور ایدہ اللہ کی زیارت سے مستفیض ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ مزید برآں میرے مدرسہ احمدیہ کے کلاس فیلو برادرم عبدالحکیم اکمل صاحب سابق مبلغ ہالینڈ مرحوم کے بیٹوں سے ملاقات ہوئی۔ اکمل صاحب کی فیملی ہالینڈ میں ہی بس گئی ہے۔ آپ کے بیٹے بڑی مسرت اور بشاشت سے ملے اور میرے ساتھ باتیں کرتے رہے۔

نیز برادرم عبدالحمید صاحب مرحوم ساکن محراب پور ضلع نوابشاہ کے دو بیٹوں سے بھی ملاقات ہوگئی وہ بھی ہالینڈ میں بس گئے ہیں۔ نن سپیٹ کی مسجد بھی دیکھی۔ میرے سمدھی برادرم فضل کریم صاحب مرحوم کے دو بیٹے عزیزم سعید احمد صاحب اور فرید احمد صاحب سے بھی ملنے کا موقع مل گیا۔ اسی طرح مکرم ومحترم امیر صاحب ہالینڈ اور مربی سلسلہ مکرم حامد کریم صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔

2008ء میں بھی جلسہ سالانہ ہالینڈ میں شرکت کی توفیق ملی۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی جلسہ سے خطاب فرمانے والے تھے۔ عزیزم خالد حسین خادم، امۃ القیوم اور بعض اور احباب بھی جلسہ میں شمولیت کے لیے تیار ہوگئے۔ خاکسار اور اہلیہ بھی ان کے ساتھ چل پڑے۔ چنانچہ ہالینڈ پہنچ کر نماز ظہر کے وقت میں اور خالدحسین خادم نماز ظہر وعصر سے قبل مسجد میں اگلی صف میں امام سے کچھ فاصلہ پر بیٹھ گئے۔ اتنے میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز کے لیے تشریف لائے جس سے حضور کی بخوبی زیارت ہوگئی۔نمازوں کے بعد جلسہ میں شریک ہوئے، خطابات سنے۔

2018ء ہم اپنی بیٹی اور داماد مکرم عبدالحمید طاہر صاحب مربی سلسلہ کے پاس گھانا چلے گئے۔ وہاں بھی جلسہ سالانہ میں شمولیت کی توفیق ملی۔ وہاں احمدیوں کا اخلاص اور نظم و ضبط مثالی تھا۔سفید رنگ میں ملبوس شاملین ایک نہایت خوبصورت منظر پیش کر رہے تھے۔ گھانا کی مختلف سماجی و سیاسی شخصیات نے اس جلسہ میں شرکت کی۔

2020ء میں جرمنی مستقل منتقل ہونے کے بعد یہاں جلسوں میں شمولیت کی توفیق ملی۔ جن میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارشوں کو برستے دیکھنے کا موقع ملتا رہا۔ ان آرام دہ اور وسیع جلسوں کو دیکھ کر ابتدائی مشکلات سے لے کر اب تک کی سہولتوں اور انتظامات تک کا سفر آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔ وہ زمانہ بھی دیکھا کہ جلسوں پر بجلی میسر نہ ہوتی تھی اور موم بتیاں جلاکر جلسہ کی تقاریر کے مسودے اور رپورٹس تیار ہو رہی ہوتی تھیں۔ جلسہ پر آواز پہنچانے کے مسائل ہوتے تھے۔ پھر لاؤڈ سپیکر کی سہولت پیدا ہوگئی۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ربوہ سے ہجرت کے بعد آڈیو ویڈیو کیسٹس کا زمانہ اور اس کے بعد ایم ٹی اے کی سہولت سے دنیا بھر میں براہِ راست جلسوں میں شامل ہونے کی سعادت مل رہی ہے۔ مزید یہ کہ سوشل میڈیا کے ذریعہ دنیا بھر کے جلسوں میں شامل ہونے کی سہولت میسر آچکی ہے۔ میں بھی حضرت مسیح موعودؑ کے الہام وَسِّعْ مَكَانَكَ کو پورا ہونے کا شاہد ہوں، الحمدللہ۔ باوجود مشکلات اور مخالفتوں کے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیے گئے وعدوں کو پورا فرمایا۔ جلسہ سالانہ کی وسعت بھی انہی وعدوں کے پورا ہونے کا ثبوت ہے۔

Photo: WDR

ایک احمدی خاتون صحافی کی عدالتی کامیابی

فرانکفرٹ کی ایک علاقائی عدالت نے احمدی خاتون صحافی اور Hessen براڈ کاسٹنگ کونسل کی رکن محترمہ خولہ مریم ہیوبش صاحبہ کی طرف سے دائرکردہ ”سنگین ہتک عزت'' کے ایک مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے BILD اخبار اور Axel Springer Deutschland GmbH کے خلاف حکم امتناعی جاری کیا ہے۔

مؤرخہ 29 اپریل 2024ء کو ایک ٹیلیویژن پروگرام ''Hart Aber Fair'' میں محترمہ خولہ صاحبہ نے نہایت جرأت و دلیری کے ساتھ شرق اوسط میں ہونے والے مظالم کی مذمت کی تو موصوفہ کو BILD اخبار میں شائع ہونے والے پانچ مختلف مضامین میں بار بار ”اسلامی شدّت پسند'' قرار دیا گیا اور آزاد جمہوری ریاست کی مخالف کے طور پر پیش کیا گیا۔ ٹی وی پروگرام میں محترمہ نے محض اس بات کی نشاندہی کی تھی کہ شریعت اور خلافت جیسی اسلامی اصطلاحات کو سیاسی لڑائی کے لئے غلط رنگ میں استعمال کرنا نامناسب ہے۔ وہ خود ایک اسلامی اصلاحی جماعت یعنی احمدیہ مسلم جماعت سے تعلق رکھتی ہیں جس کی قیادت ایک خلیفہ، روحانی پیشوا کے طور پر کر رہے ہیں اور اسلامی ریاستوں میں اس جماعت پر سخت ظلم کیا جاتا ہے۔ مذکورہ نشریات میں محترمہ خولہ صاحبہ نے شریعت کی وضاحت پیش کی اور بتایا کہ شریعت پُرامن معاشرہ کی ضامن ہے اور مسلمانوں کو جرمن دستور پر عمل کرنے کی تلقین کرتی ہے۔ لہٰذا جرمن دستور کے ساتھ کوئی تضاد نہیں رکھتی۔

BILD اخبار کے اس افسوسناک طرز عمل پر مکرمہ خولہ ہیوبش صاحبہ کو مجبوراً عدالت سے رجوع کرنا پڑا۔ فریقین کا موقف سننے کے بعد فرانکفرٹ کی علاقائی عدالت نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ BILD کے غیر قانونی بیانات نے محترمہ Hübsch کے شخصی حقوق کو نقصان پہنچایا ہے اور اس ”سنگین ہتک عزت“ کی وجہ سے درخواست میں پیش کردہ تمام نکات پر Axel Springer Deutschland GmbH کے خلاف حکم امتناعی جاری کرتے ہوئے عدالت نے قرار دیا ہے کہ ”مدعیہ ہرگز آزاد جمہوری ریاست کے خاتمے کا مطالبہ نہیں کر رہی''۔ اس کے ساتھ ہی BILD کی طرف سے منسوب کردہ الفاظ کو عدالت نے ہتک آمیز اور قابل مذمت قرار دیا ہے۔ تین ججوں پر مشتمل عدالت نے اپنے تفصیلی فیصلہ میں لکھا ہے کہ “ Bild اخبار کی متنازعہ رپورٹنگ شخصی حقوق کی سنگین خلاف ورزی ہے جس کا مدعیہ کی سماجی اور پیشہ ورانہ ترقی پر خاصا اثر پڑے گا''۔ عدالت نے یہ بھی قرار دیا کہ محترمہ ہیوبش کے بیانات کو ”محض مختصر اور سیاق و سباق سے ہٹ کر پیش کیا گیا''جبکہ محترمہ ہیوبش نے ''Hart Aber Fair'' کے پروگرام میں ریاست اور مذہب کو علیحدہ رکھنے اور جرمنی کے دستور اور قانون کی عملداری کی واضح طور پر حمایت کی ہے۔

مزید برآں عدالت نے لکھا کہ محتاط صحافت محترمہ ہیوبش صاحبہ کی غیر قانونی اور ہتک آمیز تصویر کشی کی اجازت نہیں دیتی۔ موصوفہ کے خلاف مہم کا واضح طور پر مقصد صرف ان کے خیالات کو بدنام کرنا اور ان پر ناقابل قبول عقائد کا الزام لگا کر ان کے صحافتی کام کو نقصان پہنچانا تھا۔ ایسی کوششیں آزادی اظہار رائے کے تحت ہرگز نہیں آتیں۔

عدالتی فیصلے کے تعمیل طلب حصے میں مدعا علیہان [Axel Springer Deutschland GmbH] کو پابند کیا گیا ہے کہ محترمہ خولہ ہیوبش صاحبہ کے لئے استعمال کئے گئے ”اسلامی شدّت پسند“ اور ” آزاد جمہوری بنیادی نظم ریاست کے خاتمہ کی آرزو مند خاتون“ کے الفاظ واپس لے۔ خلاف ورزی کی صورت میں جرمانہ (زیادہ سے زیادہ دو لاکھ پچاس ہزار یورو) عائد کیا جاسکتا ہے، عدم ادائیگی کی صورت میں چھ ماہ تک قید کی سزا بھگتنی ہوگی۔

مکرمہ خولہ صاحبہ کی طرف سے جماعت احمدیہ جرمنی کے مشیر قانونی و صدر احمدیہ وکلاء ایسوسی ایشن جرمنی مکرم ڈاکٹر نوید منصور صاحب نے مقدمہ دائر کیا تھا اور اس کی بہترین رنگ میں پیروی کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو دشمن کے ہر شر سے محفوظ رکھے اور جرأت و دلیری کے ساتھ ہر محاذ پر اسلام کا دفاع کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

پہلا جلسہ سالانہ جرمنی

منعقدہ 28 دسمبر 1975ء بمقام مسجد فضل عمر ہمبرگ

جماعت احمدیہ جرمنی کا پہلا جلسہ سالانہ 28 دسمبر 1975ء کو مسجد فضل عمر ہمبرگ میں منعقد ہوا۔ اس تاریخی جلسہ کے بعض شرکاء سے مجلس ادارت اخبار احمدیہ جرمنی نے رابطہ کر کے اس یادگار جلسہ کی یادیں تازہ کیں، جو آج وسیع و عریض انتظامات کے ساتھ ہونے والے جلسہ ہائے سالانہ کا نقطہ آغاز ہیں۔ یہ وہی وقت تھا جب پاکستان میں جماعت احمدیہ کو سیاسی اغراض کے لئے ناٹ مسلم قرار دیئے جانے کے بعد خوشی کے شادیانے بجائے جا رہے تھے اور جماعت احمدیہ کو مختلف قانونی و آہنی سلاسل میں جکڑا جا رہا تھا۔ ان حالات میں جرمنی میں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کا آغاز نہایت معمولی انتظامات کے ساتھ ہوتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے سائے تلے یہ جلسہ اس قدر ترقی کر جاتا ہے کہ جرمنی کے بڑے بڑے ہال شاملین جلسہ سے چھلک پڑتے ہیں۔ حاضری 70 افراد سے 45 ہزار سے تجاوز کر جاتی ہے تو اس کا بجٹ چند مارکوں سے کئی ملین یورو تک جا پہنچتا ہے، فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

تاثرات معلوم کرنے کے لئے جلسہ جرمنی کے اوّلین منتظم اعلیٰ مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب (مبلغ سلسلہ) سے مکرم عرفان احمد خان صاحب نے گفتگو کرتے ہوئے پوچھا کہ جرمنی کا پہلا جلسہ سالانہ 1975ء میں ہمبرگ میں ہوا جہاں آپ بطور مبلغ سلسلہ تعینات تھے۔ اس جلسہ کے انعقاد کا خیال آپ کو کیونکر آیا؟

جواب: مَیں 1974ء میں جرمنی آیا اور میری تعیناتی ہمبرگ میں ہوئی۔ اسی سال پاکستان کی قومی اسمبلی نے احمدیوں کو ناٹ مسلم قرار دینے کا احمقانہ فیصلہ کیا جس کے بعد احمدیوں میں ملک سے ہجرت کر جانے کا رُجحان پیدا ہوا۔ شروع میں لوگ فرانکفرٹ آتے تھے۔ جب مقامی شہری انتظامیہ نے لوگوں کو Zirndorf جہاں Bundesamt für Migration und Flüchtlinge ہے، بھجوانا شروع کر دیا تو دوستوں نے ہمبرگ جا کر آباد ہونے کو ترجیح دی۔ پھر Zirndorf جانے والوں کو جرمنی کے مختلف شہروں میں بھجوایا جانے لگا۔ ہم سب لوگ جس ماحول سے آئے تھے وہاں احباب کا جماعت سے رابطہ رکھنا گویا ان کی سرشت میں شامل تھا۔ اس وقت کوئی ایسی تقسیم نہیں تھی کہ کون کون سے شہر کے احباب کس مشن کے تحت ہوں گے۔ اس وقت دو ہی مشن تھے ایک ہمبرگ اور دوسرا فرانکفرٹ۔ 1977ء میں پہلی بار میں نے بطور امیر و مشنری انچارج تقسیم کی کہ پوسٹ کوڈ ایک ہزار سے چار ہزار تک کے شہروں والے احمدی احباب ہمبرگ مشن کے تحت ہوں گے اور باقی پانچ سے آٹھ ہزار تک فرانکفرٹ مشن سے رابطہ رکھیں گے۔ اس طرح جو لوگ جرمنی میں مقیم احباب جماعت اپنے اپنے متعلقہ مشن سے باقاعدہ رابطہ میں ہو گئے۔ احباب سے رابطہ رکھنے کے لئے ایک سرکلر کا بھی اجراء کیا جسے ضرورت کے مطابق شائع کیا جاتا۔ اس کے علاوہ میں احباب سے ملنے ان کے پاس بھی جایا کرتا۔ اس دوران مَیں نے محسوس کیا کہ تربیتی نقطۂ نظر سے لوگوں کو اکٹھا کیا جائے۔ جلسہ سالانہ کا بڑا مقصد جماعت کی روحانی تربیت ہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس غرض کے تحت جلسہ سالانہ کا آغاز فرمایا تھا اس کو مدّنظر رکھتے

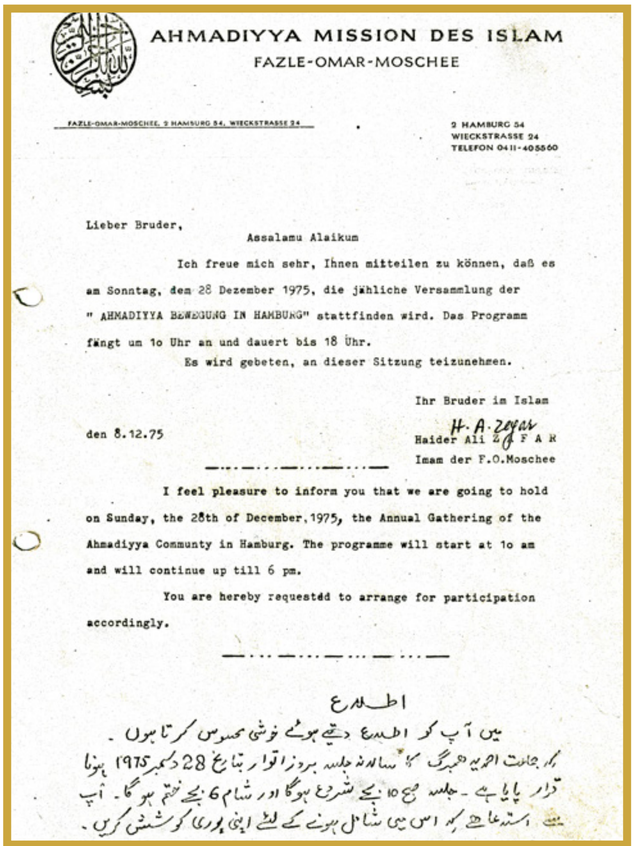

AHMADIYYA MISSION DES ISLAM
FAZLE-OMAR-MOSCHEE

FAZLE-OMAR-MOSCHEE, 2 HAMBURG 54, WIECKSTRASSE 24

2 HAMBURG 54
WIECKSTRASSE 24
TELEFON 0411-405560

Lieber Bruder,

Assalamu Alaikum

Ich freue mich sehr, Ihnen mitteilen zu können, daß es am Sonntag, dem 28 Dezember 1975, die jähliche Versammlung der " AHMADIYYA BEWEGUNG IN HAMBURG" stattfinden wird. Das Programm fängt um 10 Uhr an und dauert bis 18 Uhr.

Es wird gebeten, an dieser Sitzung teizunehmen.

Ihr Bruder im Islam

den 8.12.75

H. A. Zafar
Haider Ali ZAFAR
Imam der F.O.Moschee

I feel pleasure to inform you that we are going to hold on Sunday, the 28th of December, 1975, the Annual Gathering of the Ahmadiyya Communty in Hamburg. The programme will start at 10 am and will continue up till 6 pm.

You are hereby requestdd to arrange for participation accordingly.

اطلاع

میں آپ کو اطلاع دیتے ہوئے خوشی محسوس کرتا ہوں۔ کہ جماعت احمدیہ ہمبرگ کا سالانہ جلسہ بروز اتوار بتاریخ 28 دسمبر 1975 ہونا قرار پایا ہے۔ جلسہ صبح ۱۰ بجے شروع ہوگا اور شام 6 بجے ختم ہوگا۔ آپ سے استدعا ہے کہ اس میں شامل ہونے کے لئے اپنی پوری کوشش کریں۔

پہلے جلسہ سالانہ جرمنی 1975ء کا دعوت نامہ

ہوئے ہمبرگ مشن کی سطح پر اس کا آغاز کیا گیا تھا۔احباب جماعت کو ہم اُن کے گھروں اور جماعتوں میں جاکر ملتے اور تحریک کرتے کہ ہم سب بھی باہمی محبّت واخوت کا رشتہ مضبوط کرنے اور اللہ اور رسول کی باتیں سننے کے لیے اپنے مشن ہاؤس میں جمع ہوں۔ اُس وقت اس کا نام جلسہ سالانہ ہمبرگ رکھا گیا۔جس کی امیر و مبلغ انچارج مکرم مولانا فضل الٰہی انوری صاحب سے باقاعدہ اجازت لی۔ جلسہ کی افتتاحی اور اختتامی تقریر انہوں نے ہی کی۔افتتاحی اجلاس میں تلاوت کی سعادت مکرم رائے قمر احمد صاحب کو حاصل ہوئی۔ یہ ایک روزہ جلسہ تھا۔جس میں تقاریر کے علاوہ علمی مقابلہ جات بھی ہوئے اور انعامات بھی دیے گئے۔ اس میں ہمبرگ کے علاوہ جو اَب مجھے یاد رہ گیا ہے Bassum, Düsseldorf, Bremen, Wesel, Dülmen, Schermbeck, Dormagen سے لوگ آئے تھے۔ اور بھی جگہوں سے آئے ہوں گے۔ ڈنمارک سے ڈینش احمدی Mr. Svend Hansen اور مکرم شوکت صاحب بھی تشریف لائے تھے۔مقررین میں انڈونیشیا کے جناب Adang Suhendar صاحب (انڈونیشیا) کے کمرشل اتاشی) اور گھانا کے کلیم اڈے بایو صاحب (Kaleem Adebayo) جو ہمبرگ یونیورسٹی میں زیرِ تعلیم تھے، بھی شامل تھے۔ مذکورہ ڈینش احمدی تو ہمارے مہمان مقرر تھے۔

سوال: شروع کے سالانہ جلسے ہمبرگ میں منعقد ہوئے۔ ان میں سے کون سے جلسے آپ کو کروانے کی توفیق ملی اور ابتدائی انتظامی ڈھانچہ کیا تھا؟

جواب: ایک احمدی کا جلسہ سالانہ سے تعلق لڑکپن سے قائم ہو جاتا ہے۔ اب تو ایم ٹی اے کی بدولت آپ جلسہ کا ہی حصہ بن جاتے ہیں لیکن پہلے آپ جلسہ میں شامل نہ بھی ہوسکیں پھر بھی جلسہ کا ذکر، جلسہ کی روئیداد کسی نہ کسی طرح آپ کے کانوں تک پہنچ ہی جاتی تھی۔ اس طرح جلسہ کے ساتھ ایک قلبی تعلق زندگی کے سفر کے ساتھ ہی شروع ہو جاتا ہے۔ مَیں نے بھی 8 سال کی عمر میں اپنے والد صاحب مرحوم مکرم چودھری رستم علی صاحب اور چودھری عبدالمومن کا ٹھگڑھی صاحب کو ناصر آباد اسٹیٹ سے ربوہ جلسہ پر جاتے اور واپسی پر کِنّوں، مالٹے اور تبرک لاتے دیکھا۔ مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جرمنی آنے سے پہلے گیارہ جلسہ ہائے سالانہ میں شرکت کی توفیق ملی، ڈیوٹیاں بھی دیں، قادیان کے جلسہ میں بھی شرکت کی سعادت ملی۔ یہاں آئے تو دیگر ممالک سے آنے والے رسائل خصوصاً انگلستان سے آنے والے بلیٹن میں جلسہ سالانہ کا ذکر ہوتا۔ 1975ء میں پہلا جلسہ ہوا۔ 1976ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ علیہ جرمنی تشریف لائے تو اس بابرکت موقع پر احباب جمع ہوئے۔ اس لئے اس سال کا جلسہ 1977ء کے جنوری میں کیا گیا اور تیسرا جلسہ دسمبر 1977ء میں منعقد ہوا۔ ان تینوں جلسہ ہائے سالانہ کی عمومی نگرانی مجھے کرنے کی توفیق ملی۔ 1978ء کا جلسہ بھی ہمبرگ میں ہوا لیکن اُس وقت مکرم لئیق احمد منیر صاحب یہاں مشنری تھے۔ 1975ء سے ہی جلسہ سالانہ پر مہمان خصوصی کو بلانے کا رواج پڑا۔ دوسرے جلسہ سالانہ پر بھی ڈنمارک سے Mr. Kamal Ahmad Krogh کو بلایا اور تیسرے جلسہ پر میں نے مکرم نور احمد بولستاد صاحب (ناروے) کو بحیثیت مہمان مقرر جلسہ پر مدعو کیا۔ اخبار احمدیہ کا باقاعدہ اجراء بھی 1977ء کے جلسہ سے ہوا جس میں جلسہ کی تفصیلات شائع کی گئیں۔ جہاں تک انتظامی ڈھانچہ کا تعلق ہے ضیافت کا شعبہ تو پہلے جلسہ سے ہی کام کر رہا تھا۔ البتہ جلسہ سالانہ کے انداز پر 1976ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی آمد کے موقع پر ڈیوٹیاں لگائی گئیں اور ڈیوٹی چارٹ بھی تیار کیا گیا۔ حضور نے جب انتظامی امور کے بارے میں دریافت فرمایا تو وہی چارٹ پیش کر دیا گیا۔ لوگوں کی رہائش گھروں کے علاوہ Pension میں کی گئی۔

اس پہلے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے ہمبرگ میں موجود بعض احباب کے ساتھ گفتگو کرنے کے لئے مکرم سیّد افتخار احمد صاحب رُکن مجلس ادارت مؤرخہ 29 جون 2024ء کو مسجد فضل عمر ہمبرگ پہنچے جہاں احباب کے ساتھ ایک مختصر سی نشست کی اور جلسہ کے بارہ میں ان سے باری باری گفتگو ہوئی اور ان کی یادیں ریکارڈ کی گئیں۔ اس گفتگو کے دوران احباب ایک دوسرے کو جلسہ کے دوران ہونے والے مختلف واقعات یاد کراتے رہے جس سے بہت سی معلومات جمع ہو گئیں، الحمدللہ۔

سب سے پہلے مکرم ممتاز احمد بٹ صاحب نے بتایا کہ وہ نومبر 1975ء میں جرمنی آئے اور اگلے ہی مہینہ جلسہ ہوا۔ اس موقع پر ان کی ڈیوٹی رجسٹریشن پر لگائی گئی تھی اور انہوں نے ہی تمام شاملین جلسہ کی فہرست تیار کی تھی جو اس وقت ہمارے ریکارڈ میں محفوظ ہے۔ اس فہرست کے آخر پر ان کے دستخط بھی موجود ہیں۔ قریباً 63 احباب

کی اس فہرست کے علاوہ بھی بعض احباب جلسہ میں شامل ہوئے تھے جن کی نشاندہی اس مجلس میں موجود احباب نے کی لیکن ان کے نام کسی وجہ سے لکھنے سے رہ گئے تھے۔

مکرم بٹ صاحب نے بتایا کہ جلسہ کی انہیں بہت خوشی ہوئی تھی اور یہ تھوڑے سے احباب بھی بہت زیادہ لگتے تھے کیونکہ یہاں کبھی اتنا بڑا اجتماع ہوا ہی نہیں تھا۔ اور یہ تو وہم و گمان بھی نہ تھا کہ یہ جلسہ کبھی اتنا بڑا بھی ہو جائے گا کہ ہزاروں کی تعداد میں احباب جمع ہوں گے۔

مکرم خواجہ حمید احمد صاحب نے بتایا کہ انہیں اس جلسہ کی کوئی بات یاد نہیں ہے سوائے اس کے کہ کھانا مکرم خورشید احمد صاحب کی Ente گاڑی میں آیا تھا جسے وہ خود چلا رہے تھے۔

مکرم خواجہ عبدالجلیل بٹ صاحب نے بتایا کہ وہ نومبر 1974ء میں جرمنی آئے تھے۔ اگلے سال 28دسمبر 1975ء کو جلسہ ہوا تو اس روز خوب برف پڑی ہوئی تھی۔ مہمان خصوصی ڈنمارک سے آئے ہوئے مکرم سوین ہینسن صاحب تھے۔ باقاعدہ ڈیوٹیوں کا نظام نہیں تھا، سب مل جل کر کام کر رہے تھے، بہت اچھا دوستانہ ماحول تھا۔ کھانا ہم ایک فرم جس میں چند احمدی کام کرتے تھے میں تیار کر کے لائے تھے۔ ہم نے اپنی فرم کے مالک سے بات کی تو اس نے بخوشی ہمیں کھانا بنانے کی اجازت دے دی۔ چنانچہ ہم سامان خرید کر لائے اور فرم کے کچن میں آلو گوشت اور زردہ بنایا۔ حاضری 70 کے قریب تھی اور ہم نے یہاں پہلی مرتبہ مسجد میں اتنے زیادہ لوگ دیکھے تھے جن میں بہت جوش خروش تھا۔ اس ایک روزہ جلسہ میں چند تقاریر ہوئی تھی جبکہ بعد کے جلسوں پر کھیلیں بھی ہوتی رہیں۔

مکرم نصیر الدین بٹ صاحب نے بتایا کہ وہ مکرم عبدالجلیل بٹ صاحب کے ساتھ ساتھ ہی تھے۔

مکرم حبیب احمد عمر صاحب نے بتایا کہ وہ اس تاریخی جلسہ میں شامل ضرور تھے مگر یادداشت میں بس یہی محفوظ ہے کہ مکرم مولانا فضل الٰہی انوری صاحب آئے تھے، مکرم حیدر علی ظفر صاحب انتظامات کر رہے تھے اور سب میں غیر معمولی جوش و خروش اور خوشی تھی۔ پاکستان سے آنے کے بعد پہلی مشق تھی، مختصر سے وقت میں اس جلسہ کی منصوبہ بندی ہوئی تھی۔ کوئی خاص ڈیوٹی میرے ذمہ نہ تھی۔ پاکستان کا بڑا جلسہ ذہن میں تھا اور اس کے مقابلہ پر یہ کچھ بھی نہ تھا لیکن یہ احساس ضرور تھا کہ یہاں بھی جلسہ کی طرز پر کچھ ہونا چاہیئے تاہم یہ کبھی سوچا نہ تھا کہ ایک دن یہ اتنا بڑا جلسہ بن جائے گا۔ اس جلسہ سے ایک دوسرے سے ملنے کا جذبہ پیدا ہوا، ہر ایک میں اخلاص تھا، محبّت و اپنائیت تھی۔

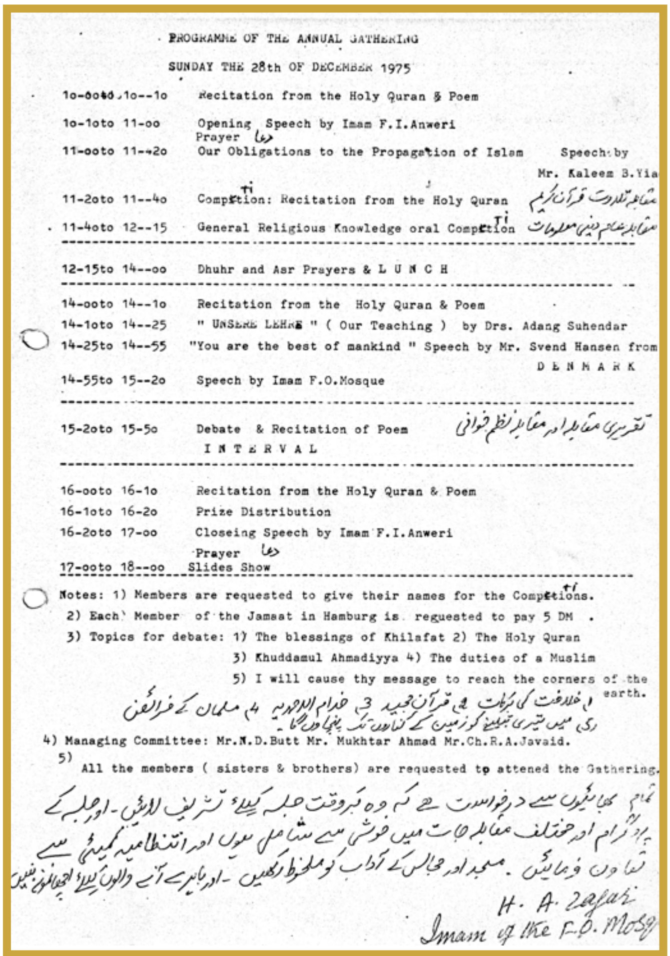

PROGRAMME OF THE ANNUAL GATHERING

SUNDAY THE 28th OF DECEMBER 1975

10-00to 10--10	Recitation from the Holy Quran & Poem
10-10to 11-00	Opening Speech by Imam F.I.Anweri Prayer دعا
11-00to 11--20	Our Obligations to the Propagation of Islam Speech by Mr. Kaleem B.Yia
11-20to 11--40	Competion: Recitation from the Holy Quran مقابلہ تلاوت قرآن کریم
11-40to 12--15	General Religious Knowledge oral Competion مقابلہ علم دینی معلومات
12-15to 14--00	Dhuhr and Asr Prayers & L U N C H
14-00to 14--10	Recitation from the Holy Quran & Poem
14-10to 14--25	" UNSERE LEHRE " (Our Teaching) by Drs. Adang Suhendar
14-25to 14--55	"You are the best of mankind " Speech by Mr. Svend Hansen from D E N M A R K
14-55to 15--20	Speech by Imam F.O.Mosque
15-20to 15-50	Debate & Recitation of Poem تقریری مقابلہ اور مقابلہ نظم خوانی I N T E R V A L
16-00to 16-10	Recitation from the Holy Quran & Poem
16-10to 16-20	Prize Distribution
16-20to 17-00	Closeing Speech by Imam F.I.Anweri Prayer دعا
17-00to 18--00	Slides Show

Notes: 1) Members are requested to give their names for the Competions.
2) Each Member of the Jamaat in Hamburg is requested to pay 5 DM .
3) Topics for debate: 1) The blessings of Khilafat 2) The Holy Quran 3) Khuddamul Ahmadiyya 4) The duties of a Muslim 5) I will cause thy message to reach the corners of the earth.
۱) خلافت کی برکات ۲) قرآن مجید ۳) خدام الاحمدیہ ۴) مسلمان کے فرائض
۵) میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔
4) Managing Committee: Mr.N.D.Butt Mr. Mukhtar Ahmad Mr.Ch.R.A.Javaid.
5) All the members (sisters & brothers) are requested to attened the Gathering.
تمام بھائیوں سے درخواست ہے کہ وہ بروقت جلسہ کیلئے تشریف لائیں۔ اور جلسہ کے پروگرام اور مختلف مقابلہ جات میں خوشی سے شامل ہوں اور انتظامیہ کمیٹی سے تعاون فرمائیں۔ مسجد اور مجالس کے آداب کو ملحوظ رکھیں۔ اور باہر سے آنے والوں کیلئے اچھا نمونہ بنیں

H. A. Zafar
Imam of the F.O. Mosq

پہلے جلسہ سالانہ جرمنی 1975ء کا پروگرام

اس جلسہ میں چھوٹی چھوٹی تقریریں ہوئی تھیں۔ کھانا کھانے کا انتظام مسجد کے پچھلے حصّے میں ہی کیا گیا تھا۔ کھانا بہت اچھا بنایا گیا تھا۔ غرضیکہ بہت یادگار جلسہ تھا۔

مکرم بہادر خان کھوکھر صاحب نے بتایا کہ میں کولون کے قریبی علاقہ ڈورماگن میں رہتا تھا اور وہاں سے جلسہ میں شامل ہونے کے لئے ہمبرگ آیا تھا۔ میری ڈیوٹی رپورٹنگ پر لگائی گئی تھی۔ اسی طرح جلسہ کے دوران اعلانات بھی میں ہی کرتا تھا۔ خاص طور پر ربوہ کے شعبہ استقبال کی طرز پر جلسہ کے لئے تشریف لانے والے مہمانوں کو بار بار خوش آمدید کہتا۔ جلسہ کی کارروائی کے بارہ میں انہوں نے بتایا کہ ایک اجلاس میں تلاوت قرآن کریم مکرم ملک شریف احمد صاحب مرحوم نے کی تھی۔ نظم مکرم مبشر چیمہ صاحب مرحوم نے پڑھی اور تقاریر مکرم انوری صاحب، مکرم حیدر علی ظفر صاحب اور مکرم ہینسن صاحب نے کی تھیں۔ رہائش کا انتظام مسجد میں ہی تھا تاہم جن کے رشتہ دار یہاں رہتے تھے وہ ان کے گھروں میں چلے گئے تھے۔ اس بات کی بہت خوشی تھی کہ جلسہ میں اتنے لوگ شامل ہو رہے ہیں۔

مکرم فضل الرحمٰن انور صاحب فضلی نے بتایا کہ انہیں جلسہ کی کارروائی کے بارے میں تو یاد نہیں تاہم یہ ضرور یاد ہے کہ ہم نے کئی دن پہلے سے اس جلسہ کی تیاری شروع کر دی تھی اور ہر روز مسجد آ کر وقارِعمل کرتے۔ اسی دوران کھانے کا سوال سامنے آیا تو کسی نے مشورہ دیا کہ مسجد میں ہی تیار کرنا چاہیئے۔ اس کے لئے دیگچی اور چولہے کی ضرورت تھی جو ہمارے پاس نہ تھا۔ ایک صاحب کی ڈیوٹی لگائی گئی کہ وہ اس کی قیمت پتا کر کے آئے، اس نے پتا کر کے جو قیمت بتائی وہ ہمبرگ مشن کے بجٹ سے کہیں زیادہ تھی، اس لئے یہ خیال ترک کر دیا گیا۔ اسی دوران اس فرم سے کھانا پکوانے کا خیال آیا جس میں ہمارے کئی احمدی دوست کام کرتے تھے۔ انہوں نے فرم کے مالک سے پوچھا تو اس نے بخوشی اجازت دے دی۔ اس فرم کا نام KATZ تھا اور اس کا مالک Herr Mannfred Heidorn تھا۔ فجزاہ اللہ۔

موصوف نے مزید بتایا کہ جب اس فرم سے کھانا آرہا تھا تو مسجد کے قریب پہنچ کر کھانا لانے والی گاڑی کو ایک حادثہ پیش آگیا، کسی دوسری گاڑی نے ٹکر ماردی جس سے اس کا ایک پہیہ نکل گیا۔ اس موقع پر مکرم خواجہ حمید احمد صاحب وہیں کہیں تھے اور انہوں نے یہ منظر خود دیکھا۔ بہرحال اس حادثہ کی خبر مسجد آکر کسی نے دی تو ہر ایک کو تشویش ہونا ایک طبعی امر تھا۔ اس موقع پر مَیں نے دیکھا کہ فوری طور پر مکرم مولانا حیدر علی صاحب ظفر نے دفتر کا دروازہ بند کر کے جائے نماز بچھالیا اور نفل شروع کر دیئے، چند منٹ میں اطلاع آئی کہ گاڑی کا زیادہ نقصان نہیں ہوا اور کھانا بھی ضائع ہونے سے محفوظ رہا ہے اور مسجد میں بھی پہنچ گیا تو سب نے سکون کا سانس لیا۔

موصوف نے بتایا کہ ہمسایوں کی طرف سے کسی قسم کا کوئی منفی ردِّعمل نہ ہوا تھا۔ بلکہ اس زمانہ میں کسی کو کسی سے کوئی سروکار ہی نہ ہوتا تھا۔ جس کی وجہ سے ہمیں کبھی کوئی تنگی یا مشکل ہمسایوں کی طرف سے نہ ہوئی، الحمدللہ۔

ان دوستوں کے علاوہ اگر کوئی مزید احباب جرمنی کے اس پہلے جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے ہوں تو ان سے درخواست ہے کہ اپنی یادداشتیں لکھ کر اخبار احمدیہ جرمنی کو بجھوائیں، جزاک اللہ۔

پہلے جلسہ سالانہ جرمنی کے شاملین کی فہرست

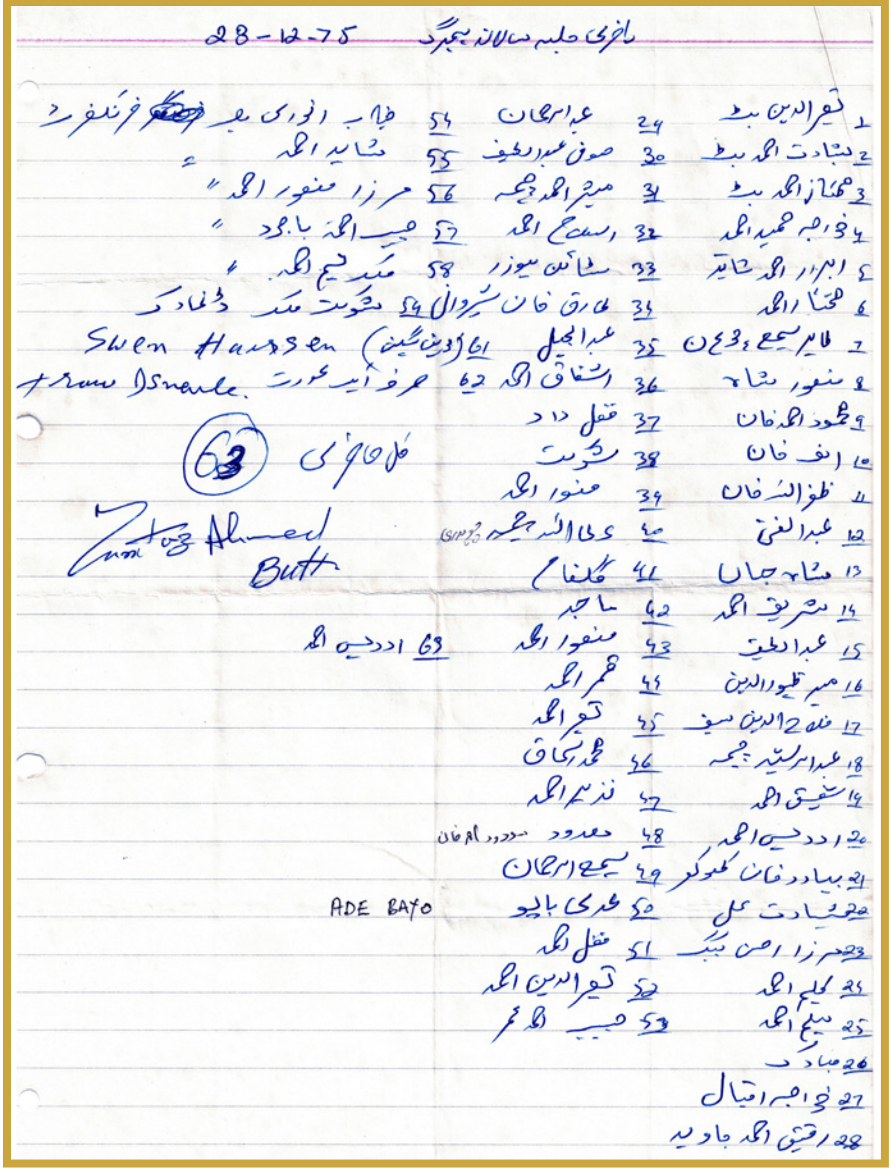

حاضری جلسہ سالانہ ہیمبرگ 28-12-75

1 نصیر الدین بٹ
2 شہادت احمد بٹ
3 ممتاز احمد بٹ
4 خواجہ حمید احمد
5 ابرار احمد شاہد
6 مختار احمد
7 طاہر سمیع خان
8 منور شاہ
9 محمود احمد خان
10 انور خان
11 ظفر اللہ خان
12 عبدالغنی
13 مشاہد جان
14 شریف احمد
15 عبداللطیف
16 میر ظہور الدین
17 صلاح الدین سیف
18 عبدالرشید چیمہ
19 شفیق احمد
20 ادریس احمد
21 بہادر خان کھوکھر
22 شہادت علی
23 مرزا احسن بیگ
24 کلیم احمد
25 سلیم احمد
26 عباد
27 خواجہ اقبال
28 رفیق احمد جاوید
29 عبدالرحمان
30 صوفی عبداللطیف
31 منیر احمد چیمہ
32 مسیح احمد
33 سائن سیوزر
34 طارق خان شیروانی
35 عبدالجلیل
36 اشفاق احمد
37 فضل داد
38 شوکت
39 منور احمد
40 عطاء اللہ چیمہ
41 گلفام
42 ساجد
43 منصور احمد
44 عمر احمد
45 نصیر احمد
46 محمد اسحاق
47 نذیر احمد
48 محمود
49 سمیع الرحمان
50 مجدی بایو ADE BAYO
51 فضل احمد
52 نصیر الدین احمد
53 حبیب احمد عمر
54 طاہر انوری بمعہ فرزند
55 شاہد احمد
56 مرزا منور احمد
57 حبیب احمد باجوہ
58 متین احمد
59 شوکت ملک ڈنمارک
61 (ڈینش) Swen Hanssen
62 عرف ایک عورت Frau Israele
63 ادریس احمد

کل حاضری 63

Mumtaz Ahmed Butt

پہلے جلسہ سالانہ جرمنی کے چند شاملین دائیں سے بائیں: مکرم مختار احمد صاحب، مکرم بہادر خان کھوکھر صاحب، مکرم خواجہ حمید احمد صاحب، مکرم لئیق احمد منیر صاحب (چوتھے جلسہ کے منتظم)، مکرم ممتاز احمد بٹ صاحب، مکرم عبدالجلیل عباد صاحب، مکرم ادریس احمد صاحب، مکرم حبیب احمد عمر صاحب، مکرم نصیر الدین بٹ صاحب

انٹرویو: مدبّر احمد خان

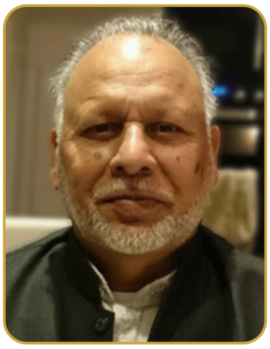

جماعتِ احمدیہ جرمنی کے ایک جفاکش دیرینہ خادم

مکرم عبدالسمیع عارف صاحب کے ساتھ مکالمہ

ہمارے قارئین نے یقیناً جلسہ ہائے سالانہ جرمنی کے اسٹیج پر مختلف خوبصورت مصنوعات دیکھی ہوں گی، مثلاً ڈائس، میز، منارۃ المسیح اور اسی طرح کی اور تزئینی اشیاء۔ خاص طور پر وہ منارۃ المسیح کا ماڈل جس سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے صد سالہ جوبلی کے موقع پر جلسہ سالانہ جرمنی سے خطاب فرمایا تھا۔ آج ہم آپ کا تعارف اس شخصیت سے کرانا چاہتے ہیں جس کا دستِ ہنر یہ نمونے تخلیق کرتا ہے۔ ہماری مراد مکرم عبدالسمیع عارف صاحب سے ہے، جو اس وقت گروس گیراؤ میں مقیم ہیں۔

آپ کے دادا حضرت محمد دین صاحبؓ پنجاب کے ایک گاؤں بھوئے سے تعلق رکھتے تھے۔ جب آپ کو خبر ہوئی کہ قادیان میں ایک شخص نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو آپ اپنے گاؤں سے پیدل چلے اور کچھ دن پیدل راستہ طے کر کے قادیان پہنچے۔ چند دن قادیان میں قیام کرنے کے بعد آپ نے بیعت کا شرف حاصل کیا اور کچھ برس بعد آپؓ قادیان ہی میں آ بسے۔ حضرت محمد دین صاحبؓ کی وفات 95 سال کی عمر میں ربوہ میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آمین۔

عبدالسمیع صاحب کے والد صاحب کا نام ٹھیکے دار عبدالرحیم صاحب تھا اور ”ٹال والے“ کے نام سے معروف تھے۔

تقسیمِ ہند کے بعد یہ خاندان ربوہ میں آباد ہو گیا۔ مکرم عبدالسمیع عارف صاحب 14 اگست 1948ء کو ربوہ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم ربوہ سے ہی حاصل کی اور میٹرک کے بعد لاہور آباد ہو گئے۔ لاہور میں آپ نے اپنی پیشہ ورانہ زندگی کا آغاز کیا۔

جرمنی میں عبدالسمیع عارف صاحب جماعتی خدمات میں پیش پیش رہے، چاہے وہ مصنوعات کی تیاری ہو یا مساجد اور دفاتر میں وقارِ عمل۔ بالخصوص صنعتی کاموں میں آپ نے بہت محنت کے ساتھ کام کیا مثلاً مختلف مساجد کی لائبریریز، لکڑی کی بنی ہوئی دیدہ زیب محرابیں، ڈائس اور میز، جلسہ ہائے سالانہ کے لیے جوتے رکھنے کے شیلف، حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استعمال میں آنے والی لکڑی کی قیمتی کرسیاں، میز اور ڈائس، دفاتر کی تیاریاں، ناصر باغ میں وقارِ عمل اور ایم ٹی اے جرمنی کے اسٹوڈیوز کی تیاری۔

اب آپ کی خدمت میں ہم عبدالسمیع عارف صاحب سے کیے گئے مکالمے کے چیدہ ٹکڑے پیش کرتے ہیں۔

اخبار: ربوہ کے دور کی آپ کے ذہن میں کچھ یادیں ہوں گی۔ کچھ اس کا ذکر فرمائیں۔

عبدالسمیع صاحب: مجھے دو ایک بہت دل چسپ واقعات بہت اچھی طرح یاد ہیں۔

صد سالہ جشن تشکر 1989ء کے موقع پر بنائے جانے والے منارۃ المسیح سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ خطاب فرما رہے ہیں

ربوہ میں ابتدائی طور پر زمین خریدنے والوں میں میرے والد صاحب بھی تھے۔ ہم لاہور میں مقیم تھے۔ جب حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ) نے اعلان کیا کہ مَیں نے خواب میں جگہ دیکھی ہے کہ پہاڑیوں کے درمیان ایک جگہ ہے اور وہاں ہم اپنا مرکز بنائیں گے۔ تو ابا جی کہتے ہیں کہ اسی وقت مَیں پچاس روپے نکالے اور حضور سے عرض کی کہ یہ میری طرف سے آبادی میں رکھ لیں۔ تو حضورؓ نے اسی وقت سیکرٹری آبادی سے کہا کہ مستری عبدالرحیم کی رسید کاٹ دیں۔ یوں جو تیسرا پلاٹ ربوہ میں الاٹ ہوا وہ ہمارے ابا جی کا پلاٹ تھا۔ میرے ابا جی کافی عرصہ امورِ عامہ کے سیکرٹری رہے ربوہ میں۔ اور پھر لاہور گئے تو وہاں امام مسجد بھی رہے۔

ایک اور لطف کی بات ہے۔ کہ جب میں چار یا پانچ سال کا تھا تو میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ساتھ ایک وقارِعمل میں شرکت کی تھی۔ ربوہ کے سٹیشن کی دوسری طرف، جو لیڈیز کالج ہے، وہاں ہر سال بارشوں سے بڑی بڑی کھائیاں بن جایا کرتی تھیں۔ میرے ابا جی مجھے بھی انگلی پکڑ کے لے گئے۔ میں چھوٹا سا تھا۔ تو میں نے دیکھا کہ حضور بھی تشریف لائے ہیں اور آپ نے اپنی پگڑی اتاری اور فرمایا "مَیں بھی ٹوکری اُٹھاؤں گا"۔ لوگ کہنے لگے کہ حضور! آپ ٹوکری نہ اُٹھائیں، ہم اُٹھائیں گے۔ تو حضورؓ نے فرمایا کہ "اگر میں نہیں اُٹھاؤں گا تو میرے ناظر کیسے اٹھائیں گے"۔ یہ الفاظ مجھے آج بھی اس طرح یاد ہیں، جیسے میں نے ابھی سنے ہوں۔

اخبار: اب کچھ اپنی تعلیمی اور عملی زندگی کے بارے میں بتائیے۔

سمیع صاحب: 1965ء میں مَیں نے ربوہ سے میٹرک پاس کیا اور 66ء میں لاہور چلا گیا۔ اور 1966ء میں ہی شادی ہوگئی۔ لاہور میں مَیں نے لکڑی کا کام کیا۔ اپنے والد صاحب سے یہ کام سیکھا تھا۔ 1976ء میں سعودیہ (عرب) چلا گیا۔ وہاں بھی یہی کام کرتا رہا۔

اخبار: پھر آپ کے جرمنی آنے کا کیا سبب بنا؟

سمیع صاحب: جب میں 84ء میں عرب سے واپس پاکستان آیا تو اس وقت ایک دوست اور ان کی والدہ کے قائل کرنے پر مَیں نے دوستوں کے ساتھ سویڈن جانے کا ارادہ کر لیا۔ سویڈن میں اصول یہ تھا کہ چھ سے آٹھ ہفتے میں وہ فیصلہ کر دیتے تھے کہ رکھنا ہے یا واپس بھیجنا ہے۔ ہمارے آٹھ نو مہینے گزر گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بھی تحقیق کروانی شروع کی۔ معلوم یہ ہوا کہ سکینڈینوین چرچ احمدیوں کے کیسز کو روکنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ہم نے کچھ کوششیں کیں اور اس کے بعد حضورؒ کا ارشاد ہوا کہ اب جرمنی چلے جاؤ۔ تو ہم جرمنی آ گئے۔ Malmo سے ایک فیری کے ذریعے ڈنمارک پہنچے اور بذریعہ ہوائی جہاز جرمنی پہنچ گئے۔ اس وقت میرا بیٹا ساتھ تھا، خالد ندیم عارف۔ ہم ہمبرگ مسجد پہنچے۔ اس وقت لئیق احمد منیر صاحب وہاں امام اور مربی سلسلہ تھے۔ انہوں نے ہماری بہت خاطر تواضع کی۔ ہم زیادہ تر ان دنوں مسجد میں رہا کرتے تھے۔ کچھ نہ کچھ کام کر لیا کرتے تھے۔ دو تین ماہ کا وقت تھا۔

اخبار: پھر اسائلم کا کیس Soltau میں مقرر ہوا۔ اور آپ وہاں منتقل ہو گئے۔ اور وہیں آپ کا روزگار اور جماعتی خدمت کے سلسلے کا بھی آغاز ہوگیا؟

سمیع صاحب: جی، بچے اور اہلیہ بھی آ گئے ایک سال بعد۔ Soltau شہر میں ہمارا قیام ہو گیا۔ یہ شہر ہمبرگ اور ہانوور کے درمیان ہے۔ وہاں میں نے ایک کمپنی میں کام کرنا شروع کیا جو دروازے اور کھڑکیاں بناتی تھی۔ وہیں ایک دن میں نے ایک مشین کے لیے ایک ایسا پرزہ بنایا جس کی مدد سے دروازے کی چوکھٹیں کاٹنے کا کام جو پہلے آدھ گھنٹے میں ہوتا تھا، اب دو منٹ میں ہونے لگ

دائیں سے بائیں: مکرم عبدالسمیع عارف صاحب، حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ، عزیزم آصف ندیم عارف، عزیزہ عائشہ، عزیزہ فائزہ (درمیان میں)

گیا۔ ناصر باغ کے دروازے اور کھڑکیاں بھی میں نے وہیں سے بنوائے تھے۔ جس پر مجھے کمپنی نے خاص رعایت دی اور وہاں سے لا کے کھڑکیاں اور دروازے میں نے خود یہاں لگائے۔

اخبار: پھر صد سالہ جوبلی کے لیے آپ نے منارۃ المسیح بنایا تھا۔ تو اس کی تفصیل بتائیے۔

1989ء میں مجھے اللہ تعالیٰ نے توفیق دی منارۃ المسیح بنانے کی۔ اس سے حضورؒ نے جلسے سے خطاب فرمایا تھا۔ تین سال تک وہ جلسہ سالانہ کے لیے استعمال ہوتا رہا۔ مجھے 45 دن ملے تھے اسے بنانے کے لیے۔ میں دن رات اس پر کام کرتا رہا۔ میری بچی اور بیٹوں نے بھی اس میں میری بہت مدد کی۔ اور الحمدللہ وہ بن گیا۔ اس وقت ایک ٹرک ڈرائیور تھے جن کا نام مقصود صاحب تھا، وہ Soltau لینے کے لیے آئے۔ نیند کے باوجود انہوں نے ٹرک چلایا اور ہم یہاں پہنچ گئے۔ یہ منارہ خاصا وزنی تھا، تین چار آدمی اسے کھڑا کر رہے تھے۔ اسی دوران حضورؒ معائنے کے لیے تشریف لے آئے۔ حضورؒ نے منارہ دیکھ کر خوشی کے اظہار کے ساتھ "ویل ڈن، ویل ڈن، ویل ڈن" کہتے ہوئے میری کمر پہ دو تین بار تھپکی دی۔

پھر فرمایا: اس سال بہت سے لوگوں نے منارے بنائے ہیں لیکن یہ منارہ، منارۃ المسیح کے قریب ترین ہے۔ اس بڑے منارے کے ساتھ مَیں نے چار چھوٹے منارے بھی بنائے تھے۔ وہ تقریباً سوا میٹر کے تھے۔ ان میں سے ایک مَیں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو تحفے میں پیش کیا۔ اس وقت میری گود میں میری چھوٹی بچی تھی، چار پانچ سال کی تھی، تب حضورؒ نے خود ایک غبارہ صد سالہ تقریب کی خوشی کا، اس کو پُھلا کے دیا۔ وہ اس نے آج بھی سنبھالا ہوا ہے۔

اخبار: حضرت خلیفہ رابعؒ کے ساتھ آپ کی کوئی یادیں وابستہ ہوں گی۔

سمیع صاحب: ابھی 1989ء کے جلسے کے ہی دن تھے۔ تو مَیں وقارِ عمل کے لیے یہیں تھا، تب مکرم چودھری شریف خالد صاحب نے یہ خوش خبری سنائی کہ حضورؒ ہمبرگ تشریف لے جاتے ہوئے آپ کے گھر ٹھہریں گے اور دوپہر کا کھانا تناول فرمائیں گے۔ مَیں اسی وقت فرانکفرٹ سے دوڑا۔ اور گھر پہنچ کر انتظامات شروع کر دیے۔ حضور تشریف لائے، آپؒ نے دوپہر کا کھانا تناول فرمایا، دو گھنٹے ہمارے گھر کو برکت بخشتے رہے۔ یہ ہمارے سارے خاندان کے لیے ایک بہت ہی انمول یاد ہے۔

اس سے ایک بات یاد آئی۔ میرے چاروں بیٹے Taekwondo سیکھ رہے تھے۔ ہمبرگ میں قیام کے دوران حضورؒ کو کسی طرح علم ہوا تو حضورؒ نے میرے بچوں کو بلا کر اس فن کا مظاہرہ کرنے کو کہا۔ اس طرح دو تین سال میرے بچے حضورؒ کی خدمت میں Taekwondo کرکے دکھاتے رہے۔

اخبار: پھر گروس گیراؤ آپ کب منتقل ہوئے؟

سنہ 1992ء میں ہمیں ویز املا تو کمپنی چھوڑ کر ہم گروس گیراؤ آگئے، تاکہ ہم مرکز کے قریب ہوں۔

اخبار: اس سے پہلے کہ ہم منارۃ المسیح کا جو تازہ ماڈل آپ نے بنایا ہے، اس پر بات کریں۔ چند ایک اپنی ایسی خدمات کا ذکر کیجیے جو آپ کو خاص یاد آتی ہیں۔

سمیع صاحب: سنہ 2000ء میں ہم نے مسجدِ اقصیٰ کا Front بنایا تھا۔ تصویر میں بالکل ایسا ہی لگتا تھا کہ مسجدِ اقصیٰ کھڑی ہوئی ہے۔ یہ ہماری پوری ٹیم ہے۔ اس میں ناصر محمود صاحب ہیں، داؤد سیال صاحب، رشید چیمہ صاحب ہیں، مبشر صاحب ہیں Hanau سے۔ اس کے علاوہ اور بھی دوستوں نے کام کیا ہے۔ 2000ء سے ہم نے بطور ٹیم کام کرنا شروع کیا۔

پھر بہت سی مساجد ہیں جن کے لیے بہت سی لکڑی کی چیزیں تیار کرنے کی توفیق ملی۔ اس میں Pfungstadt, Offenbach اور Hanau یاد آ رہی ہیں۔ ان مسجدوں کے لیے شیلف، ڈائس، کتابوں کی الماریاں اور میز وغیرہ بنانے کی توفیق ملی۔

شروع شروع میں جو جماعت نے دفاتر کرائے پر لیے تھے ان میں بہت سا کام کرنے کی توفیق ملی۔ وہاں دفاتر کے لیے دیواریں کھڑی کیں، نماز کے لیے کمرے تیار کیے۔ ان سب کاموں میں بہت باقاعدگی سے کئی ماہ کام کرتا رہا میں کچھ دوستوں کے ساتھ۔

اخبار: ماشاءاللہ۔ اب جلسہ سالانہ جرمنی 2023ء کے موقع پر تیار کئے جانے والے منارۃ المسیح کے ماڈل کی کچھ

محترم عبدالسمیع عارف صاحب اور ان کے ساتھی مختلف شعبہ جات کے لیے مصنوعات تیار کرتے ہوئے

تفصیل بتائیے۔ساری دنیا نے اسے دیکھا ہے اور سبھی یہ جاننا چاہیں گے کہ یہ کیسے تیار ہوا۔

یہ ساڑھے سات میٹر اونچا ہے۔اس کی ڈیزائننگ ہم نے منارۃ المسیح کے ایک چوتھائی کے تناسب سے کی ہے۔ ہر چیز اصل منارۃ المسیح کا ایک چوتھائی ہے۔اور کوشش کی ہے کہ ڈیزائن تبدیل نہ ہو۔جیسا اصلی ہے ویسا ہی ہم بھی بنائیں۔تو ہم نے اس کی تصاویر لے کے بنایا۔عمران بھٹی صاحب ہیں، انہوں نے ان تصاویر سے ڈیزائن نکالے اور سائز نکال کے دیے اور بہت محنت سے انہوں نے اس پہ کام کیا۔نقشہ سائز سمیت ہمیں مل گیا تھا۔لیکن بھٹی صاحب کو اس کے علاوہ بھی تصاویر دیکھ کے پیمائش کرنی پڑی۔ اتفاقاً ہماری ٹیم کے ممبر، ناصر صاحب ان دنوں پاکستان گئے تھے، تو انہوں نے بڑی ہمت کی۔انہوں نے جالیاں ڈیزائن کے ساتھ بنوائیں اور کٹوا لیں۔پھر جو نوک ہے منارے کی، وہ بھی وہاں سے بنوائی۔اور منارے کے سر پہ ایک پھول کا سا ڈیزائن ہے۔وہ بھی وہاں سے بنوا کے لائے۔ہم نے منارے کے ساتھ چار ڈائس بھی بنائے جن میں سے ایک بیت السبوح میں ہے۔ایک ڈائس سوئٹزرلینڈ کے لیے تھا، ایک ناصر باغ اور ایک Karben کی مسجد کے لیے۔

اخبار: منارۃ المسیح کی تیاری کے بارہ میں کچھ جاننا چاہتا ہوں۔اسے بنانے میں آپ کو کتنا وقت لگا؟

اس کی تیاری میں ہمیں دو مہینے لگے۔اس میں ڈائس اور MTA کا جلسہ سالانہ کے موقع پر تیار کیا جانے والا سٹوڈیو بھی شامل ہے۔منارہ ہم نے یہیں ناصر باغ کے تہ خانہ میں بنایا۔اسے ہم نے چار حصوں میں بنایا ہے۔ جلسے میں تو اس کو پھر Crane سے اٹھا کے جوڑا تھا۔ اور اس کے اندر بھی ہم نے سیڑھیاں بنا دی ہیں، کہ ایک Forklift سے بھی اٹھا کے اس کو جوڑا جا سکتا ہے۔مکرم شہزاد صاحب یہاں گروس گیراؤ میں رہتے ہیں، انہوں نے اور مکرم طارق منیر الدین صاحب نے اس کی لائٹس پہ کام کیا ہے۔اس پہ کام کرنے کے لیے صبح نو دس بجے سے رات 10 بجے عشاء کی نماز تک روزانہ ہم کام کرتے تھے۔

اخبار: یہ کام بہت ہی باریک ہے، تو اس کے لیے کیا حکمتِ عملی آپ نے اپنائی؟

سمیع صاحب: جی، بہت باریک کام ہے۔اور اس کے آٹھ پہلو ہیں۔اس لیے اس کی ہر لکڑی کو اس حساب سے بہت توجہ سے کاٹنا پڑتا تھا۔پھر اس کا زاویہ بھی ہے۔ منارۃ المسیح نیچے سے اوپر کی طرف پتلا ہوتا جاتا ہے۔اس کا ریڈیس نیچے سے 1.4 میٹر ہے اور اوپر سے تقریباً 0.9 میٹر ہے۔تو اصلی بھی ایسا ہی ہے، اس لیے ہمیں اسے شیپ دینی پڑی کاٹتے ہوئے۔تو ہم نے ایسا بنایا کہ نیچے والا پیس زمین پہ کھڑا ہو جاتا ہے لیکن باہر سے پاؤں نظر آتے ہیں اس کے۔اور اوپر والا حصہ اس کے اوپر چڑھ جاتا ہے اور یوں Fix ہو جاتا ہے۔سارے پیس اس طرح Fix ہو جاتے ہیں۔تو اس کو کسی پیچ سے نہیں جوڑنا پڑتا۔

پہلے ہم نے چار بڑی لکڑیوں سے اس کا بیرونی ڈھانچا تیار کیا۔اس کے بعد اس کی گیلریز بنائیں۔وہ بھی بہت اچھی بن گئیں، الحمدللہ۔اس کا سر بنانے میں ہمیں دو تین دن لگ گئے۔تین مرتبہ بنایا پھر ایسا بنا ہے۔

اخبار: اس منارے پر اندازاً خرچ کتنا آیا ہے؟

سمیع صاحب: یہ تقریباً ڈھائی سے تین ہزار یورو میں پورا بنا ہے اور اس پر جماعتی خرچ نہیں آیا۔ہم نے ذاتی طور پہ تحریک کر کے رقم جمع کر کے بنایا ہے۔

اخبار: ماشاءاللہ۔اللہ تعالیٰ آپ کی ان تمام خدمات کو قبول فرمائے، آمین۔خدا تعالیٰ نے آپ کو دو نسلیں دکھائی ہیں۔

سمیع صاحب: جی الحمدللہ چار بیٹے اور دو بیٹیاں اللہ نے دی۔میرے الحمدللہ متعدد نواسے نواسیاں اور پوتے پوتیاں ہیں۔اللہ تعالیٰ نے مجھے والدین کی بھی خدمت کی توفیق دی۔مجھے ان کو گھر بنا کے دینے کی بھی توفیق ملی، الحمدللہ علیٰ ذالک۔

رپورتاژ: عرفان احمد خان

58 واں جلسہ سالانہ برطانیہ 2024ء

ربوہ میں ماہ اکتوبر کے دوران ہونے والے ذیلی تنظیموں کے اجتماعات کے بعد اہل ربوہ جلسہ سالانہ کی تیاریوں میں مصروف ہوجاتے تھے۔ اب جبکہ وطن عزیز میں اجتماعات اور جلسوں پر پابندی ہے اور خدائی تقدیر کے تحت خلافت احمدیہ ہجرت کر کے مغربی دنیا میں اسلام کی سربلندی کا پرچم تھامے ہوئے ہے تو مغرب بھی ربوہ اور قادیان کے روحانی ماحول سے روشناس ہو رہا ہے۔ اس کا عملی مظاہرہ ہم جلسہ سالانہ کی صورت میں بھی دیکھتے ہیں جو اب دنیا بھر کے ۷۰ سے زائد ممالک میں منعقد ہونے لگا ہے۔

مَیں نے برطانیہ میں پہلا جلسہ سالانہ 1973ء میں دیکھا تھا اور خلافت کے ہجرت کرنے سے پہلے متعدد جلسہ ہائے سالانہ برطانیہ میں شمولیت کا موقع ملا۔ ہجرت کے بعد پہلا جلسہ سالانہ جو اپریل 1985ء کے سرد موسم میں ہوا، اس میں اور اس کے بعد تمام جلسہ ہائے سالانہ برطانیہ میں شرکت کی خدا نے توفیق دی۔ گویا "اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا" کے شاہدین میں خاکسار بھی شامل ہے، الحمدللہ

امسال 23 جولائی کی شام برطانیہ کے 58 ویں جلسہ سالانہ میں شرکت کے لیے ہیتھرو ائیر پورٹ سے باہر آیا تو سامنے ڈیوٹی پر موجود ایک بچہ نے جلسہ سالانہ ربوہ کی یاد کو تازہ کر دیا۔ میرے السلام علیکم کہنے پر وہ میری طرف لپکا۔ ایسا انتظام ہیتھرو اور Gatwick ائیر پورٹس کے تمام ٹرمینلز پر موجود تھا اور جلسہ پر آنے والے مہمانوں کو حدیقۃ المہدی، جامعہ احمدیہ اور بیت الفتوح پہنچانے کے لیے گاڑیاں روانہ کی جارہی تھیں۔ بیت الفتوح جانے والی ایک ویگن میں محترم امیر صاحب گیمبیا اور ان کے ساتھ آنے والا وفد تھا، ایک سیٹ خالی پا کر مَیں بھی ان کا ہم رکاب ہوگیا۔

بیت الفتوح پہنچے تو ربوہ اور جلسہ سالانہ ربوہ کا ماحول دیکھنے کو ملا۔ نعرہ ہائے تکبیر سے مہمانوں کا استقبال ہو رہا تھا۔ کچھ مہمان ویگنوں سے اُتر رہے تھے تو اسلام آباد اور حدیقۃ المہدی جانے والے ویگنوں میں سوار ہو رہے تھے۔ ایک دوسرے کو پہچان کر گلے ملنے کے مناظر، شعبہ رہائش، دفتر معلومات، ٹرانسپورٹ، امانات کے شعبوں کے دفاتر کے سامنے مہمانوں کا ہجوم حضرت مختار احمد شاہ جہاں پوری صاحبؓ کا شعر یاد دلا رہا تھا۔

لگا ہے کوچۂ دلبر میں دیوانوں کا تانتا سا
کوئی دیوانہ آ پہنچا، کوئی دیوانہ آتا ہے

بیت الفتوح پہنچنے والے مہمانوں کو وہاں کے ناظم مکرم نفیس احمد صاحب دیالگڑھی خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ ابھی سنبھلنے نہ پائے تھے کہ نعرے ایک بار پھر بلند ہوئے۔ معلوم ہوا کہ ڈنمارک سے دس سائیکل سواروں کا قافلہ آن پہنچا ہے۔ ان کے استقبال کے لیے محترم امیر صاحب برطانیہ موجود تھے۔ جنھوں نے ان کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام بھی کیا۔

بدھ کا سورج طلوع ہوا تو ہر کوئی اسلام آباد جانے کے لیے بیتاب تھا۔ انتظامیہ نے وقفہ وقفہ سے ٹرانسپورٹ کا انتظام کیا تھا۔ ڈنمارک والے سائیکلوں پر اسلام آباد کے لیے روانہ ہوئے تو جرمنی سے آنے والے سائیکل سواروں

کا قافلہ مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی کی قیادت میں بیت الفتوح میں داخل ہوگیا، ایک مرتبہ پھر ہر طرف سے نعروں کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔ مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے اس قافلہ کو بھی خوش آمدید کہا اور ہر سائیکل سوار کو تمغہ پہنایا۔ محترم امیر صاحب نے 14 سالہ سائیکلسٹ عزیزم سفیر احمد محمد کے ساتھ خصوصی طور پر تصویر بنوائی۔ یاد رہے کہ 29 افراد پر مشتمل اس قافلہ میں شامل سات سائیکل سوار جماعت کینیڈا سے بذریعہ جہاز فرانکفرٹ پہنچ کر اس قافلہ کا حصّہ بنے تھے۔

جلسہ کے ان ایّام میں اسلام آباد کی رونق میں بھی اضافہ ہو رہا تھا۔ بدھ کے روز جماعتی انتظام کے علاوہ لوگ اپنی پرائیویٹ کاروں میں بھی عازم اسلام آباد تھے۔ یہاں آنے والے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے مزار پر دعا کرتے۔ مسجد مبارک نمازیوں سے قبل از وقت ہی بھر جاتی۔ پھر مسرور ہال، اس کے سامنے کی جگہ اور مسجد کے آنے والے راستے بھی نمازیوں سے پُر ہو جاتے۔ جمعرات کے روز مہمانوں کی بڑی تعداد کو جامعہ احمدیہ یوکے اور بیت الفتوح سے جلسہ سالانہ حدیقۃ المہدی روانہ ہونا تھا۔ بیت الفتوح کے مہمان سات بسوں میں روانہ ہوئے۔ اس روز حدیقۃ المہدی میں موسم اَبر آلود اور وقفہ وقفہ سے ہلکی بارش کی وجہ سے موسم میں ٹھنڈک کا احساس نمایاں تھا۔ اسی روز حضور انور حدیقۃ المہدی تشریف لائے اور لنگر خانہ میں روٹی پلانٹ اور کھانے کی دیگوں کا معائنہ فرمایا اور بعد ازاں سٹیج پر رونق افروز ہو کر کارکنان سے خطاب کے بعد دعا کروائی۔

جمعہ 26 جولائی کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور میز بانوں کے ساتھ مہمانوں کو بھی ان کے فرائض کی طرف کمال عمدگی سے توجہ دلائی۔ جلسہ کی جان تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات ہوتے ہیں چنانچہ سہ پہر ساڑھے چار بجے لوائے احمدیت لہرانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے افتتاحی خطاب کے دوران خلافت کے پروانوں سے نہ صرف مارکی پُر تھی بلکہ مارکی کے باہر بھی احباب کا ہجوم حضور کے ارشادات سے مستفیض ہو رہا ہوتا ہے۔ جمعرات کی شام کارکنان سے خطاب سے اختتامی خطاب تک یہی صورت رہی۔ افتتاحی خطاب میں جلسہ کے مقاصد بیان فرما کر شاملین جلسہ کو ان ایام سے بھر پور فائدہ اٹھانے کی تلقین فرمائی۔ حضور انور نے زُہد کے معانی پیش کر کے مقاصد جلسہ کا مضمون بیان فرمایا اور سمجھایا کہ یہ دن ہیں اپنی حالتوں کو بہتر بنانے کے، یہاں تک کہ رات دیر تک جاگ کر ملاقاتیں اور باتیں کرنے والوں پر واضح فرمایا کہ صبح فجر کی نماز کسی صورت میں ضائع نہیں ہونی چاہیئے۔ دوسرے روز خواتین سے خطاب میں حضور انور نے علاوہ دیگر باتوں کے اپنی نمازوں کی حفاظت اور بچوں کے سامنے نیک نمونہ پیش کرنے کی ہدایت کی۔

اسی طرح دوسرے روز شام کے خطاب میں جماعت احمدیہ پر گزشتہ سال کے دوران ہونے والے افضال کی جھلک پیش کی اور بتایا کہ امسال دو لاکھ اڑتیس ہزار پانچ سو اکسٹھ افراد جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے ہیں۔ جلسہ سالانہ کے اختتامی خطاب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بے مثال عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پُر معارف تذکرہ فرمایا اور غیر معمولی جوش کے ساتھ مخالفین کو خوب جھنجوڑا۔ اس کے علاوہ اتوار کے روز عالمی بیعت کی مبارک تقریب منعقد ہوئی جس پر حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بادامی رنگ کا کوٹ زیب تن کیا ہوا تھا۔ عالمی بیعت کی تقریب کے دوران جلسہ سالانہ اور نواح میں موجود احباب کا انسانی زنجیر

کے ذریعہ خلیفہ وقت سے جسمانی رابطہ، وحدت کا بے نظیر روح پرور منظر پیش کر رہے تھے۔

دوران جلسہ اجلاسات بروقت شروع ہوتے رہے۔ ہفتہ کے روز امیر جماعت سیرالیون اور اتوار کو امیر جماعت احمدیہ امریکہ نے اجلاسات کی صدارت کی۔ مقررین میں مکرم ایاز محمود خان صاحب مربی سلسلہ، ڈاکٹر عزیز حفیظ صاحب، مکرم مولانا عبدالسمیع خان صاحب استاد جامعہ احمدیہ کینیڈا، مکرم فرید احمد نوید صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ گھانا، مکرم مولانا مبارک احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ جرمنی، امیر جماعت برطانیہ مکرم رفیق حیات صاحب اور صدر قضاء بورڈ برطانیہ مکرم زاہد احمد خان شامل تھے۔ مہمان مقررین میں جکارتہ اسلامک یونیورسٹی کے پروفیسر محترم Ismatu Ropi صاحب کی تقریر اس اعتبار سے اہم تھی کہ آئندہ سال انڈونیشیا میں جماعت کے قیام پر سو سال پورے ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مَیں گواہ ہوں کہ انڈونیشیا کے ایک خود مختار قوم بننے کے بعد سے جماعت احمدیہ نے انڈونیشیا کے ثقافتی، تعلیمی اور سماجی منظر نامہ کو تشکیل دینے میں انتہائی اہم اور کلیدی کردار ادا کیا۔ اب جبکہ جماعت احمدیہ کے انڈونیشیا میں قیام پر سو سال مکمل ہو رہے ہیں ہم پُرامید ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح بنفس نفیس انڈونیشیا تشریف لائیں گے۔ تائیوان سے تشریف لانے والے مہمان Dr.Christie Chang نے بھی دیگر بہت سے مہمانوں کی طرح جلسہ سالانہ کے بارے میں مثبت تاثرات کا اظہار کیا۔

اللہ کے فضل سے جلسہ کا انتظام ہر سال وسعت پذیر ہو رہا ہے۔ انتظامی یونٹس میں اضافہ کی وجہ سے ناظمین کی تعداد اب سینکڑوں میں اور کارکنان کی تعداد ہزاروں تک جا پہنچی ہے۔ امسال بھی 430 خدام کینیڈا سے اور 50 ماریشس سے جلسہ پر ڈیوٹی دینے کے لئے آئے۔ پارکنگ کا شعبہ ہی اتنا وسیع ہو چکا ہے کہ اس کے کارکنان کی تعداد 1986ء کے جلسہ سالانہ کے کل کارکنان سے زیادہ ہوگی۔ 1986ء کے جلسہ سالانہ کے بعد مکرم چودھری حمید اللہ صاحب نے افسر جلسہ سالانہ مکرم ہدایت اللہ بنگوی صاحب مرحوم اور نائب افسر مکرم عبدالباقی ارشد صاحب کو جلسہ سالانہ کی انتظامی کمیٹی ربوہ کی طرز پر تشکیل دینے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ چودھری صاحب نے جلسہ سالانہ ربوہ کی تمام نظامتیں ان کو نوٹ کروائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہر سال نئے شعبہ جات قائم کئے جاتے ہیں تاکہ شاملین جلسہ کو ہر ممکن سہولت پہنچائی جا سکے۔ امسال حدیقۃ المہدی میں داخلہ اور کاروں کے اخراج کے لئے نئے راستے بنائے گئے تھے جن پر Metal Roads بنائی گئی تھیں اور یہ تجربہ بہت کامیاب رہا۔ لوگ ایک ساتھ کار پارکنگ سے نکلنے میں انتظار کی زحمت سے بچے رہے۔ مین مارکی کے علاوہ ایک اور مارکی مردانہ جلسہ سالانہ میں لگائی گئی تھی۔ اس کے علاوہ کھلے میدان میں بھی قالین بچھائے گئے تھے اور آواز کا بہترین انتظام کیا گیا تھا جس سے لوگوں نے استفادہ کیا۔

اس بار جلسہ میں ایک نیا تجربہ سب نمائشوں کو ایک جگہ اکٹھا کر دینا تھا۔ مخزن تصاویر جنہوں نے 1700 تصاویر نمائش میں پیش کیں نے اپنا تشخص برقرار رکھا۔ IAAAE، ہیومینٹی فرسٹ، الفضل انٹرنیشنل، تحریک وقفِ نَو، شعبہ تاریخ احمدیت یوکے، ایم ٹی اے، ریویو آف ریلیجنز، جامعہ احمدیہ یوکے، شعبہ امور خارجیہ نے نمائش لگائی۔ جمعہ کی شام سات بجے اچانک حضور کے قافلہ کی موٹر کاریں رہائش گاہ سے جلسہ گاہ کی طرف روانہ ہوئیں تو لوگوں میں تجسس پیدا ہوا اور لوگوں نے کاروں کے ساتھ ساتھ بھاگنا شروع کر دیا۔ کسی کو علم نہ تھا کہ قافلہ نے کہاں جاکر رکنا ہے۔ بالآخر حضورانور کا قافلہ نمائش کے پنڈال کے سامنے آ کر ٹھہر گیا۔ حضورانور نے کار سے نکل کر احباب جماعت کو ہاتھ ہلاکر سلام کیا اور مخزن تصاویر کی نمائش دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور نے کم وبیش 45 منٹ تمام نمائشوں کا گہری نظر سے جائزہ لیا اور تفاصیل معلوم کیں۔

امسال وکالت تبشیر نے دوسرے ممالک سے آنے والے مہمانان کی مہمان داری کے لیے خصوصی مارکی بھی لگائی تھی۔ ان مہمانوں میں تائیوان سے آنے والا ایک جوڑا بھی تھا جو نمازوں کے اوقات میں بھی جلسہ سالانہ مارکی میں موجود رہتے اور نماز کے دوران وہ خاتون دونوں ہاتھ ملا کر اوپر ماتھے کی طرف لے جاتیں اور نماز کے وقت اپنی اس حالت کو قائم رکھتیں۔ گویا وہ خود بھی کسی عبادت میں مشغول تھیں۔ ان کی یہ ادا مجھے بہت بھائی۔

سوموار کو اسلام آباد میں نماز ظہر وعصر پر نمازیوں کی اتنی بڑی تعداد موجود تھی کہ اسلام آباد کے میدانوں میں بھی نماز ادا کی گئی۔ اس روز ہونے والے نکاح بھی گویا اب جلسہ کے پروگرام کا حصہ بن چکے ہیں۔ چنانچہ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے 28 نکاحوں کا اعلان کیا جس کے بعد حضورانور نے دعا کروائی۔

نمازوں کے بعد مَیں نے دیکھا کہ بہت سے لوگ اسلام آباد سے دوسرے ملکوں میں گھروں کو جانے کے لیے سفر پر روانہ ہو رہے ہیں کیونکہ الوداعی معانقوں کا سلسلہ چل نکلا تھا اور چند روز میں اسلام آباد اپنی معمول کی زندگی کی طرف لوٹ آئے گا۔

جماعتی سرگرمیاں

مجلس خدام الاحمدیہ Idar-Oberstein

جماعت Idar-Oberstein کے خدام کا پہلا اجلاس زیر صدارت مکرم سمیع اللہ خان صاحب 30 جون کو منعقد ہوا۔ تلاوت، عہد اور نظم کے بعد قائد صاحب مجلس نے خدام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آئندہ منعقد ہونے والے پروگرامز سے آگاہ کیا۔ بعدہٗ خاکسار نے خلافت کی برکات اور اہمیت بیان کرتے ہوئے حضور انور کے خطبات وخطابات سننے کی طرف توجہ دلائی۔ اسی طرح سوشل میڈیا کے غلط استعمال سے بچنے کی تلقین کی۔ اختتامی دعا کے بعد خدام نے باربی کیو کا انتظام کیا تھا۔

Wittlich میں جلسہ یومِ والدین

'مسجد حمد' وٹلش میں مورخہ 7 جولائی 2024ء کو جلسہ یوم والدین مکرم طاہر احمد ظفر صاحب کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و ترجمہ کے بعد خاکسار نے والدین کو دینی احکام کی روشنی میں اپنا نیک عملی نمونہ پیش کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اسی طرح بچّوں کو والدین کے ساتھ حُسنِ اخلاق سے پیش آنے کی نصیحت کی۔ بعدازاں والدین اور بچوں نے اپنے تجربات اور روزمرہ کے مشاہدات بیان کرتے ہوئے گفتگو میں حصّہ لیا۔ آخر میں کھانا بھی پیش کیا گیا۔ کل حاضری 53 رہی، الحمدللہ۔

واقفینِ نَو کا آن لائن اجلاس

جماعت Homburg، Wittlich، Rhein-Hunsrück اور saar Idar Oberstein کے واقفینِ نَو کا اجلاس مؤرخہ 29 جون کو آن لائن منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و ترجمہ کے بعد خاکسار نے واقفینِ نَو بچوں اور اُن کے والدین کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ انہیں اللہ تعالیٰ سے مضبوط تعلق پیدا کرنے اور خلیفہ وقت کے ساتھ مسلسل رابطہ میں رہنے اور بچوں کو سوشل میڈیا کے غلط استعمال سے بچنے کے متعلق نصائح کیں۔ اجلاس کی حاضری 80 فیصد رہی۔ (رپورٹس: جاوید اقبال ناصر، مربی سلسلہ)

جماعت Steinbach

جماعت شٹائن باخ نے مورخہ 11 جولائی کو شہری انتظامیہ کے ساتھ مل کر فلسطین اسرائیل جنگ کے متعلق ایک Rathaus میں پروگرام منعقد کیا جس میں ممبر قومی اسمبلی جناب Norbert Altenkamp اور یہودی خاتون محترمہ Chasan Leah Frey-Rabine نے شرکت کی۔ جماعت احمدیہ کی نمائندگی مکرم لقمان مجوکہ صاحب نے کی۔ مکرم حمزہ نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ نے ناظم سٹیج اور مکرم حبیب الرحمان ناصر صاحب نے ماڈریٹر کے فرائض سرانجام دیئے۔ دو گھنٹے سے زائد جاری رہنے والے پروگرام میں اس تنازعہ کے پس منظر اور موجودہ حالات کے تناظر میں گفتگو ہوئی۔ پُر امن طریق پر جنگ کے اختتام کے متعلق گفتگو کی گئی اور حاضرین کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات پر مشتمل ویڈیو دکھائی گئی جسے حاضرین نے سراہا۔ آخر میں مہمانان کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ پروگرام میں 49 جرمن احباب نے شرکت کی جبکہ کل حاضری 85 رہی۔

(نوید احمد۔ صدر جماعت Steinbach)

جلسہ سالانہ UK کے لیے سائیکل سفر

جلسہ سالانہ یوکے میں شمولیت کی غرض سے مکرم امیر صاحب جرمنی کی قیادت میں 29 سائیکل سواروں کا قافلہ 20 جولائی 2024ء کو ناصر باغ سے روانہ ہو کر براستہ ہالینڈ، بیلجئیم و فرانس 733 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے مؤرخہ 25 جولائی کو جلسہ گاہ حدیقۃ المہدی پہنچا جہاں محترم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے اور محترم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب صدر انصار اللہ یوکے نے قافلہ کا استقبال کیا۔ ان میں 22 سائیکل سوار جرمنی سے جبکہ 7 سائیکل سوار کینیڈا سے شامل ہوئے۔ اس سفر میں 17 سالہ خادم مکرم عدنان احمد مرزا صاحب اور ایک 14 سالہ طفل عزیزم سفیر احمد محمد ابن مکرم ناصر الدین صاحب جماعت Dietzenbach نے بھی اپنے والد صاحب کے ہمراہ شمولیت کی توفیق پائی۔ تمام سائیکل سواروں کو تیاری کے لیے کم از کم 400 کلومیٹر سائیکل چلانے کا ہدف دیا گیا۔ سفر کی تیاری کے لیے تین آن لائن کورسز منعقد کئے گئے جن میں سائیکل اور سفر میں احتیاطی پہلوؤں کے متعلق آگاہ کیا گیا نیز دو احمدی ڈاکٹرز نے صحت کے اعتبار سے مفید معلومات بہم پہنچائیں۔ شعبہ سمعی بصری کی معاونت سے سائیکلنگ کلب کے انسٹاگرام اکاؤنٹ ahmadiyyacyclingde پر تصاویر اور ویڈیوز بھی جاری کی جاتی رہیں جنہیں بہت پذیرائی ملی۔ سفر کے دوران سائیکل سواروں کی ضیافت کا بھی انتظام کیا گیا۔ دوران سفر 8 مساجد میں وقفہ کیا گیا اور بعض مساجد میں رات قیام بھی کیا گیا۔ مقامی جماعتوں کی طرف سے بھرپور استقبال کیا جاتا رہا۔ ان میں مندرجہ ذیل جماعتیں شامل ہیں، فجزاھم اللہ:

Koblenz, Aachen, Brussel, Gillingham, Crawley, Hadeeqatul Mahdi

مجلس انصاراللہ جرمنی کا 43واں سالانہ اجتماع

منور علی شاہد، منتظم رپورٹنگ

مجلس انصاراللہ جرمنی کو اپنا 43 واں سالانہ اجتماع مؤرخہ 12 تا 14 جولائی 2024ء Messe Karlsruhe میں منعقد کرنے کی توفیق ملی، الحمدللہ علیٰ ذالک۔ مجلس انصاراللہ کے اس سال کا عنوان منصب خلافت اور انصاراللہ کی ذمہ داریاں تھا۔ مرکز سے محترم عبدالخالق صاحب تعلق دار اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری برائے انصار سیکشن حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے بطور مرکزی نمائندہ شریک ہوئے۔ سیّدنا حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مقام اجتماع وتواریخ کی منظوری کے بعد تیاریوں کا باقاعدہ آغاز کیا گیا۔ اس سلسلہ میں 16 افراد پر مشتمل اجتماع بورڈ اور 116 منتظمین پر مشتمل اجتماع کمیٹی تشکیل دی گئی جس میں نیشنل مجلس عاملہ کے اراکین کے علاوہ ناظمین اعلیٰ علاقہ بھی بطور نائب منتظمین اعلیٰ شامل تھے۔ اجتماع کمیٹی کی متعدد آنلائن جبکہ ایک بالمشافہ میٹنگ 9؍جون 2024ء کو مسجد سبحان میورفیلڈن میں منعقد ہوئی۔ وقارعمل کے ذریعہ انصار نے مقام اجتماع کو تیار کیا۔ 46 انصار نے اس دوران وقف عارضی کی اور اجتماع کی تیاریوں میں مصروف عمل رہے۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر صاحب مجلس انصاراللہ جرمنی کی درخواست پر ازراہ شفقت انصار کے لئے پیغام بھجوایا جو اجتماع کے موقع پر پڑھ کر سنایا گیا نیز اس پیغام کو حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے تصویر کے ساتھ شائع کر کے انصار میں تقسیم کیا گیا۔

پہلے دن کا آغاز نماز تہجد اور فجر کی ادائیگی اور درس قرآن سے ہوا۔ روحانی و دینی اور پاکیزہ ماحول میں تین دن گزارنے والے مہمانوں کی جوق درجوق آمد سے مقام اجتماع کی رونق اور گہما گہمی بڑھتی گئی۔ مہمانوں کی آمد پر ان سب کی رجسٹریشن بھی ہوتی رہی اور یہ سلسلہ دوپہر کے کھانے اور نماز جمعہ کی تیاری تک جاری رہا۔ نماز جمعہ اور عصر کی ادائیگی کے بعد شاملین اجتماع نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ براہ راست سنا۔ کچھ دیر کے وقفہ کے بعد پرچم کشائی کی تقریب منعقد ہوئی۔ مکرم امیر صاحب جرمنی نے قومی پرچم اور صدر صاحب مجلس انصاراللہ نے لوائے انصار لہرایا، بعد ازاں مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی نے دعا کرائی۔

اس کے بعد افتتاحی تقریب زیرصدارت مکرم بشیراحمد ریحان صاحب صدر مجلس انصاراللہ جرمنی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن اور جرمن و اردو ترجمہ کے بعد مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ جرمنی نے انصاراللہ کا عہد دُہرایا۔ نظم کے بعد صدر مجلس انصاراللہ جرمنی نے افتتاحی تقریر کی جس کے آخر پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا۔ یہ پیغام اجتماع کے لئے بطور خاص صدر

صاحب مجلس انصاراللہ جرمنی کی درخواست پر موصول ہوا تھا۔ اس موقع پر دعا سے قبل مکرم نیشنل امیر صاحب نے شاملین اجتماع کو مختصر نصائح کیں۔ مکرم صداقت احمد صاحب مشنری انچارج جرمنی نے دعا کرائی اور اہم اعلانات کے بعد اجتماع کی افتتاحی تقریب اختتام کو پہنچی۔ اس کے بعد حسب پروگرام علمی و ورزشی مقابلہ جات شروع ہوئے جو نمازوں تک جاری رہے۔ پہلے روز کے علمی مقابلہ جات میں حسن قرأت اور نظم کے مقابلے شامل تھے جس میں معیار اوّل اور صف دوم کے انصار نے حصہ لیا۔

اجتماع کے دوسرے دن کا آغاز بھی نماز تہجد اور فجر کی ادائیگی اور درس قرآن سے ہوا۔ سیر کے بعد ایک نمائشی کرکٹ میچ ناظمین اعلیٰ علاقہ اور ممبران نیشنل عاملہ کے درمیان کھیلا گیا۔ ناشتہ کے بعد جرمن تقریر اور فی البدیہہ تقریر کے مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ مجلس انصاراللہ کے اجتماع کا ایک اہم پروگرام تلقین عمل ہے۔ یہ پروگرام تقریباً بارہ بجے زیرِ صدارت مکرم صداقت احمد صاحب مشنری انچارج جرمنی شروع ہوا۔ تلاوتِ قرآن کے بعد مکرم شمشاد احمد قمر صاحب پرنسل جامعہ احمدیہ جرمنی نے تربیت اولاد اور مکرم مبارک احمد تنویر صاحب نے قیامِ نماز اور تعلق باللہ کے موضوع پر تقاریر کیں۔ اس کے بعد نمازوں اور کھانے کا وقفہ ہوا جس کے بعد علمی و تربیتی پروگرام زیر صدارت مرکزی نمائندہ مکرم عبدالخالق صاحب اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری برائے انصاراللہ منعقد ہوا۔ اس پروگرام میں منصبِ خلافت اور انصاراللہ کی ذمہ داریاں کے عنوان پر مکرم صداقت احمد صاحب مشنری انچارج جرمنی نے تقریر کی۔ بعدازاں اسی موضوع کی نسبت سے ڈاکومنٹری بھی شاملین اجتماع کو دکھائی گئی۔ اس کے بعد صدر صاحب مجلس انصاراللہ جرمنی نے سال 2023ء کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اس اجلاس میں مکرم نائب صدر صاحب مجلس انصاراللہ جرمنی نے سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام اجتماع دوبارہ پڑھ کر سنایا۔ جس کے بعد علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ اسی دن شام سات تا آٹھ بجے ملٹی نیشن انصار کا اہم پروگرام زیرِ صدارت مکرم نیشنل امیر صاحب منعقد ہوا جس میں نیشنل امیر صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیغام کا جرمن ترجمہ پڑھ کر سنایا نیز دیگر تربیتی امور پر نصائح کیں۔ رات پونے دس بجے نمازوں کی ادائیگی کے ساتھ دوسرے دن کا پروگرام بھی اختتام پذیر ہوا۔

آخری روز نماز تہجد اور فجر کی ادائیگی اور درس قرآن کے بعد ورزشی مقابلہ جات کے فائنل کھیلے گئے۔ نیز ملٹی نیشن انصار کے مابین ایک دوستانہ میچ بھی کھیلا گیا۔ اسی کے ساتھ علمی مقابلہ جات کے فائنل منعقد ہوئے۔ بیت بازی کا فائنل مقابلہ سٹیج سے کرایا گیا جو دوپہر کھانے اور نمازوں کے وقفہ تک جاری رہے۔

وقفہ کے بعد اجتماع کی اختتامی تقریب زیرِ صدارت مکرم نیشنل امیر صاحب جرمنی منعقد ہوئی جس میں منتظم اعلیٰ اجتماع نے سالانہ اجتماع سے متعلق اپنی رپورٹ پیش کی۔ برطانیہ سے تشریف لائے ہوئے مکرم عبدالخالق تعلق دار صاحب اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری انصار سیکشن نے تربیتی اور تنظیمی امور پر نصائح کیں۔ جس کے بعد مکرم نیشنل امیر صاحب جرمنی اور مکرم عبدالخالق صاحب تعلق دار نے انعامات تقسیم کئے۔ بہترین کارکردگی دکھانے پر جن شعبہ جات کو انعامات دیئے گئے ان میں قیادت مال میں سو فیصد وصولی کرنے والے پہلے دس علاقہ جات، قیادت ایثار میں لنگر خانہ میں بہترین کارکردگی پر پہلے پانچ علاقہ جات، چیریٹی واک میں پہلی دس مجالس کو انعامات دیئے گئے۔ قیادت عمومی کے تحت حسن کارکردگی میں چھوٹی مجالس میں پہلی پانچ مجالس اور بڑی مجالس میں پہلی دس مجالس کو انعامات دیئے گئے۔ بڑی مجالس میں پہلی پوزیشن اور علم انعامی مجلس Nidda نے حاصل کیا۔ چھوٹی مجالس میں مجلس Rhein نے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ اسی طرح علاقہ جات کے سالانہ اجتماعات میں بہترین کارکردگی پر پہلے دس علاقہ جات کو سند امتیاز سے نوازا گیا۔ علاقہ Württemberg نے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ ششماہی مضمون نویسی کے انعامات بھی پوزیشن ہولڈرز میں تقسیم کئے گئے۔ اسی طرح مرکزی مہمانوں کے علاوہ مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ ہالینڈ اور ان کی مجلس عاملہ کے اراکین کو بھی تحائف دیئے گئے۔ مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ جرمنی کی طرف سے اظہار تشکر کے کلمات اور محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی کے اختتامی خطاب و دعا کے ساتھ سالانہ اجتماع اختتام پذیر ہوا، الحمدللہ ذالک۔

اجتماع کے موقع پر مجلس انصاراللہ کی قیادت ایثار (احمدیہ چیریٹی واک، احمدیہ لنگر اور شجرکاری)، اشاعت اور شعبہ ملٹی میڈیا نے اپنے اسٹال لگائے۔ اسی طرح شعبہ وصایا، اشاعت، تعلیم الاسلام اولڈ سٹوڈینٹس ایسوسی ایشن، النصرت، ہیومینٹی فرسٹ اور IAAAE نے بھی سٹال لگائے۔

امسال صدر مجلس نے انصار میں سائیکل چلانے کی ترغیب دینے کے لئے نائب صدر صف دوم کے تحت ایک شعبہ Fahrradtour بنایا جنہوں نے بھرپور طریقے سے اپنا اسٹال لگایا۔ اس شعبہ کے تحت محترم نیشنل امیر صاحب جرمنی 11 سائیکل سواروں کے ساتھ اجتماع گاہ میں 120 کلومیٹر کا سفر طے کر کے شامل ہوئے۔ اس اجتماع پر شعبہ ضیافت میں پہلی مرتبہ کوڑے کو الگ کرنے (Mülltrennung) کا تجربہ کیا گیا جو کہ کافی کامیاب رہا۔

امسال اجتماع کی کل حاضری 6416 رہی جس میں انصار کی تعداد 3405 تھی۔ جبکہ 1690 خدام اور 1008 اطفال نے بھی شرکت کی۔ یورپ کی دو مجالس ہالینڈ اور سوئٹزرلینڈ کی مجالس عاملہ کے نمائندگان اپنے صدور کے ساتھ بھی شامل ہوئے۔ ہالینڈ سے 8 افراد پر مشتمل قافلہ صدر مجلس کے ساتھ اجتماع میں شامل ہوئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے روحانی اور بابرکت اجتماعات منعقد کرنے اور ان سے بھرپور استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے، آمین ثم آمین۔

جرمنی میں رہتے ہوئے

سوئٹزرلینڈ میں کام کے مواقع

ڈاکٹر شکیل احمد شاہد۔ پی ایچ ڈی

راقم کو چند سال پہلے تک یہ علم نہیں تھا کہ جرمنی میں رہائش رکھتے ہوئے سوئٹزرلینڈ میں کام کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی یہ علم تھا کہ سوئٹزرلینڈ میں تنخواہیں جرمنی کے مقابلہ میں غیرمعمولی طور پر زیادہ ہیں۔ اس مضمون میں اسی حوالہ سے کچھ معلومات دینا چاہتا ہوں تا دیگر احمدی احباب بھی اس سے فائدہ اٹھاسکیں۔

قارئین کرام! سوئٹزرلینڈ کا شمار نہ صرف دنیا کے خوبصورت ترین ممالک میں ہوتا ہے بلکہ اپنی معیشت اور بہترین روزگار کی وجہ سے بھی منفرد حیثیت کا حامل ہے۔ دنیا بھر سے لوگ یہاں کام کرنے آتے ہیں۔ یہاں کا معیار زندگی بہت اچھا ہے اور شہری سماجی طور پر زیادہ گھلنے ملنے والے ہیں۔

سوئس تنخواہیں

سال 2024ء میں سب سے زیادہ تنخواہیں ادا کرنے والے ممالک کی فہرست میں سوئٹزرلینڈ پہلے نمبر پر ہے۔ یہاں تنخواہیں جرمنی کے مقابل پر تقریباً دوگنہ زیادہ ہیں۔ اوسط ماہانہ تنخواہیں پانچ سے سات ہزار یورو جبکہ Skilled Labour اور اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد کی اس سے بھی زیادہ ہیں۔ ادویات بنانے والی بڑی بڑی کمپنیوں، بینکاری اور سیاحت کی وجہ سے ملکی معیشت بہت مضبوط ہے۔ اس لئے ہمسایہ ممالک بشمول جرمنی اور فرانس سے لوگوں کی بڑی تعداد یہاں کام کرنے آتی ہے۔ خصوصی طور پر شہر Basel میں جو جرمنی اور فرانس کی سرحدوں سے منسلک بین الاقوامی شہر ہے۔ سوئٹزرلینڈ کی بڑی ادویات بنانے والی کمپنیز Roche اور Novartis اسی شہر میں ہیں۔ ریسرچ کے اداروں کی وجہ سے بھی دنیا بھر کے پڑھے لکھے لوگوں کی توجہ کا مرکز ہے۔

زیادہ تنخواہوں کی وجہ سے یہاں مہنگائی بھی زیادہ ہے۔ چونکہ یہاں رہائش کے اور دیگر اخراجات زندگی بہت زیادہ ہیں اس لئے لوگوں کی بڑی تعداد جرمنی اور فرانس میں رہنا پسند کرتی ہے تاکہ نسبتاً کم اخراجات والے ممالک میں رہ کر سوئٹزرلینڈ کی پُرکشش تنخواہوں سے فائدہ اٹھایا جاسکے۔ ایسے افراد کی تعداد تقریباً ساڑھے تین لاکھ ہے جو روزانہ کی بنیاد پر سوئٹزرلینڈ کام کرنے کی غرض سے آتے ہیں۔

کووِڈ کے بعد دنیا بھر میں ایک دم سے مہنگائی بڑھی ہے۔ جرمنی میں بھی کئی افراد کو ضروریات زندگی پوری کرنے کے لئے دو ملازمتیں کرنا پڑ رہی ہیں۔ اس صورتِ حال میں فیملی اور جماعتی خدمات کے لئے وقت نکالنا مشکل ہوجاتا ہے۔ اس لئے اگر سوئٹزرلینڈ میں کام کیا جائے تو ہفتہ میں پانچ دن کام کرکے ایک تنخواہ ہی سے گھر کے اخراجات بخوبی ادا ہوجاتے ہیں۔

انگریزی زبان جاننے والوں کے لیے ملازمت

ہائرایجوکیشن کے حصول کے لئے پاکستان سے آئے طلبا کو جرمنی میں ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ جرمن زبان پر عبور کا نہ ہونا ہے۔ یونیورسٹیوں میں تو انگریزی بول چال کی وجہ سے یہ کمی محسوس نہیں ہوتی، تاہم تعلیم مکمل کرنے کے بعد احساس ہوتا ہے کہ زبان کا نہ آنا انہیں کس طرح ترقی کی دوڑ میں پیچھے چھوڑ دیتا ہے۔ Basel میں انٹرنیشنل کمپنیز میں بہت سی ملازمتیں ایسی ہیں جہاں جرمن زبان جاننا ضروری نہیں اور محض انگریزی پر عبور درکار ہوتا ہے۔ اس لئے خصوصی طور پر وہ طلبا جو پاکستان سے جرمنی آکر تعلیم حاصل کرتے ہیں، ان کے لئے Basel میں کام کرنا بہت سود مند ہے۔

ورک پرمٹ

جرمنی میں رہنے والے افراد اور دیگر غیرملکی شہریوں کو سوئٹزرلینڈ میں کام کرنے کے لئے ورک پرمٹ یعنی اجازت نامہ کی ضرورت ہے جس کے حصول کا طریقہ کار ان کی شہریت اور کام کی نوعیت پر ہوتا ہے۔ یورپی شہریت رکھنے والے افراد کے لئے ورک پرمٹ حاصل کرنا کچھ مشکل نہیں۔ عمومی طور پر جہاں پر کام کیا جائے وہی ادارہ اس کا بندوبست کرتا ہے۔ تاہم دیگر ممالک کے شہریوں کو ملازمت کی درخواست کے دوران ہی متعلقہ کمپنی کو بتا دینا چاہیئے تاکہ وہ پرمٹ کے حصول میں مدد فراہم کرسکیں۔ اس حوالہ سے انٹرنیٹ پر خاطر خواہ معلومات موجود ہیں[2]۔

مزدوروں کی مستقل قلت

سوئٹزرلینڈ کو کئی شعبوں میں مزدوروں کی شدید قلت کا سامنا ہے۔ مثلاً سوئس جاب مارکیٹ میں

IT Professionals کی مسلسل ضرورت ہے۔ ماہرین کے مطابق اگر کچھ نہ کیا گیا تو سال 2030ء تک چالیس ہزار ملازمین کی کمی ہوجائے گی۔ سافٹ ویئر ڈویلپیر، سائبر سیکیورٹی ماہرین، نیٹ ورک مینیجرز وغیرہ کے لئے اپنی مرضی کا کام حاصل کرنا چنداں مشکل نہیں۔ اس سیکٹر میں تنخواہیں بھی اوسطاً ایک لاکھ یورو سالانہ تک ہیں۔ اسی طرح تعمیراتی کام کرنے والے Construction Workers، الیکٹریشن، ہوٹل میں کام کرنے والوں اور دیگر ماہرین کے لئے بہت آسامیاں خالی ہیں۔ ادویات بنانے والی کمپنیز اور ریسرچ اداروں میں بھی Natural Sciences سے تعلق رکھنے والے تعلیم یافتہ افراد، میڈیکل پروفیشنلز، لیبارٹری ٹیکنیشنز کے لئے نوکریاں موجود ہیں۔

روزگار کی تلاش کے لئے مختلف ویب سائٹس مثلاً Jobs.ch, Jobagent.ch, Jobscout24.Ch بہت اہم ہیں۔ اس کے علاوہ LinkedIn پروفائل کی سیٹنگز میں Basel شہر میں اپنی پسند کی جاب کے بارہ میں معلومات فراہم کرنا چاہیئے تاکہ ہیڈ ہنٹرز آپ سے رابطہ کرسکیں۔

ٹیکس کی صورتحال

ٹیکس سوئٹزرلینڈ اور جرمنی دونوں ممالک میں ادا کرنا پڑتا ہے۔ مجموعی تنخواہ سے 4.5 فیصد Withholding Tax سوئٹزرلینڈ میں ادا کیا جاتا ہے۔ تاہم جرمنی میں انکم ٹیکس ادا کرتے وقت یہ 4.5 فیصد ٹیکس منہا ہو جاتا ہے۔ ڈبل ٹیکس ادا نہیں کرنا پڑتا بلکہ کل ملا کر آپ تقریباً اتنا ہی ٹیکس ادا کرتے ہیں جتنا جرمنی میں کام کرکے ادا کیا جاتا ہے۔ انٹرنیٹ پر بے شمار ویب سائٹس ہیں جہاں سے سوئٹزرلینڈ میں ٹیکس ادا کرنے کے بعد بچنے والی رقم شمار کی جاسکتی ہے۔[3]

Hire and Fire

سوئٹزرلینڈ میں کام کرنے کے فوائد کے ساتھ ایک نقص بھی ہے۔ جرمنی کی نسبت یہاں پر آپ کی جاب مستقل بھی ہو تب بھی کمپنی کسی بھی وقت معاہدہ ختم کرسکتی ہے۔ یہاں کے قوانین آجر یعنی Employer کے حق میں ہیں۔ ان کے لئے کسی جاب کا معاہدہ ختم کرنے کے لئے کسی وجہ کی ضرورت نہیں۔ کچھ کمپنیز اس کا ناجائز فائدہ اٹھاتی ہیں۔ اور Hire And Fire اصول کو مدِّنظر رکھ کر جب ضرورت ہو زیادہ ملازم رکھ لئے جاتے ہیں اور جب کام کم ہوا یا ضرورت ختم ہوئی تو جاب ختم۔

تاہم جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ سوئٹزرلینڈ کو لیبر کی مستقل ضرورت ہے اس لئے اگر ایک کام ختم ہو بھی جائے تو اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے نیا کام تلاش کرنا مشکل نہیں۔ فیملی والے احباب جو جاب کے سلسلہ میں آنا چاہیں، ان کے لئے بہتر ہے کہ کچھ ماہ اکیلے آکر رہیں۔ یہاں Probation کا دورانیہ ایک سے تین ماہ ہے۔ تین ماہ کے بعد عموماً کمپنی کے کلچر کا اندازہ ہو جاتا ہے اور بعد میں بچوں کو یہاں شفٹ کیا جاسکتا ہے۔

جرمنی کے برعکس سوئٹزرلینڈ میں ہیلتھ انشورنس خود کرنی پڑتی ہے۔ ماہانہ تقریباً 225 یورو پر یہ انشورنس مل جاتی ہے جو دونوں ممالک یعنی سوئٹزرلینڈ اور جرمنی میں کارآمد ہوتی ہے۔ شادی شدہ افراد کو جن کے اہل خانہ کام نہ کر رہے ہوں، اس انشورنس کی بنیاد پر جرمنی میں ان کی انشورنس ہو جاتی ہے، جس کے اخراجات بھی تقریباً 200 یورو ماہانہ کے قریب ہے اور یہ سب فیملی کو کوَر کرتی ہے۔

جرمنی رہائش کے لئے موزوں شہر لوراخ

لوراخ اور اس کے گردونواح مقامات بشمول Weil Am Rhein سے باسل شہر کا فاصلہ بہت کم ہے۔ یہاں سے کام پر سائیکل یا S-Bahn پر یا اپنی گاڑی سے آدھ گھنٹہ میں پہنچا جاسکتا ہے۔ اس لئے وہ احمدی دوست جو Basel کام کرنا چاہتے ہوں ان کے لئے رہائش کے لئے جماعت لوراخ کا انتخاب موزوں ترین ہے۔ لوراخ اور اس کے گردونواح میں بڑی مناسب رہائش مل جاتی ہے۔ جماعت لوراخ میں کام ڈھونڈنے، رہائش، انشورنس، ٹیکس وغیرہ سے متعلق معلومات مہیا کرنے اور ہمہ وقت کاؤنسلنگ اور مدد فراہم کرنے کے لئے ایکسپرٹس موجود ہیں۔ صدر جماعت لوراخ کے توسط سے ہر قسم کی معلومات کسی بھی وقت لی جاسکتی ہیں۔[4]

74 احباب پر مشتمل جماعت لوراخ میں فی الحال چار احباب ہیں جو باذل میں کام کر رہے ہیں، ان میں سے تین PhD ڈاکٹرز ہیں اور ایک الیکٹریشن۔ جماعت میں کافی تعداد چھوٹے بچوں اور ایسے احباب کی ہے جو اسائلم پر آئے ہیں اور فی الحال انہیں شہریت نہیں ملی اس لئے وہ ابھی اس سہولت سے فائدہ نہیں اٹھا پا رہے۔

لوراخ جرمنی کے جنوب میں واقع شہر ہے جس کی آبادی تقریباً پچاس ہزار ہے۔ یہ علاقہ Black Forest کی وجہ سے اور کچھ فرانس اور سوئٹزرلینڈ کی سرحدوں کے قریب ہونے کے باعث منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ گھنے جنگلات اور قدرتی حسن سے مالا مال مقامات صحت افزا اور سیاحت کے لئے بہت موزوں ہیں۔

لوراخ کے قریب ہی ایک مقام ایسا بھی ہے جہاں سے پیدل چند منٹ میں فرانس، جرمنی اور سوئٹزرلینڈ کی چہل قدمی کی جاسکتی ہے۔ اس کا نام Dreiländereck یعنی تین ملکی کونہ ہے۔ آپ فرانس سے تیز پیدل چل کر براستہ جرمنی سوئٹزرلینڈ تین منٹ میں پہنچ سکتے ہیں۔ زیرِنظر تصویر میں یہ پل ہے جسے Dreiländerbrücke یعنی تین ملکی پل کہا جاتا ہے، اسی نسبت سے کہ یہ فرانس، جرمنی اور سوئٹزرلینڈ کی سرحدی مثلث سے ماخوذ ہے۔ اس پل سے فرانس اور سوئٹزرلینڈ دو سو میٹر سے بھی کم فاصلہ پر واقعہ ہیں۔ یہ پل جرمنی کے شہر Weil Am Rhein کو فرانس کے شہر Hüningen سے جوڑتا ہے۔

1- www.ceoworld.biz/2024/03/31/ranked-countries-with-the-highest-and-lowest-average-salaries-2024/

2- www.linkedin.com/pulse/living-germany-working-switzerland-gp%C3%BCrs%C3%B6ken-coaching-training-gjupf/

3- www.arbeiten-schweiz.de/nettolohnrechner/nettolohn-grenzgaenger

4- sadr.loerrach@ahmadiyya.de

ملکی و عالمی خبریں

منور علی شاہد

اسرائیل کا قبضہ غیر قانونی قرار

عالمی عدالت انصاف نے فلسطینی علاقوں میں اسرائیل کی موجودگی کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے اسرائیل کے جلد انخلاء کا کہا ہے۔ یہ رائے جنرل اسمبلی کی جانب سے 2022ء کے اختتام پر عالمی عدالت انصاف سے کی گئی اس درخواست کے بعد سامنے آئی ہے جس میں کہا گیا کہ عالمی عدالت مشرقی یروشلم سمیت مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں اسرائیل کی پالیسیوں اور طرز عمل سے پیدا ہونے والے قانونی نتائج کے بارے میں اپنی مشاورتی رائے دے۔ 19 جولائی کو عالمی عدالت انصاف کے صدر نے کہا، ''عدالت کے مطابق فلسطینی علاقوں میں اسرائیل کی مسلسل موجودگی غیر قانونی ہے اور اسرائیل کو جلد سے جلد یہ قبضہ ختم کرنا چاہیے''۔

جمہوریت دباؤ کا شکار

جرمن وزیر داخلہ Nancy Faeser نے کہا ہے کہ جرمنی جمہوریت مضبوط ہونے کے باوجود مختلف قسم کے دباؤ کا شکار ہے جس میں روس اور چین کی جانب سے جاسوسی کے واقعات اور انتہائی دائیں بازو کی جماعتوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیاں شامل ہیں۔ ہمیں ہر صورت میں اپنی جمہوریت کا دفاع کرنا چاہیئے۔ ان کا یہ بیان اس وقت سامنے آیا ہے جب جرمن خفیہ ادارے کی رپورٹ برائے سال 2023ء پیش کی گئی ہے۔ وزیر خارجہ نے عمومی سیکورٹی کی صورتحال کو کشیدہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ ہم کسی طور پر خوفزدہ نہیں ہوں گے۔ انہوں نے اس صورت حال کا ذمہ دار اسرائیل حماس جنگ کو قرار دیا جس کی وجہ سے جہادی دہشت گردی اور بنیاد پرستی کے خطرات میں اضافہ ہوا ہے۔

غیر ملکی ہنرمندوں کو ٹیکس میں رعایت کی تجویز

جرمن حکومت نے غیر ملکی ہنرمندوں کو ٹیکس میں رعایت دینے کی ایک تجویز پیش کی ہے جس کے مطابق غیر ملکی ہنرمندوں کو تین سالوں میں مختلف تناسب سے ٹیکس میں رعایت دی جائے گی جس میں پہلے سال 30 فیصد، دوسرے سال 20 اور تیسرے سال 10 فیصد رعایت شامل ہے۔ اس کا مقصد معاشی نمو کو بڑھانا اور غیر ملکیوں کو راغب کرنا ہے۔ اس پر جہاں تجارت کے شعبہ نے اپنے تحفظات کا اظہار کیا ہے وہیں جرمن آجرین کی ایسوسی ایشن نے بھی اس کی مخالفت کی ہے۔

52 ممالک کے قرضے معاف

جرمن وزارت خزانہ کی ایک رپورٹ کے مطابق جرمنی نے 52 ممالک کے تقریباً 16 ارب یورو مالیت کے قرضے معاف کر دیئے ہیں۔ ان ممالک میں عراق، نائیجیریا اور کیمرون شامل ہیں۔ عراق کا چار اعشاریہ سات ارب، نائیجیریا کا دو اعشاریہ چار ارب اور کیمرون کا ایک اعشاریہ چار ارب ڈالر مالیت کا قرضہ معاف کیا گیا ہے۔ وزارت خزانہ نے پارلیمان میں یہ تفصیلات اے ایف ڈی کے ایک ممبر کے سوال پر پیش کیں۔ مزید بتایا گیا کہ گزشتہ سال کے اختتام تک 70 سے زائد ممالک نے جرمنی کے 12.2 بلین ڈالرز کا قرضہ واپس کرنا تھا۔ قرض لَوٹانے والے پہلے تین ممالک میں مصر، بھارت اور زمبابوے شامل ہیں۔

اسلامک سنٹر ہمبرگ پر پابندی عائد

جرمن پولیس نے بدھ 24 جولائی کو علی الصبح اسلامک سنٹر ہمبرگ میں کارروائی کی اور امام علی مسجد کے ساتھ ساتھ دیگر 8 ریاستوں میں اسی ادارے سے منسلک عمارتوں کی تلاشی لی اور ان پر پابندی عائد کر دی ہے۔ جرمن ذرائع ابلاغ کے مطابق اسلامک سینٹر ہمبرگ (آئی زیڈ ایچ) اور اس سے منسلک دیگر اداروں کو ایران اور حزب اللہ کے زیر اثر تصور کیا جاتا ہے۔ خبر میں مزید بتایا گیا ہے کہ جرمن انٹیلی جنس ادارے نے آئی زیڈ ایچ کو ایک انتہا پسند تنظیم قرار دیا ہے۔ اس تنظیم پر الزام عائد کیا گیا ہے کہ اس نے انقلابی راہنما اور اسلامی انقلاب کے نظریے کو جرمنی میں پھیلایا ہے۔ اسی ضمن میں جرمن وزارت داخلہ نے بھی ایک بیان جاری کیا ہے جس کے مطابق چار شیعہ مساجد پابندی کی زَد میں آئی ہیں جبکہ جرمنی بھر میں شیعہ سنٹرز کی تعداد 150-200 ہے۔

پاکستانی قونصلیٹ فرانکفرٹ پر حملہ

20 جولائی 2024ء کو پاکستانی قونصلیٹ کے سامنے افغانیوں کا مظاہرہ تھا۔ اس دوران بعض مشتعل افراد نے قونصلیٹ کی حدود میں داخل ہو کر لہراتے ہوئے پاکستانی پرچم کو اُتار کر بے حرمتی کی اور جلانے کی کوشش کی۔ مظاہرین نے افغانستان کے پرچم اُٹھا رکھے تھے۔

پاکستانی وزارت خارجہ نے اس واقعہ کی شدید مذمت کی ہے۔ جرمن حکام نے پاکستانی سفارتی اہلکاروں کو اس واقعہ کی مکمل تفتیش کی یقین دہانی کرائی ہے۔

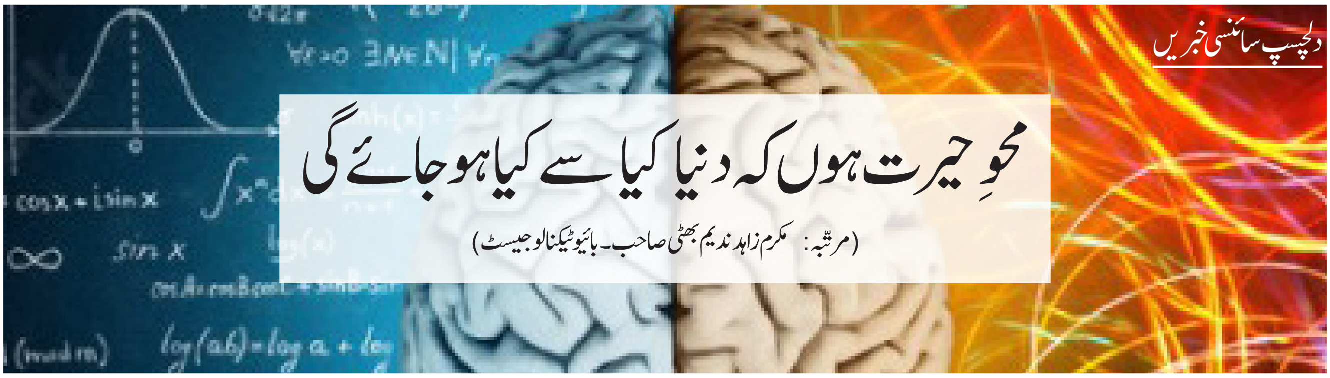

محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

(مرتبہ: مکرم زاہد ندیم بھٹی صاحب۔ بائیوٹیکنالوجسٹ)

مانع حمل ادویات کے اثرات

دماغ کے لیے ایسٹروجن اور پروجیسٹرون جیسے ہارمون انتہائی اہمیت کے حامل ہیں۔ دنیا بھر میں لاکھوں خواتین زندگی میں کبھی نہ کبھی ایسی مانع حمل ادویات کا استعمال کرتی ہیں جن کا ہارمونز پر اثر ہوتا ہے۔

ہمارے جسم میں ان ہارمونز کا اخراج ایک ترتیب کے تحت ہوتا ہے جسے 'ہارمونل سائیکل' کہا جاتا ہے۔ اس ہارمونل سائیکل کا ایک دورانیہ ہوتا ہے اور اسے ترتیب سے چلانا ان ہارمونز کا کام ہوتا ہے۔ حمل روکنے کے لیے استعمال ہونے والی گولیوں اور آلات سے جسم میں ان ہارمونز کا اخراج کم ہوجاتا ہے جس وجہ سے حمل کے لیے جسم تیار نہیں ہو پاتا۔ ان مانع حمل ادویات کا استعمال کرنے والی خواتین میں سے 10 فیصد کو ڈپریشن کا خطرہ ہوتا ہے۔ یہ عمل ہارمونل سائیکل میں خلل پیدا کرتا ہے جس کا اثر بیضے کے اخراج، ماہواری اور حمل سب پر اثر پڑتا ہے۔[1]

بڑھاپا روکنے والی دوا

طویل العمری، دائمی جوانی، آب حیات جیسے تصوّرات جو انسانی تاریخ کی ابتدا سے ہی دلچسپی کے حامل رہے ہیں۔ تاہم ان تصوّرات پر اب تک کوئی حتمی جواب نہیں مل سکا تھا۔ لیکن اب سائنسدانوں نے ایک ایسی دوا تخلیق کی ہے جس کی مدد سے امید کی جارہی ہے کہ انسانوں میں عمر ڈھلنے کی رفتار کو کم کیا جاسکے گا۔ اس دوا کا تجربہ حال ہی میں لیبارٹری میں چوہوں پر کیا گیا جس میں یہ معلوم ہوا کہ ان جانوروں کی طبعی عمر میں 25 فیصد تک اضافہ ہوا۔ جن چوہوں پر اس دوا کو آزمایا گیا انہیں 'سپر ماڈل گرینیز' کا

نام دیا گیا کیوں کہ وہ باقی چوہوں، جنہیں دوا نہیں دی گئی تھی، کے مقابلے میں زیادہ صحت مند اور توانا تھے اور ان پر بیماری بھی کم اثر انداز ہوسکی۔ اس دوا کا انسانی تجربہ بھی کیا جارہا ہے تاہم اس وقت یہ کہنا قبل از وقت ہوگا کہ اس کے نتائج کیا ہوں گے۔[2]

فضلے کو مٹی کے تیل میں تبدیل کر دیا گیا

اس بات پر یقین نہیں آتا لیکن اب یہ ایک حقیقت ہے کہ گلوسٹر شائر کی ایک لیب کے کیمسٹس نے فضلے کو مٹی کے تیل میں تبدیل کر دیا ہے۔ ایک ایوی ایشن کمپنی نے صرف انسانی فضلے سے ایک قسم کا جیٹ فیول تیار کر لیا ہے۔ فائر فلائی گرین فیولز کے سی ای او جیمز ہاگیٹ نے کہا کہ 'ہم واقعی ایک سستا فیڈ سٹاک تلاش کرنا چاہتے تھے جو بہت زیادہ ہو۔

بین الاقوامی ہوابازی کے ریگیولیٹر کی طرف سے کیے گئے ٹیسٹ میں یہ ثابت ہوا کہ یہ تیل تقریباً معیاری فوسل جیٹ فیول جیسا ہی ہے۔ اس بائیوکیروسین (مٹی

کا تیل) کو اب جرمن ایرو سپیس سینٹر کے ڈی ایل آر انسٹیٹیوٹ آف کمبسشن ٹیکنالوجی میں آزادانہ طور پر آزمایا جارہا ہے، یہ انسٹیٹیوٹ واشنگٹن سٹیٹ یونیورسٹی کے ساتھ کام کر رہا ہے۔[3]

بڑی آنت کا کینسر عام کیوں ہو رہا ہے

کولوریکٹل یا بڑی آنت کا کینسر بڑی آنت اور مقعد کو متاثر کرتا ہے اور اس سے مریض کی صحت اور معیار زندگی پر اثر پڑتا ہے۔ حالیہ برسوں میں اس کینسر کے کیسز کے معاملے میں ایک نیا رجحان دیکھنے میں آیا ہے۔ دنیا کے کچھ حصوں میں، بڑی عمر کے لوگوں میں کولوریکٹل کینسر کی تعداد نسبتاً مستحکم رہی ہے لیکن دوسری جانب

50 سال سے کم عمر مریضوں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ ماہرین کے خیال میں، موٹاپا، سگریٹ نوشی، شراب نوشی اور خوراک میں تبدیلی، اس قسم کے کینسر کیسز میں اضافے کا باعث ہے۔[4]

1-www.bbc.com/urdu/articles/cm52xm42r8do

2-www.bbc.com/urdu/articles/cjl69wpnjgro

3-www.bbc.com/urdu/articles/cerlz9knkyko

4-www.bbc.com/urdu/articles/c163k767535o

مکرم صلاح الدین قمر صاحب کا ذکرِ خیر

(مکرم ایم۔ایم۔طاہر صاحب)

ہمارے بہت ہی پیارے اور قابل احترام دوست مکرم صلاح الدین قمر صاحب آف شٹٹ گارٹ مورخہ 13 مئی 2024ء کو بعمر 62 سال جرمنی میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ میں نے جب سے ہوش سنبھالا اور اطفال الاحمدیہ کی سرگرمیوں میں فعال حصہ لینا شروع کیا تب سے صلاح الدین قمر صاحب کو دیکھا کہ آپ ہر وقت جماعتی خدمت میں پیش پیش رہتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ساتھ ربوہ میں حفاظتی عملہ میں رضا کارانہ ڈیوٹی کرتے رہے۔ آپ اس زمانے میں بھی آسودہ حال تھے۔ آپ کے پاس کار اور موٹر سائیکل موجود تھی اور دونوں کو ہی جماعتی ڈیوٹیز کے لئے خوب استعمال کیا۔ پہلے زعیم منتخب ہوئے پھر حلقہ سے خدام الاحمدیہ مقامی کی عاملہ میں آگئے اور پہلے بطور بلاک لیڈر اور پھر محاسب مقامی خدمت کی توفیق ملی۔ جب آپ محاسب تھے تو آپ نے اپنے ساتھ نائبین کی ایک مضبوط ٹیم تشکیل دی اور ربوہ کے مختلف محلہ جات کا آڈٹ کرنے جایا کرتے۔ 1988ء میں جرمنی منتقل ہوگئے۔ اس آخری سال آپ کو مکرم محمود احمد شاہد صاحب بنگالی صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی عاملہ میں مہتمم تربیت کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔

جرمنی ہجرت کی تو شٹٹ گارٹ رہائش پذیر ہوگئے اور تادمِ واپسیں جماعتی خدمات بجا لاتے رہے۔ جرمنی میں قضاء کا نظام قائم ہوا تو آپ قاضی اوّل کے طور پر سالہا سال خدمات بجا لاتے رہے۔ اسی طرح مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس انصاراللہ میں مقامی اور ریجنل سطح پر خدمت کی توفیق ملی۔ بوقت وفات سیکرٹری وصایا کے طور پر خدمت کر رہے تھے۔

نظام جماعت سے مضبوط وابستگی اور احباب جماعت سے دوستانہ تعلق ہی صلاح الدین قمر صاحب کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ جلسہ سالانہ جرمنی ہو یا جلسہ سالانہ برطانیہ ہمہ تن اُس کے لئے تیار رہتے اور اہتمام کے ساتھ شرکت کرتے۔ احباب جماعت سے تعلقات کا دائرہ بہت وسیع تھا۔ اپنے کلاس فیلوز کے ساتھ ایک مضبوط تعلق اور پھر اس کو جس طرح نبھایا ہے اس کے سبھی شاہد ہیں۔ دارالصدر جنوبی ربوہ کے دوستوں کے ساتھ ملاقات اور سیر و تفریح کے پروگرام بناتے اور اس تعلق دوستی کے آپ محرک بھی تھے اور پہرہ دار بھی۔ وفات سے پہلے بھی دوستوں کا ایک ٹرپ ناروے کی سیر کے لئے تشکیل دیا لیکن عمر نے وفا نہ کی۔ لیکن دوستوں نے صلاح الدین قمر صاحب کی یاد میں یہ تفریحی دَورہ ان کی وفات کے بعد کر کے مرحوم کو خراج تحسین پیش کیا۔

آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے والد مکرم حاجی قمرالدین صاحب چانڈیو کے ذریعہ آئی جنہوں نے 1947ء میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ احمدیت سے ان کو تعارف اس طرح ہوا کہ حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحبؓ نے قمر آباد سے تین میل کے فاصلہ پر زمین ٹھیکہ پر لی جس کی نگرانی چودھری محمد اکرم صاحب اور ڈاکٹر احمد دین صاحب کے سپرد تھی۔ ان احباب کا حاجی صاحب سے تعارف ہوا اور پھر تبلیغ شروع ہوگئی جس کے نتیجہ میں بالآخر حاجی قمرالدین صاحب نے بیعت کرلی۔ بیعت کے بعد چانڈیو برادری جس کے آپ رئیس تھے کی طرف سے شدید مخالفت اور بائیکاٹ کا سامنا کرنا پڑا لیکن آپ ثابت قدم رہے۔ آپ کی استقامت کے نتیجہ میں بالآخر بائیکاٹ ختم ہوگیا۔ 1953ء کے جلسہ پر آپ کافی عرصہ ربوہ رُکے رہے۔ اس پر آپ کے چھوٹے بھائی حاجی کریم بخش صاحب فکرمند ہوئے اور ربوہ پہنچے۔ انہوں نے کچھ دن ربوہ قیام کیا اور وہ بھی احمدیت کے نور سے منور ہوگئے۔ اگلے سالوں میں آپ کی کوشش سے کچھ اور عزیز بھی احمدیت میں داخل ہوگئے۔ حاجی قمرالدین صاحب اثرورسوخ رکھنے والی شخصیت تھے جنہوں نے علاقے کی بہبود کے لئے کئی رفاہی کام کروائے۔ قمر آباد

میں مڈل سکول، مورو میں ہائی سکول کی عمارت ذاتی خرچ پر تعمیر کروائی۔ حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک وقفِ جدید کے لئے آٹھ ایکڑ اراضی وقف کی[1]۔ آپ کی زندگی میں ہی قمر آباد میں ایک مستحکم جماعت قائم ہوگئی جس کے آپ تاوفات صدر رہے۔ 15 جنوری 1981ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے[2]۔ مکرم صلاح الدین قمر صاحب بہت خوبیوں کے مالک اور نافع الناس وجود تھے۔ حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی آپ کا نمایاں وصف تھا۔ آپ کی وفات پر آپ کے عزیز، دوست اور حلقہ احباب سبھی آپ کے اوصافِ حمیدہ میں رطب اللسان ہیں۔

آپ کی اہلیہ ثانی مکرمہ عطیۃ الکریم صاحبہ نے بتایا کہ اگرچہ ہمارا میاں بیوی کا ساتھ مختصر رہا اور چند سال پہلے ہی شادی ہوئی تھی لیکن ہم چونکہ ایک ہی خاندان کے ہیں اس لئے آپ کی شخصیت کا مجھے ادراک تھا۔ مَیں نے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے مجھے ایک نیک ساتھی عطا کیا۔ میرے شوہر اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق اپنی زندگی گزارنے والے تھے۔ بہت صابر وشاکر، اعلیٰ اخلاق کے حامل تھے۔ مسکراتے چہرے اور دھیمے لہجہ سے بات کرتے۔ خود سادہ زندگی بسر کرتے تھے اور رقم بچا کر غرباء کی امداد کرتے۔ اپنی والدہ سے غیرمعمولی محبّت تھی۔ جرمنی ہوتے تو مجھ سے والدہ کی خیریت پوچھتے اور ان کی خدمت کرنے کی نصیحت کرتے۔ ربوہ میں ہوتے تو والدہ کی خدمت میں حاضر رہتے۔ سب رشتوں کا خیال رکھتے تھے اور ان کی ہمدردی اور بہبود کے لئے کوشاں رہتے۔

آپ نے اپنی ہمشیرہ کے ساتھ مثالی تعلق رکھا اور بہت پیار اور محبّت کے ساتھ اس رشتہ کو نبھایا۔ آپ کی ہمشیرہ نورجہاں صاحبہ اہلیہ نصیر احمد برمی صاحب بیان کرتی ہیں کہ صلاح الدین قمر میرا بھائی کم اور میرا باپ اور دوست زیادہ تھا۔ والد مکرم کی وفات کے بعد ہم دونوں بہن بھائیوں کا تعلق پہلے سے بھی بڑھ گیا اور ہر معاملہ میں ان سے مشورہ کرتی اور راہنمائی لیتی۔

مکرم صلاح الدین قمر صاحب کی یہ خوبی تھی کہ ہمیشہ مسکراتے چہرے کے ساتھ ملتے۔ خاکسار ان کی مہمان نوازی کا لڑکپن سے شاہد ہے کہ 1980ء کی دہائی میں جب کہ روپیہ نایاب ہوتا تھا اس زمانہ میں آپ آسودہ حال تھے۔ اکثر عصر کے بعد ہم دوستوں کو آپ قریبی ہوٹل نعمت کدہ یا احمدیہ ریسٹورنٹ میں لے جاتے اور چائے کے ساتھ برفی اور نمک پاروں سے تواضع کرتے۔ اس تواضع کا سلسلہ سالوں پر محیط ہے۔

صلاح الدین قمر صاحب سے میرا باقاعدہ تعارف 1982ء میں ہوا تھا اور پھر یہ تعارف تعلق میں بدل گیا اور یہ تعلق مضبوط دوستی کی شکل اختیار کر گیا۔ ہر سال جرمنی سے پاکستان آتے اور آنے سے پہلے بتایا بھی کرتے اور کئی بار ایسا ہوا کہ وہ میرے دفتر ملنے آتے تو اظہار الفت میں کہتے کہ ربوہ آکر پہلا وزٹ آپ کی طرف کر رہا ہوں۔ وفات سے پہلے بھی وہ پاکستان آئے ہوئے تھے۔ رمضان المبارک اور عیدالفطر یہیں گزاری اور پھر عازمِ جرمنی ہوئے۔ جاتے ہی ہسپتال داخل ہوگئے۔ ان پر بیماری کا شدید حملہ تھا جس سے جانبر نہ ہوسکے اور تقریباً ایک ماہ بعد راہی ملکِ بقا ہو گئے ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

عزیزوں، دوستوں کے لئے یہ بہت بڑا صدمہ تھا۔ وہ نہ صرف محفل کی رونق ہوا کرتے تھے بلکہ ان کی وجہ سے دوستانہ محفلیں سجا کرتی تھیں اور ان محفلوں میں زیادہ تر گفتگو ربوہ کی خوبصورت پرانی یادوں کے تذکرہ پر ہی مشتمل ہوتی تھی۔ صلاح الدین قمر صاحب نے لواحقین کے علاوہ ایک وسیع حلقہ احباب چھوڑا ہے جن کے ساتھ انہوں نے بڑے بھائیوں جیسا سلوک کیا اور دوستوں کو اکٹھا کئے رکھا۔ انہیں ربوہ سے بہت محبّت تھی اور داعی اجل کو لبیک کہہ کر پھر اللہ نے اپنی محبوب بستی کے مقبرہ بہشتی کو ان کا دائمی بسیرا بنا دیا۔

1- (الفضل 10 مئی 1981ء)
2- (الفضل 23 جنوری 1981ء)

نیشنل وصیت سیمینار 2024ء

شعبہ وصایا جرمنی نے مؤرخہ 20 اپریل 2024ء کو وصیت سیمینار زیرِ صدارت مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی بذریعہ یوٹیوب چینل منعقد کرنے کی توفیق پائی، الحمدللہ۔ اس پروگرام کی کامیابی کے لئے دعائیہ خط حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مع پروگرام لکھا گیا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن سے ہوا جو مکرم حافظ محمد ظفر اللہ صاحب نے کی جس کے بعد مکرم مرتضیٰ منان صاحب مربی سلسلہ نے نظم پیش کی۔ سیمینار کی پہلی تقریر مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ نے ''نظامِ وصیت اصلاح نفس کا ذریعہ'' کے موضوع پر اُردو زبان میں کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی نصائح کی روشنی میں احبابِ جماعت کو اس بابرکت نظام میں شمولیت کی ترغیب دلائی۔ اس کے بعد مکرم عمران قمر صاحب (کارکن شعبہ وصایا) نے نظم پیش کی۔ سیمینار کی دوسری تقریر مکرم صداقت احمد صاحب مبلغ انچارج جماعت احمدیہ جرمنی نے ''خلیفہ وقت کی تحریک برائے نئی وصایا کی برکات'' کے موضوع پر اردو زبان میں کی۔ مکرم نیشنل امیر صاحب جرمنی کے اختتامی خطاب اور دعا کے ساتھ سیمینار اختتام پذیر ہوا۔ پروگرام کے اُردو و جرمن ترجمہ کا بھی انتظام موجود تھا۔

بیت السبوح کے ہال میں لوکل امارات فرانکفرٹ، ڈارمشٹڈ، ڈیٹسن باخ اور آفن باخ کے احباب جماعت نے پروگرام میں شرکت کی۔ جرمنی و بیرونی ممالک سے آن لائن پروگرام دیکھنے والوں کی تعداد پچیس ہزار سے زائد تھی، الحمدللہ۔ پروگرام کے کامیاب انعقاد کے متعلق احباب کی بہت مثبت آراء موصول ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی راہنمائی میں اپنے فرائض بہتر رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

(رپورٹ: مکرم اکرام اللہ چیمہ صاحب، سیکرٹری وصایا جرمنی)

بلانے والا ہے سب سے پیارا

اعلانات وفات و دعائے مغفرت

مکرم محمد اسحاق اطہر صاحب

مکرم محمد اسحاق اطہر صاحب ابن مکرم ڈاکٹر محمد سرور خان صاحب آف جماعت Heusenstamm تین جون 2024ء کو بعمر 68 سال وفات پا گئے۔

اناللہ وانا الیہ راجعون

مرحوم کے والدِ محترم ڈاکٹر محمد سرور خان صاحب شہید نے جوانی میں احمدیت قبول کی۔نہایت نڈر، دلیر اور نیک انسان تھے۔ 2008ء میں شہید کر دئے گئے۔

مکرم محمد اسحاق اطہر صاحب مرحوم 31 مئی 1956ء کو پشاور میں پیدا ہوئے۔تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں تین سال تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد 1978ء میں جرمنی ہجرت کی۔ آغاز میں مرحوم Radevormwald میں رہائش پذیر رہے اور بطور صدر جماعت خدمت کی توفیق پائی۔ بعد میں فرانکفرٹ منتقل ہو گئے جہاں صدر حلقہ Heusenstamm اور لوکل امیر Dietzenbach خدمت کی توفیق پائی۔بوقت وفات مقامی جماعت میں سیکرٹری تعلیم القرآن ووقف عارضی کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔

آپ موصی تھے اور خلافت سے گہری محبّت رکھتے تھے۔ بڑی جرأت اور بے خوفی سے اسلام اور خلافت کی عزت کا دفاع کرتے اور اپنے بچوں کو بھی ہمیشہ ایسا کرنے کی ہدایت کرتے۔ اگرچہ 2019ء میں Pulmonary Fibrosis کی تشخیص ہوئی تھی تاہم اس بیماری کا بہادری سے سامنا کیا۔

مرحوم نے پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ 5 جون کو بیت السبوح میں مکرم صداقت احمد صاحب مبلغ انچارج جرمنی نے پڑھائی اور 6 جون کو Südfriedhof فرانکفرٹ میں تدفین ہوئی۔

مکرم وسیم احمد شاہد صاحب

خاکسار کے ابا جان مکرم وسیم احمد شاہد صاحب ابن نیاز احمد اعظم صاحب آف جماعت Eppertshausen 11 جون کو بعمر 64 سال وفات پا گئے، اناللہ وانا الیہ راجعون

مرحوم حضرت نور محمد ملتانی صاحبؓ کے پڑپوتے اور حضرت مولوی فضل الٰہی بھیروی صاحبؓ کے پڑنواسے تھے۔ آپ 1988ء میں جرمنی آئے اور 1992ء سے جماعت Eppertshausen میں رہائش پذیر تھے۔

آپ بہت خوش اخلاق اور خدمت خلق میں مصروف رہنے والی شخصیت تھے۔ جرمنی میں ابتدا سے ہی ایم ٹی اے میں خدمت کرنے کا موقع ملتا رہا۔ اسی ضمن میں آپ محترم مبشر احمد باجوہ صاحب شہید کے ہمراہ برطانیہ گئے جہاں سے واپسی پر گاڑی کا حادثہ ہوا جس میں محترم باجوہ صاحب کی وفات ہوئی۔ ایم ٹی اے کے آغاز میں متعدد احمدی گھرانوں میں ڈش انٹینا لگائے جس کے ذریعہ احباب کو اپنے گھروں میں ایم ٹی اے دیکھنے کا موقع ملتا رہا۔ مرحوم کو لمبا عرصہ صدر جماعت Eppertshausen کے طور پر خدمت کا بھی موقع ملا۔

آپ نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے مکرم کلیم احمد شاہد صاحب اور راحیل احمد شاہد (خاکسار) اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم کے بھائی مکرم فہیم احمد صاحب شعبہ محاسب جرمنی (کارکن) اور مجلس انصاراللہ جرمنی کی عاملہ میں بطور قائد تجنید خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ 15 جون کو بیت السبوح میں محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی نے پڑھائی اور 18 جون کو Südfriedhof فرانکفرٹ میں تدفین عمل میں آئی۔

(راحیل احمد شاہد۔صدر جماعت Eppertshausen)

مکرم تجمل قطب بٹ صاحب

خاکسار کے ابا جان مکرم تجمل قطب بٹ صاحب ابن نیاز قطب بٹ حلقہ روڈل ھائیم فرانکفرٹ 21 جون کو بعمر 71 سال وفات پا گئے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم 1975ء میں جرمنی آئے۔ بہت شریف النفس، نرم دل اور خوش اخلاق تھے۔ خدمت دین کے لئے ہمیشہ تیار رہتے۔ تبلیغی اسٹالز پر بھی شوق سے ڈیوٹی کرتے۔ ہمیں جماعتی پروگرامز میں شرکت کی تلقین کرتے۔ مجھے خود اطفال کلاس میں لے کر جاتے اور کلاس ختم ہونے تک انتظار کرتے۔ آپ کو نیشنل شعبہ رشتہ ناطہ اور نیشنل شعبہ سمعی وبصری میں بھی خدمت کی توفیق ملی۔

مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا خاکسار اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ 23 جون کو بیت السبوح میں مکرم طاہر احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور 25 جون کو Friedhof Höchst میں تدفین عمل میں آئی۔

(حنان قطب بٹ۔Rödelheim فرانکفرٹ)

محترمہ شہناز بیگم صاحبہ

خاکسار کی اہلیہ محترمہ شہناز بیگم صاحبہ 10 جون کو بعمر 63 سال وفات پا گئیں، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ پیدائشی احمدی تھیں۔ نہایت دیندار، خلافت سے محبّت کرنے والی تھیں۔ مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ آپ موصیہ تھیں اور حصہ جائیداد اپنی زندگی میں ہی ادا کر دیا تھا۔

مرحومہ نے پسماندگان میں خاکسار کے علاوہ ایک بیٹا اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ 12 جون کو ناصر باغ میں مکرم باسل اسلم صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ بعد ازاں تدفین کے لئے ربوہ لے جایا گیا جہاں 14 جون کو مکرم خالد شاہ صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ دارالفضل ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

(رانا محمود احمد۔Büttelborn)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک کرتے ہوئے جنّت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبرِ جمیل سے نوازے، آمین

مرتّبہ: مدبّر احمد خان

تاریخ جرمنی

جب 1848ء کا انقلاب ناکام رہا، جرمنی کی پہلی پارلیمان ٹوٹ گئی اور ملک بنتے ہی دوبارہ چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم ہوگیا تو جتنی کامیابیاں انسانی حقوق اور آزادی کی فراہمی کے لیے کی گئی تھیں، وہ بھی واپس پلٹ دی گئیں۔ ریاستوں میں آزادیاں سلب ہونے لگیں اور ریاستی جبر پہلے سے بڑھ گیا۔ انقلابی خاموش ہوگئے یا ہجرت کر گئے۔

لیکن سیاسی تاریخ کے اگلے مرحلے کی طرف رخ کرنے سے پہلے یہ انصاف کا تقاضا ہے کہ ایک ایسے شخص کا ذکر کیا جائے جس کی فکر نے جرمنی ہی نہیں پوری دنیا کی سیاست اور معیشت پر اپنے اثرات چھوڑے۔یعنی کارل مارکس۔

کارل مارکس 1818ء میں جرمنی کے شہر Trier میں پیدا ہوئے۔ مارکس نے فلسفے اور تاریخ کی تعلیم حاصل کی اور اس کے بعد بطور مدیر ایک اخبار سے منسلک ہوگئے جس میں وہ سیاسی اور معاشرتی مسائل پر لکھتے رہے۔ مارکس کے نہایت تنقیدی مضامین کی وجہ سے پرشیا نے اس اخبار پر قدغن لگادی۔ اس کے باعث مارکس اپنے اہل و عیال سمیت پیرس ہجرت کر گئے۔ وہاں ان کی ملاقات Friedrich Engels سے ہوئی۔ اور ان دونوں کی یہ دوستی تادمِ آخر قائم رہی۔ اینگلس اور مارکس پہلے پیرس سے برسلز اور برسلز سے لندن منتقل ہوئے۔ 1848ء میں مارکس اور اینگلس نے اپنی تنظیم کے تحت پہلی مختصر مگر بڑی تحریر شائع کی۔ اس سے پہلے وہ مضامین تو لکھ چکے تھے لیکن اس مختصر سے رسالے نے دنیا میں ایک لمبے عرصے تک تہلکہ مچائے رکھا۔ اس رسالے کا نام The Communistic Manifesto تھا۔ اس مختصر رسالے میں اینگلس اور مارکس نے کمیونزم کے بنیادی تصورات پیش کیے اور ایک ایسے معاشرے کے تاروپود بتائے جس میں کوئی طبقاتی تقسیم نہ ہو۔ انہوں نے سرمایہ داری پر کڑی تنقید کی اور پرولتاریا (پیشہ ور اور مزدور طبقہ) کو بورژوازی (سرمایہ دار) کے خلاف متحد ہونے کی پُرجوش دعوت دی۔ مارچ کے انقلاب کے وقت مارکس جرمنی کے شہر کولون میں بھی رہے اور انقلاب میں قلمی مدد سے سرگرم رہے۔ انقلاب کی ناکامی کے بعد واپس لندن آ گئے۔

لندن آ کر مارکس اپنے علمی اور تحقیقی کام میں منہمک ہوگئے۔ 1859ء میں ان کی سیاسی اقتصادیات کی تنقید پر ایک کتاب شائع ہوئی۔ اور 1867ء میں ان کی مشہورِ زمانہ کتاب Das Kapital کا پہلا حصہ چھپا۔ اس کتاب کی دوسری اور تیسری جلد ان کی وفات کے بعد اینگلس نے شائع کی تھی۔

ساٹھ اور ستر کی دہائی میں مارکس دوبارہ سیاسی اور معاشرتی سرگرمیوں میں حصہ لینے لگے۔ لندن میں International Working Men's Association کا حصہ رہے۔ اور جرمنی کی سوشل ڈیموکریٹک ورکنگ پارٹی کے منشور پر بھی تنقید لکھی۔

مارکس نے نہ صرف معاشیات پر لکھا ہے بلکہ انہوں نے ایک جامع تھیوری پیش کی ہے، جس کے تناظر میں تاریخ، عمرانیات اور ادب کا مطالعہ بھی کیا جاتا ہے۔ بنیادی طور پر وہ انسانی تاریخ کو طبقاتی کشمکش کے تناظر میں دیکھتے ہیں۔ ان کے مثالی معاشرے میں طبقاتی تقسیم کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔ اور اس کے لیے پرولتاریا کے انقلاب کی ضرورت ہے جن کے خون پسینے سے معاشرے کا سارا نظام چلتا ہے۔

خود مارکس کی زندگی میں کوئی کمیونسٹک ملک وجود میں نہیں آیا۔ اور بعد میں جو سوشلسٹک یا کمیونسٹک ممالک بنے ان میں اکثر مطلق العنانیت اور ظلم و بربریت کے راستے پر چل پڑے، گو ان کا فلسفہ مارکس ہی پر بنیاد رکھتا تھا۔ ان ملکوں نے کمیونزم کو تو رائج کیا لیکن حقیقت میں مارکس کا خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکا۔ تاہم مارکس نے اپنی زندگی میں ملکوں ملکوں بننے والی مزدوروں کی تنظیمیں دیکھیں اور جرمنی کی تنظیم کے ساتھ خط و کتابت میں رہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مزدوروں اور پیشہ ور طبقے کے حقوق کی فراہمی میں مارکس کی جدوجہد اور ان کے تصورات کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔

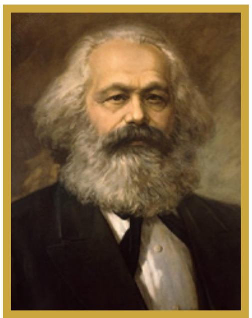

Karl Marx

آج بھی مارکس کا اثر فلسفے، سیاست، ادب اور معیشت پر بہت گہرا ہے۔ مارکس کی فلسفیانہ اور معاشی و سیاسی تحریروں نے کئی نظام ہائے فکر کو جنم دیا ہے جنہیں مذہبی اصطلاح میں فرقے کہہ سکتے ہیں۔ 14 مارچ 1883ء کو مارکس طویل علالت کے بعد اس جہانِ فانی سے کوچ کر گئے۔ اینگلس نے ان کی تدفین کے وقت ایک یادگار تقریر کی جس میں انہوں نے کہا کہ جس طرح ڈارون نے فطرت کی ارتقا کا نظام منکشف کیا تھا، اس طرح مارکس نے انسانی معاشرے کے ارتقائی قوانین کا انکشاف کیا۔ علامہ اقبال نے اپنے ایک شعر میں مارکس کے لیے کیا خوب کہا تھا۔

آں کلیم بے تجلی، آں مسیح بے صلیب
نیست پیغمبر و لیکن در بغل دارد کتاب

یعنی وہ کلیم تھا مگر جس پر تجلی نہیں ہوئی اور وہ مسیح تھا جو صلیب پر نہیں چڑھا۔ وہ پیغمبر نہیں تھا لیکن اس کے ہاتھ میں بھی ایک کتاب تھی۔ (جاری ہے)

حوالہ جات:

Schlaglichter der deutschen Geschichte, Helmut M. Müller, bpb, Brockhaus 2002
www.bundesarchiv.de/DE/Content/Dokumente-zur-Zeitgeschichte/18180505-karl_marx.html

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی 2024ء کے چند مناظر

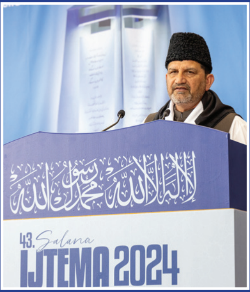

مکرم بشیر احمد ریحان صاحب
صدر مجلس انصار اللہ جرمنی

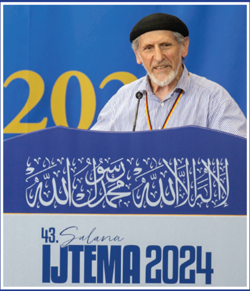

مکرم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب
امیر جماعت احمدیہ جرمنی

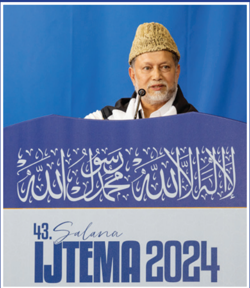

مکرم عبد الخالق تعلقدار صاحب
اسسٹنٹ پرائیوٹ سیکرٹری برائے انصار اللہ یوکے

مکرم صداقت احمد صاحب
مبلغ انچارج جرمنی

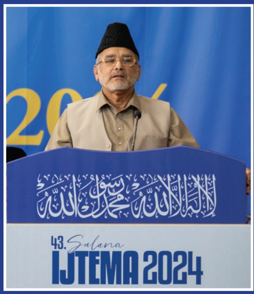

مکرم شمشاد احمد قمر صاحب
مربی سلسلہ و پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی

تائیوان کے اوّلین مقامی احمدی

مکرم پروفیسر Chang Kuan Lin صاحب جنہوں نے فروری 2024ء میں سیکرٹری تبلیغ جرمنی مکرم حافظ فرید احمد خالد صاحب کے دورہ تائیوان کے دوران بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شمولیت کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ 2024ء کے دوسرے روز تائیوان میں جماعت احمدیہ کے قیام کا اعلان فرماتے ہوئے موصوف کا بھی ذکر فرمایا۔ ان کا اسلامی نام ”نبیل“ رکھا گیا ہے۔

تصویر میں دائیں سے بائیں: مکرم حافظ فرید احمد خالد صاحب، مکرم ڈاکٹر نبیل صاحب، مکرم طلحہ طاہر صاحب

تائیوان کے میلہ کتب 2024ء میں شعبہ تبلیغ جرمنی کی طرف سے لگائے گئے سٹال کا منظر جس کی تفصیلی رپورٹ اخبار احمدیہ جرمنی جولائی 2024ء میں شائع ہو چکی ہے۔

Monthly
Germany
AKHBAR-E-AHMADIYYA

VOL 25 | ISSUE 08 | AUGUST 2024

ISSN : 2627-5090
Tel : +49 6950688722
Fax : +49 6950688722
Editor : Muhammad Ilyas Munir

PUBLISHER: SHOBA ISHAAT JAMAAT AHMADIYYA GERMANY PRINTER: RANA PRINT, HERKULESSTRASSE 45 50823 KÖLN Email: akhbareahmadiyya@ahmadiyya.de